جو کتابین رہا کرتی ہین اون کے ورق ورق پر نمبر اور مہر گیرائی کی ہوا کرتی ہے لیکن تہانہ جہنجہون
مین تہانہ دار سادی کتاب برخلاف ضابطہ کارروائی کرتا ہے ۔
چنانچہ اس کا حال گیرائی اور نظامت سے دریافت کیا گیا تو بالعموم ایک بہت ناقص طریقہ معلوم
ہوا کہ تہانون مین کتابین رجسٹرون کی مرتب کرائی جاتی ہین اور اون پر ڈپٹی کی دستخط ہو کر کارروائی
ہوا کرتی ہے ۔
حالانکہ جملہ تہانجات ماتحت گیرائی مین رجسٹرون کی کتابین ایسی رہنی چاہین کہ جسکے ورق ورق
پر مہر صدر گیرائی ثبت ہو کوئی کتاب رجسٹر کی سادی بلا مہر یا ایسا رجسٹر جس پر ڈپٹی وغیرہ سے صرف
دستخط کرا لئے جاوین نہین رہنی چاہئے ۔
لہذا یہہ ہدایت جاری کیجاتی ہے کہ تہانجات مین اب جس قدر رجسٹرون پر کارروائی جاری ہے
اون سب پر مہر گیرائی کی ورق ورق پر ثبت کر دیجاوے اور نمبر وار نمبر کر دیا جاوے ۔ اور
آیندہ جب کسی تہانہ مین کوئی کتاب ختم کتاب سابقہ پر یا کسی جدید حکم سے یا اور کسی خاص
وجہ سے سرکاری کارروائی کے لیے مطلوب ہووے تو وہ کتاب رجسٹر گیرائی سے تیار
کرائی جاکر بعد ورق وار و ثبت مہر گیرائی کے تہانہ مین بہجوا دی جایا کرے اسطرح جیسے کہ
تہانہ جہنجہون مین فی الحال کارروائی سادی کتاب اور ڈپٹی کی دستخطی کتاب پر ہوتی ہے
آیندہ نہوا کرے اور گیرائی کو بابت تعمیل لکہا جاوے ۔

| ۱ | ۲ | ۳ |
|---|---|---|
| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| ۵۱ | ۳۰ ر دسمبر ۱۹۱۴ع | ملازمان گیرائی کو بوجہ بیماری اگر رخصت دیجائے تو سارٹیفکٹ ڈاکٹری سے تصدیق کر لیجاوے شفاخانہ دور ہو تو دیگر طور پر اطمینان کر لیا جائے ۔ |

۴

مضمون

گیرائی سے جو محرران اور چپراسان اور افسران وغیرہ کو بیماری کی وجہ سے رخصت دیجاتی ہے
تو درخواست دہندگان رخصت سے سارٹیفکٹ ڈاکٹری نہین مانگا جاتا اور دریافت کرنے
پر گیرائی سے اس عمل درآمد نہونے کی وجہ یہہ لکہی آئی کہ اکثر تہانون اور پلٹنون سے شفاخانہ
متصل نہین ہین دور دور از فاصلہ پر ہین ۔
چونکہ بیماری کی وجہ سے رخصت دینے مین ڈاکٹری سارٹیفکٹ سے تصدیق کر لیا جانا ایک

(۴۹)

۱ — نمبر شمار: ۴۹

۲ — تاریخ منظوری: ۱۶؍ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء

۳ — خلاصہ

جن ملیون کو چند پیشہ ٹکٹ آمدرفت کی اجازت ہے اونکو اگر کوئی بلا ٹکٹ آمدرفت کی اجازت دیگا ملیہ سزا سے محفوظ نہ رہیگا بلکہ اجازت دہندہ بھی قابل بازپرس ہوگا۔

۴

مضمون

ملیون کو جرم غیر حاضری مین بلا ٹکٹ جانے مین سزا دئے جانے کا قاعدہ مقرر ہے اور ایسی صورتون مین وہ سزایاب ہوتے ہین

لیکن ایک مقدمہ غیر حاضری چندرا جو کیدار ہاگونیہ نظامت دوسہ کا ایسا ملاحظہ مین آیا کہ ملیہ مذکور نے وجہ غیر حاضری یہ بیان کی کہ تعلقہ دار نے غلہ کے ساتھ بجے پور بھیدیا تھا اور ٹکٹ کی اوس نے ضرورت نہین سمجھی اور تعلقہ دار نے اوس کے بیان کی تائید کی۔

ناظم جی دوسہ نے اسی وجہ سے صرف جرمانہ تجویز کیا اور سرداران اصل نے جرمانہ کی بحالی کی رائے دی چنانچہ مقدمہ مین توجدا گانہ تجویز کی گئی مگر اس طرح کی کارروائی سے انتظام مین خلل واقع ہوتا ہے۔

اس لئے یہہ ہدایت جاری کیجاتی ہے کہ اس طرح پر کوئی شخص ملیون کو بلا ٹکٹ جانے آنے کی اجازت نہ دیوے اور یہہ لوگ اس طرح جو بلا ٹکٹ آمدرفت کرین بصورت خلاف ورزی حسب ہدایت مجریہ اون کو سزا دیجاوے گی۔ ایسی اجازت خلاف ضابطہ ملیون کو جرم سے محفوظ نہین رکھ سکے گی نہ اون کی سزا مین تخفیف کرا سکے گی۔ بلکہ وہ اجازت دہندہ بھی خلاف ورزی ہدایت مین قابل بازپرس ہوگا۔

(۵۰)

۱ — نمبر شمار: ۵۰

۲ — تاریخ منظوری: ۲۲؍ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء

۳ — خلاصہ

تھانون کے کل رجسٹر بہ نمبر وار و مہر محکمہ گرائی مرتب کرائے جاوین سادہ یا ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کے دستخطی نہ رہین۔

۴

مضمون

پرچہ خبر نظامت شیخاواٹی سے ظاہر ہوا کہ تھانہ مین کتاب روزنامچہ اور نقل بیروانجات وغیرہ

## نمونہ نقشہ آسامیان چالانی مرتبہ نظامت فلان بابت ماہ فلان سنہ فلان

| نمبر شمار | نام تھانہ | تعداد آسامیان جو اس ماہ مین چالان ہو کر آئین | شرح: تعداد آسامیان جو سزایاب ہوئین | شرح: تعداد آسامیان جو رہا ہوئین | شرح: تعداد آسامیان زیر تجویز | شرح: تعداد ایرہ | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ١ | ٢ | ٣ | ٤ | ٥ | ٦ | ٧ | ٨ |
| ١ | | | | | | | |
| ٢ | | | | | | | |
| ٣ | | | | | | | |
| ٤ | | | | | | | |
| ٥ | | | | | | | |
| ٦ | | | | | | | |
| میزان کل | | | | | | | |

**یادداشت**

تھانہ وار تعداد آسامیون کی خانہ نمبر (٣) مین درج ہوگی اور جس نظامت مین جس قدر تھانہ ہون نقشہ مین تھانہ وار کے نمبر بڑھ سکتے ہین

العبد مرتب کنندہ اہلمد یا نائب

العبد سررشتہ دار

دستخط حاکم

| ۳ | ۲ | ۱ |
|---|---|---|
| خلاصہ | تاریخ منظوری | نمبر شمار |
| پولیس سے جو آسامیان چالان ہون انکی سزایابی و رہائی وغیرہ کا نقشہ ماہواری محکمہ عالیہ مین بتوسط محکمہ اپیل آیا کرے | ۱۷ر دسمبر ۱۹۱۳ع | ۸۴ |

۴

مضمون

ملاحظہ نقشہ جات کارگذاری ماتحت ماہ اکتوبر ۱۹۱۳ع سے ظاہر ہوا کہ ماہ مذکور مین ۱۳۲ آسامیان ہمراہ اشتلہ متعلقہ کے تھانجات سے چالان ہوکر نظامت مین آئین - لیکن یہہ نہین معلوم ہوا کہ ان مین سے کتنی سزایاب ہوئین اور کتنی بری ہوئین اور کتنی زیر تجویز رہین - لہذا یہہ امر قرار پایا کہ آئندہ سے چالانی آسامیون کی بابت ہر نظامت سے یہہ بات درج ہوکر آنی چاہئے کہ تھانہ سے اس ماہ مین اس قدر آسامیان چالان مین آئین - منجملہ اون کے اس قدر سزایاب ہوئین اور اس قدر بری ہوئین اور اتنی زیر تجویز ہین تاکہ معلوم ہوتا رہے کہ تھانہ دار لوگ مقدمہ کی ترتیب مین قصوروار کو ہی چالان کرتے ہین یا کیا اور محکمہ اپیل مین گوشوارہ اوس کا بروے نقشجات موصولہ نظامت مرتب ہوکر محکمہ عالیہ مین آیا کرے اور اسی طرح ایک نقشہ کوتوالی کی آسامیون کا علیحدہ فوجداری سے ہیجکر گوشوارہ محکمہ عالیہ مین آیا کرے -

چنانچہ سرداران اپیل نے نمونہ نقشہ کا جو ذیل مین درج ہے بذریعہ کیفیت ۱۰ر دسمبر ۱۹۱۳ع مرتب کرکے بھیجا اور یہان سے جواب مین لکھا گیا کہ یہہ نمونہ درست ہے اسکے موافق محکمہ اپیل مین تکمیل نقشہ ہوجایا کرے اور اوس کا گوشوارہ ہر ماہواری کے ساتھ محکمہ عالیہ مین آجایا کرے — فقط

| ۳ | ۲ | ۱ |
|---|---|---|
| خلاصہ | تاریخ منظوری | نمبر شمار |
| ضمیمہ ہدایت نمبری (۱۴) مجریہ ۱۰ر مئی سنہ ۱۹۴۳ع و نمبری (۱۰) مجریہ ۲۵ر مارچ سنہ ۱۹۴۳ع درباب معائنہ نعش مغروق ۔ | ۱۱ر دسمبر سنہ ۱۹۴۳ع | ۴۴ |

۴

## مضمون

بہت سے مقدمات ایسے ملاحظہ مین آئے کہ جن مین نعش غرق شدہ کو افسر تہانہ نے ڈاکٹر کو نہین دکھلایا اور جب اعتراض افسر پر کیا گیا تو اوس نے یہہ جواب دیا کہ معمولی فوتی کا مقدمہ تہا اور ہدایت کا منشا یہہ نہین ہے کہ معمولی فوتی مین بھی ڈاکٹر کو نعش دکھائی جاوے ۔

ہدایات سابقہ کو جو اس بارہ مین جاری ہوئی ہین دیکھا گیا تو دو ہدایت پائی گئین ایک وہ جو ۱۰ر مئی سنہ ۱۹۴۳ع کو جاری ہوئی ہے مطلب اوس کا یہہ ہے کہ معمولی فوتی ہو تو نعش کا معائنہ ڈاکٹری ضرور کرایا جاوے ۔

دوسرے ہدایت ۲۵ر مارچ سنہ ۱۹۴۳ع کو جاری ہوئی اوس کا بھی منشا ہدایت مذکورہ کے موافق ہے مگر اوس مین اس قدر زائد ہے کہ اگر بعد مین وفات متوفی مشتبہ ظاہر ہو گی تو علاوہ ملزمان مقدمہ تحقیقات کنندہ بھی مستوجب تدارک سمجھا جاوے گا ۔

جس قدر مثلین کہ تحقیقات ہو کر محکمات سے آئی ہین اون مین سے شاید کوئی مثل ایسی ہو گی جس مین افسر کے اوپر اعتراض معائنہ ڈاکٹری نکرانے نعش کا نکیا گیا ہو ۔ مطلب یہہ ہوا کہ افسر تہانہ نے اپنی دانست مین مقدمہ کو معمولی فوتی کا سمجھا اور مجوز نے فوتی غیر معمولی سمجھی ۔

لہذا آیندہ کے واسطے اس تناقض مٹانے کی غرض سے غرقیدگی نعشون کے واسطے عام ہدایت جاری کیجاتی ہے کہ اونکا معائنہ ڈاکٹری کرایا جایا کرے ۔ ایسی ذومعنی ہدایت پر جیسے کہ پہلے سے جاری ہین افسران کو با خوف کرنا اور اگر بعد مین مقدمہ مشتبہ ثابت ہو تو افسران کو ملزم گردانا قرین انصاف نہین ہے ۔ جب عام ہدایت غرقیدگی کی نعشون کے معائنہ کی جاری ہو جاوے گی تو افسر کو بعد مین عذر کرنے کی یا جواب دینے کی کوئی گنجایش باقی نرہے گی ۔

| ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ |
|---|---|---|---|---|---|
| نام | تاریخ ملازمت | عمر | مختصر کیفیت کارروائی | نام مقدمہ جسمین کوئی جرم یا مال مسروقہ گرفتار کیا گیا ہو | کیفیت اس بابت کی کہ اس شخص سے زیادہ اور کوئی ملازم مستحق اس ترقی کا بروی کارگذاری اور کارروائی وغیرہ نہین ہے ۔ |

اس پر جنرل سپرنڈنٹ گیرائی نے بذریعہ کیفیت ۱۴ر نومبر ۱۸۹۳ء بابت تحریر دو ورقہ تعداد عرصہ کی دریافت کر کے لکہا کہ کس قدر عرصہ مین دو ورق لکہنے والا امیدوار قابل تقرر کے سمجہا جاے گا کہ اوس سے زیادہ دیر مین لکہنے والے کی تقرری نہ کیجاویگی ۔
اور ترقی کے نقشہ مین تاریخ ملازمی اور عمر کے خانجات جو تجویز ہوے ہین اوس سے بھی مطلع کیا جاوے کہ ملازم سابق کس قدر عمر تک کا اور کس قدر عرصہ کا ملازم لایق ترقی تصور ہوگا اس کے سوا خانہ کیفیت مین یہہ عبارت ہماری طرف سے کہ اس سے زیادہ اور کوئی ملازم مستحق ترقی کا نہین ہے لکہا جانا قرار دیا گیا ہے اس کے لکہنے مین ہمکو اس واسطے تامل ہوگا کہ ترقی کا استحقاق صرف ایک بات پر منحصر نہین کیا جا سکتا بلکہ کسی شخص کا استحقاق بوجہ قدامت اور کسی کا بوجہ لیاقت اور کسی کا بوجہ کارگذاری کسی کا بوجہ ہوشیاری اور مستعدی وغیرہ وغیرہ ہوا کرتا ہے ۔ پس یہہ عبارت کہ اس کے سوا دوسرا کوئی شخص مستحق نہین ہے یہہ تجویز کرنے والے کی راے پر منحصر ہے ۔
بر آن جواب مین لکہا گیا کہ تحریر دو ورقہ کے واسطے غایت درجہ ایک گہنٹہ کافی ہے مگر تحریر مین فی صفحہ (۱۴) سطر سے کم نہونا چاہئے ۔ اور نقشہ مین تاریخ ملازمت اور عمر کا حال درج ہونا اس واسطے قرار دیا ہے کہ ترقی پانے والے کی خدمت ملازمت معلوم ہوجاوے اور یہہ بھی معلوم ہوجاوے کہ ضروری عمر ولیاقت کی اوس عہدہ کے انصرام کی قابلیت اوس مین کس قدر ہے کہ جس پر اوس کی ترقی کیجاتی ہے ۔ خانہ کیفیت کی بابت جو گیرائی سے لکہا گیا اوس عبارت کے دو معنی ہین یعنی لحاظ قدامت و لیاقت ترقی کے وقت کیا جاتا ہے اور یہہ بھی منشار حکم محکمہ عالیہ کا ہے کہ ان دونون باتون کے لحاظ سے اس سے زیادہ کوئی مستحق ہے یا نہین

ایسا ہونا چاہئے کہ جسکے دیکھنے سے اطمینان اچھی طرحسے ہو جاوے کہ صاحب اعمال لایق ہے یا نالایق -

کارگذاری یا سبب قابل ترقی ہے یا نہین - ہندا علاوہ لکہے جانے اون امور کے اعمالنامہ مین جو سابقہ ہدایات مین درج ہین امور ذیل اعمالنامہ مین اور لکہے جایا کرین -

اول نظامت و فوجداری یا کسی بالا محکمہ سے اگر کسی ملازم مذکورہ بالا پولیس مین سے کسی کی نسبت اعتراض یا جرم یا انعام یا ترقی کا ذکر فیصلہ مین ہو تو اوس کا خلاصہ اعمالنامہ مین بحوالہ تحریر کے لکھدیا جاوے -

دوسرے تہانہ دار مال یا مجرم کو برآمد کرے تو عنوان مقدمہ کے ساتھہ تعداد مجرمان و تعداد مال بازیافتہ لکھی جاوے اور یہہ بھی درج کیا جایا کرے کہ مجرم کو عدالت سے سزا ہوئی یا نہین - اور یہہ کہ مجرم کو بعد تعاقب و سراغ رسانی گرفتار کیا یا کہ گانوںمین ہی گرفتار کیا گیا اور یہہ کہ مخبر کی مدد سے برآمدگی ہوئی یا محض پولیس کی کوشش سے -

تیسرے گشت گرد آوری تہانہ دار و ڈپٹی اپنے علاقہ مین کیسی کرتا ہے - جنرل سپرنٹنڈنٹ یا نائب جنرل سپرنٹنڈنٹ کے دورہ کے وقت یہہ بات معلوم ہوا کرے گی -

چوتہی جس کا اعمالنامہ ہو اوسکو کبہی انعام ملے یا جرمانہ ہو تو اوس کا ذکر درج کیا جاوے

پانچوین وہ امور جو ملازم کی عدم لیاقت یا کارروائی کی مخالف یا موئد ہو -

| ۱ | ۲ | ۳ |
|---|---|---|
| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| ۴۴ | ۲ دسمبر سنہ ۱۸۹۴ع | ضمیمہ ہدایت نمبری ۳۲ مجریہ ۸ نومبر سنہ ۱۸۹۴ع کہ گیرائی سے امیدواران کی درخواست تقرری کے ساتھہ نقشہ آیا کرے |

۴

مضمون

تاریخ ۸ نومبر سنہ ۱۸۹۴ع کو بوقت منظوری تقرر یوسف حسین امیدوار وغیرہ گیرائی کے نام یہہ ہدایت جاری ہوئی کہ نقشہ تقرری کے ساتھہ امیدوار کی تحریر کا نمونہ کم سے کم دو ورق آیندہ سے بہیجا کرین اور یہہ لکہا کرین کہ اوسنے کس قدر ذخیرہ مین یہہ دو ورق لکہے ہین اور جس محرر وغیرہ کی بالاتر عہدہ پر ترقی کیجاوے اوس کے ساتھہ بھی نقشہ حسب ذیل بہیجا کرین -

اور ملا داروغہ اپنے مالک کی طاق مین سے راکٹری اور مٹن چرا لایا تھا - اس قصور مین تین ماہ حبس قید اور نگرانہ بعوض داورسی اور جرمانہ کے مقید ہوا ہے —
تیسرا ماملیا بہاٹ نظامت مالپورہ سے چند ملزمون کے ساتھہ سرقہ مویشی مین قید ہوا ہے اوس کی عمر بارہ سال کی ہے - جیلخانہ مین لڑکے جب جمع ہوجاتی ہین تو وہ جرم خلاف وضع فطری کے مرتکب ہونے لگتے ہین اور تہی عمر مین جیلخانہ مین جانے سے کچھہ اس قسم کا خراب اثر اون کی طبعیت پر پیدا ہوتا ہے کہ آیندہ کے واسطے اون کی عادت کا درست ہونا مشکل ہوجاتا ہے —
لہذا یہہ ہدایت جاری کیجاتی ہے کہ ۱۲ برس کی عمر تک کے لڑکے کو ایسے جرایم مین کہ جنکا ذکر اوپر ہوا ہے سزائے قید نہ دیجاوے صرف سزا ربید ہاتون کی ہتیلی پر دیجاوے اور اگر لڑکا پہلے چوتڑون پر بید کہاچکا ہو اور چوتڑون پر سابقہ نشانات بید کے موجود ہون تو چوتڑون پر بید لگوا دیجایا کرین سزائی جسمانی سے زیادہ امید عبرت انگیزی کی بہ نسبت اس کے کہ جیلخانہ مین رہکر اونکو روٹیان کہلائی جاوین - ہوگی - اور نابالغ قیدی کی سزا سے مستثنی سمجھے جاوین مگر اون لڑکون کو بید نہ لگائے جاوین گے کہ جو بلحاظ قومیت کے سزا ربید سے مستثنی کئے گئے ہین اون کو سزائے جرمانہ دیجاوے اور اون کے ورثا رجرمانہ داخل کرین گے اگر وارث بھی کوئی نہوگا تو مجبورًا قید کرنا پڑے گا - اور بید بعد معائنہ ڈاکٹری کے لگوائی جاوین گے —

| ۳ | ۲ | ۱ |
|---|---|---|
| خلاصہ | تاریخ منظوری | نمبر شمار |
| ضمیمہ ہدایت نمبری (۸۳) مجریہ ۱۳ر جولائی سنہ ۱۸۹۰ء و مجریہ ۱۲ر مئی سنہ ۱۸۹۳ء نمبری (۱۲) بابت ترتیب اعمالنامہ ملازمان گیرائی — | ۲۴ر نومبر سنہ ۱۸۹۳ء | ۴۵ |

۴

مضمون

افسران اور ڈپٹیان اور انسپکٹران اور محرران ملازم گیرائی کے اعمالنامہ کی بابت ہدایت نمبری (۸۳) سنہ ۱۸۹۰ء اور ۱۲ر مئی سنہ ۱۸۹۴ء کو جاری ہوچکی ہین مگر تعمیل اون کی پوری نہین ہوتی - سلطان علی محرر کا اعمالنامہ دیکھا گیا تو موافق منشاء ہدایت کے نہین ہے اعمالنامہ

اور دریافت سے یہہ عملدرآمد معلوم ہوا کہ اگر تہانہ دار نیم دل ہوا تو اوس نے چالانی کو جنسی وغیرہ اپنے پاس سے دیدی یا چالانی آسامی کا گہروالا کچہہ دیگیا تو اوس نے کہا لیا ۔ اور اگر یہہ دونوں باتین نہو وین تو چالانی نظامت تک بہوکا گیا ۔

پیگرانی سے دریافت کیا گیا تو ایسے خرچ کا تخمینہ عہ سالانہ کا لکہا آیا ۔ اور بابت فاصلہ چالان کے یہہ لکہا آیا کہ زیادہ تر فاصلہ کا چالان تین روز مین اور آسامی کمزور یا بیمار ہو تو چار روز مین پہنچ سکتا ہے ۔

اندرین صورت یہہ ہدایت جاری کیجاتی ہے کہ بوقت چالان کے چالان کرنے والے دیکہہ لیا کرین کہ یہہ آسامی صدر یا نظامت مین جہان بہیجی جاتی ہے کس قدر عرصہ مین پہنچ سکیگی اگر صرف دو تین گہنٹہ مین ہی پہنچ سکتی ہو تو ایسی صورت مین درحالیکہ روٹی کہانے کے وقت تک اوس کے پہنچ جانے کا اطمینان ہو ۔ خوراک کا دینا بے ضرورت ہے ۔ اور اگر دو تین یا چار روز مین پہنچ سکے تو بحساب سہ آثار آٹا اور چہدام کی کوڑی روزانہ اوس کو زادراہ دلادیا جاوے اور جس جگہہ چالان بہیجا جاوے وہان کو اوس کے ساتہہ ہی رپورٹ مین یہہ لکہدیا جاوے کہ اس قدر آٹا اور کوڑیان (قیمت کی) اس آسامی کو دلائی گئی تاکہ نظامت مین ناظم یا کوئی دوسرا عہدہ دار اوس آسامی سے تصدیق کرکے اوس کی قیمت تہانہ مین بہیجدیا کرے اور اوس کا جمع وخرچ نظامت مین ہوجایا کرے ۔

| ۳ | ۲ | ۱ |
|---|---|---|
| خلاصہ | تاریخ منظوری | نمبر شمار |
| للعہ برس تک کے لڑکے کو جرایم سرقہ خفیف مین سزا ے بید دیجاوے جو قوم سزا ے بید سے مستثنیٰ ہے اوس پر جرمانہ کیا جائے ورثا سے وصول ہو بحالت نہونے وارث کے قید عوض جرمانہ کیجائے ۔ | ۲۲ نومبر ۱۹۰۴ء | ۴۴ |

۴

مضمون

بوقت ملاحظہ جیلخانہ تین لڑکے قید مین دیکہے گئے جن مین سمیان علی محمد اور دوسرا لڑکا (۱۳) (۱۴) سال کی تہی اور بالیا بہاٹ کی عمر (۱۲) سال کی تہی ۔ ان کی مثلین منگا کر دیکہی گئین تو ظاہر ہوا کہ علی محمد تو اوٹہائی گری کے جرم مین فوجداری سے چہہ ماہ کو قید ہوا ہے

کردے اور نگہبان یا سپاہی اوس شے کو قیدی کے پاس سے برآمد کرکے پیش کیا کرے خبر دہی کے انعام میں سیٹ کو بھی کچہہ حصہ شے بر آمدہ کا ملنا چاہیے اور کچہہ حصہ نگہبان یا سپاہی کو۔

| ۱ | ۲ | ۳ |
|---|---|---|
| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| ۳۲ | ۲۱ر نومبر سنہ ۱۸۹۲ء | ملازمان تر نسپورٹ کور کو مقدمات خفیف مین سزا جسمانی مع خفیف قید یا صرف سزا جسمانی ہونی چاہیے فوجداری آیندہ خیال رکہین |

۴

مضمون

ایک کس چہہ رام کنوار نامی ملازم ترنسپورٹ کور نے پانچ بوریان جو اوس میں جنگی نہایت درجہ ایک روپیہ کی قیمت ہوتی تھی چرائی تھی فوجداری سے یہہ خیال کرکے کہ ملازمان ترنسپورٹ کور کو سخت سزا ہونی چاہیے ایک سال قید کی تجویز کرکے اجرا اوس کا کردیا۔ سپرنٹنڈنٹ ترنسپورٹ کور نے محکمہ عالیہ مین یہہ شکایت کی کہ اس قسم کے خفیف جرایم مین سزا جسمانی مع خفیف قید کے یا محض سزا جسمانی ہونی چاہیے۔

چونکہ منشا قانون کا بھی یہہ ہی تھا جیساکہ سپرنٹنڈنٹ ترنسپورٹ کور نے لکہا تھا لہذا الحکم صیغہ علاقہ غیر مقدمہ محکمہ اپیل مین بہیجا گیا مگر وہان بھی رائے فوجداری سے اتفاق کیا گیا۔ اور مثل منظوری کے واسطے یہان آئی۔

مقدمہ ہذا چونکہ صرف سرقہ خفیف مالیت ایک روپیہ کا تہا اگر جلد آجاتا تو صرف سزا بید دی جاتی مگر بات یہ ہے کہ ماہ سے ملزم قید بہگت رہا تہا۔ اس ہی قید کو کافی خیال کیا جاکر فوجداری کو لکہدیا گیا کہ حسب مندرجہ بالا سزا ملازمان ترنسپورٹ کور کا لحاظ رکہین۔

| ۱ | ۲ | ۳ |
|---|---|---|
| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| ۳۳ | ۲۴ر نومبر سنہ ۱۸۹۲ء | انتظام زادراہ آسامیان جو تہانہ جات سے چالان ہوتی ہین۔ |

۴

مضمون

تہانون سے جو آسامیان چالان ہین جاتی ہین اون کے خرچ خوراک کا کچہہ بندوبست نہین ہے

| ۱ | ۲ | ۳ |
| --- | --- | --- |
| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| ۱۴ | ۱۹ ؍ نومبر سنہ ۱۹۰۳ء | اگر میٹ کو کوئی شے ممنوعہ قیدی کے پاس ہونا معلوم ہو تو نگہبان یا سپاہی سے اطلاع کرے اور وہ اوس کو قیدی کے پاس سے برآمد کرین جبر وہی کے آخر مین میٹ و نگہبان کو بھی کچھ حصہ دیا جاوے ۔ |

۴

## مضمون

بذریعہ کیفیت ۱۳ ؍ اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء بخشی خانہ فوج سے یہہ لکھا آیا تھا کہ ایک سپاہی پلٹن نے دو میٹ قیدیون کے پاس سے حقہ ناریل کا پیتے ہوئے اون کے پاس سے چھینا اور اون میٹون نے ایک قیدی کے پاس سے ایک روپیہ اور ایک پیسہ چھینکر جوا کھیلنا اون کا ظاہر کیا ۔ حوالدار پلٹن نے روپیہ اور پیسہ طلب کیا تو نہین دیا اور بعد مین اس کی اطلاع داروغہ جیل سے کی گئی تو داروغہ نے حقہ پہرہ مین رکھوا دیا اور روپیہ رحیم خان جمعدار جیل کے حوالہ کر دیا کہ صاحب سپرنٹنڈنٹ کے روبرو پیش ہو جاویگا ۔

ازروی قاعدہ کے معرفت حوالدار اور سپاہیون کے روپیہ برآمدہ پیش ہونا چاہیے مگر میٹون نے براہ زبردستی نہین دیا اور جیل سے بھی تنبیہ اور تاکید نہین ہوئی ۔ اس کا بندوبست ہونا چاہیے چنانچہ جیل خانہ سے علاوہ حالات وقوعہ یہہ بھی دریافت کیا گیا کہ آیا قیدیون کے پاس سے کوئی شے برآمد ہو اوس کے پیش ہونیکا کیا قاعدہ ہے سپاہیون کی معرفت پیش ہوتی ہے یا میٹ بالا بالا پیش کیا کرتے ہین ۔

تو جواب مین لکھا آیا کہ اشیاء ممنوعہ کا برآمد کرنے والا قابل تحسین ہوتا ہے اور سپاہی اور نگہبان آخرین کے سوا اوس نقدی مین سے کچھ پاتی بھی ہین اس لئے یہہ قاعدہ مقرر ہے کہ اگر میٹ کسی قیدی کی تلاشی مین سے کچھ برآمد کرین خواہ اوس وقت سپاہی حفاظت قیدیان پر ہو مگر اوسی میٹ کے پیش کرنے کا قاعدہ ہے ۔ اور اگر سپاہی یا نگہبان برآمد کرین تو وہ پیش کر دیتے ہین ۔

بران جواب مین لکھا گیا کہ آیندہ کے لئے یہہ قاعدہ مناسب ہے کہ اگر میٹ کو کوئی شے ممنوعہ کا کسی قیدی کے پاس موجود ہونا معلوم ہو جاوے تو میٹ نگہبان یا سپاہی سے اطلاع

کو محکمہ سپرنٹنڈنٹ گیرائی مین یا نظامتون مین پیش کرین اور جس کا ضامن سابقہ پیش ہو سکے
اوس کی دوسری ضمانت لیلیا کرین – گیرائی کو بنابر تعمیل لکہا گیا –

| ۱<br>نمبر شمار | ۲<br>تاریخ منظوری | ۳<br>خلاصہ |
| --- | --- | --- |
| ۴ | ۱۷ نومبر سنہ ۱۸۹۲ع | بہ ضمیمہ ہدایت نمبری ۸۸ مجریہ ۲۲ جون سنہ ۱۸۹۰ع کو بموجب ہدایت مورخہ یکم جون سنہ ۱۸۹۲ع مجریہ صیغہ علاقہ غیر کارروائی متعلقہ ریلوی مستثنیٰ ہے – |

۴

مضمون

صیغہ علاقہ غیر سے یکم جون سنہ ۱۸۹۲ع کو یہہ ہدایت جاری ہو چکی ہے کہ کارروائی متعلق ریلوے مستثنیٰ ہے جیسی کارروائی ہوتی رہی ہے ویسی ہی ہوتی رہنی چاہئے –
چنانچہ مقدمہ دعوی اقدام زنا بالجبر رحیا طوایف نسبتی ہہو ندو کوئی باورچی کو جس مین مدعا علیہ ملازم ریلوی ہے منتظم حلقہ باندی کوئی سنے اپنے ہان اپنے اختیار سے طے کر دیا –
فریق ناراض نے یعنی مدعا علیہ نے محکمہ اپیل مین مرافعہ کیا – محکمہ اپیل سے یہہ اعتراض ہوا کہ ناظم کو یہہ مقدمہ حسب ہدایت مجریہ ۲۲ جون سنہ ۱۸۹۰ع فوجداری مین منظوری کے لئے بہیجنا چاہئے تہا –
مگر یہہ اعتراض بصورت موجود ہونے ہدایت صیغہ علاقہ غیر محکمہ یکم جون سنہ ۱۸۹۲ع درست نہین کیا گیا – خصوصاً جب کہ ہمچون دیگر مقدمات کے مرافعہ ناراضی فیصلہ نظامت محکمہ اپیل مین پیش ہو گئے ہون جیسا کہ ناظم نے اپنی کیفیت مین دو تین مقدمات کا حوالہ دیا ہے کہ اون کا مرافعہ محکمہ اپیل مین بلا کسی اعتراض کے ناراضی فیصلہ نظامت سن لیا تو جس طرح اون مقدمات مین عمل درآمد محکمہ اپیل مین ہوا اوس ہی طرح اس مقدمہ مین بہی اور آیندہ دیگر مقدمات مین اوس وقت تک رہنا چاہئے کہ جب تک اس عمل درآمد مین کوئی نقص یا قباحت نظر نہ آوے

گوجر کو زیور کی فہرست سنا کر پوچھا کہ مدعی کی عورت کے پاس اس قدر زیور تھا چنانچہ انہوں نے کہدیا کہ ہاں اس قدر تھا - یہہ دریافت نہیں کیا گیا کہ اون کو تعداد وغیرہ زیور کی کیونکر معلوم ہوئی -

اس سے بھی زیادہ خراب کارروائی یہہ ہے کہ موہا اور روپا اور نانیا جاتا ان کا بیان تک قلمبند نہیں کیا اور لکھدیا کہ اس کا بھی بیان مثل بروہی چند وغیرہ کے ہے -

غرض کہ یہہ کارروائی تہانہ دار کی نہایت ناپسند ظہور میں آئی لہذا مقدمہ تو تجویز مجدد کے لئے واپس بھیجا گیا اور تہانہ دار کے بارہ میں لکھا گیا کہ بعد آمد جواب اوس کی نسبت تجویز مناسب ہوئی جائیگی اور ایسے جس تہانہ دار یا ناظم کی کوتاہی دیکھی جاوے گی مستوجب سزا سمجھا جائے گا - اور نقل اس تجویز کے واسطے ہدایت جمیع تہانہ داران ماتحت گیرائی کے گیرائی میں بھیجدی گئی فقط

| ۱ | ۲ | ۳ |
|---|---|---|
| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| ۳۹ | ۱۲ نومبر ۱۸۶۹ع | ملازمان ماتحت گیرائی کی ہر دوسری سال ضمانت کی پڑتال ہوجایا کرے - |

۴

مضمون

دو نیولاد و مقدمہ ایسے دیکھنے میں آئے کہ جن میں تہانہ دار دن نے ارتکاب جرم کیا اور بعد ارتکاب جرم کے وہ مفرور یا روپوشیدہ ہوگئے اور گیرائی کو جب محکمہ عالیہ سے لکھا گیا کہ اونکو معرفت ضامنوں کے حاضر کرایا جاوے تو گیرائی سے یہہ جواب آیا کہ ضمانت آٹھہ برس سے زیادہ عرصہ ہوا کہ ضامن مرگیا ناچار مقدمات نسبتی افسران مذکور کے کارروائی بند کرنی پڑی -

اگرچہ ہر دو مقدمات کی کارروائی دیکھنے سے ظاہر ہوگیا کہ ضمانت ملازمان ماتحت گیرائی کا بندوبست ٹہیک نہیں ہے وقت ملازمت ضمانت لیلیجاتی ہے اور پھر کچھہ خیال نہیں رکھا جاتا کہ ضامن جیتا ہے یا مرگیا ہے یا کہیں چلا گیا اور ایسی صورت میں ملازمان ماتحت گیرائی کو ارتکاب جرم کی جرأت ہوجاتی ہے اون کو خوف نہیں رہتا کہ ہم جرم کرکے چلے جاوینگے تو ضامن ہمکو تلاش کرکے لاویگا - پس مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آیندہ ہر دوسرے سال پر جنرل سپرنٹنڈنٹ گیرائی ملازمان ماتحت گیرائی کو حکم دیا کریں کہ اپنے اپنے ضامنان

| ۱ | ۲ | ۳ |
|---|---|---|
| نمبر اشتہار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| ۴۸ | ۱۱ نومبر سنہ ۱۸۹۵ء | ذکر ناقص کارروائی تہانہ دار جہنجہون بمقدمہ تحقیقات چوری وہدایت آیندہ برائے جمیع ناظمان وافسران تہانہ ۔ |

۴

مضمون

مقدمہ چوری نقد اور زیور از آن گنگا بشن ولد ہا تہائے ساکن الکا متعلقہ تہانہ جہنجہون نظامت شیخاواٹی مین بانہ واران قاسم پورہ متہائے سراغ کی جانب سے مرافعہ محکمہ عالیہ مین پیش ہوا مثل طلب کیجا کر ملاحظہ کی گئی ۔

پولیس کی اول تو یہہ غلطی ظہور مین آئی کہ کہوج کے ہمراہ تہانہ دار گیا اور نہ محرر گیا ۔
دوسرے یہہ غلطی وقوع مین آئی کہ تہانہ دار نے نقد و مال مسروقہ کی اچھی تحقیقات نہین کی نہ نقد زیور کی نہ کپڑہ کی بلکہ یہہ معلوم ہوا کہ جو کچھ مدعی نے لکھوایا وہی سچا مان لیا ۔ نقد کی نسبت اوس نے کہدیا کہ صندوقچہ چوبی مین میرے گہر کا اعصاں رکہا ہوا تہا اور صندوقچہ اوپری گلی مین جہان نمک مرچ کے مٹکے دہرے ہوئے تہے رکہا تہا ۔
یہہ نہین دریافت کیا گیا کہ کلدار سکہ کے روپیہ اوس کے پاس کہانسے آگئے تہے اور کب سے رکہے ہوئے تہے ۔
کیا اوس کی حیثیت ہے اور کیا اوس کا روزانہ خرچ اور کیا آمدنی ہے ۔ کوئی موت غمی بیاہ شادی قریب زمانہ مین ہوا تہا یا نہین اور اگر ہوا تو کس قدر خرچ اوس مین پڑا تہا اور اس قسم کی تحقیقات مین جو اور سوالات پیدا ہون کسی کی بابت کچہہ دریافت نہین کیا گیا ۔
زیور کی تحقیقات کا بھی ایسا ہی حال ہے مدعی نے ۱۳ عدد زیور تخمیناً [illegible] کے لکہائے اور بلیا سنار کو اون زیورون کا بنانے والا بیان کیا ۔ تہانہ دار نے یہہ کارروائی کی کہ بلیا زرگر کو ساری فہرست زیور کی سنادی ۔ اور پہر اوس سے دریافت کیا کہ تونے یہہ زیور مدعی کا بنایا تہا تو اوس نے کہدیا کہ ہان یہہ کل زیور مین نے بنایا تہا ۔ اور باوجود اس بات کے بھی سنار مذکور رقمون کے وزن یا قیمت فہرست سنی تہی نہین بتا سکا تاہم اوس کا بیان سچا سمجہ لیا ۔ اسی طرح سے تہانہ دار نے بردہی چند اور بھیر سنگہ اور الہٰ

| ۳ | ۲ | ۱ |
|---|---|---|
| خلاصہ | تاریخ منظوری | نمبر شمار |
| گیرائی سے درخواست تقرری کے ساتھ امیدوار کا لکھا ہوا دو ورقہ اور درخواست ترقی کے ساتھ نقشہ آیا کرے۔ | ۸ر نومبر سنہ ۱۸۹۴ء | ۴۷ |

۴

**مضمون**

متعلقہ نوتیدگی محمد عبد الحفیظ حسینہ منظوری نمبری محافظخانہ سمت ۵۵ میں حسب درخواست گیرائی منظوری قایم مقامی سجاد علی محرر تہانہ مانگانیر کے بجائے گوجرمل متصدی ڈیپی سوائی مادھوپور اور بجائے سجاد علی کے یوسف حسین امیدوار کی منظوری خزانہ کو لکھی گئی اور جواب میں گیرائی کو اطلاع دیجا کر یہہ بھی لکھا گیا کہ نقشہ تقرر کے ساتھ امیدوار کی تحریر کا نمونہ بھی کم سے کم دو ورق آیندہ سے بھیجا کریں اور یہہ لکھا کریں کہ اوسنے کسقدر دیر میں یہہ دو ورق لکھے ہیں — اور جس محرر وغیرہ کی بابت عہدہ پر ترقی کیجاوے اوس کے ساتھ نقشہ ذیل بھیجا کریں —

| ۴ | ۳ | ۲ | ۱ |
|---|---|---|---|
| مختصر کیفیت کارگذاری | عمر | تاریخ ملازمت | نام |

| ۶ | ۵ |
|---|---|
| کیفیت اس بات کی کہ اس شخص سے زیادہ اور کوئی ملازم مستحق اس ترقی کا نہوے کارگذاری اور کاروائی وغیرہ میں | نام مقدمہ جسمین کوئی مجرم یا مال مسروقہ گرفتار کیا گیا — |

انتظامات میں کچھ ضرورت نہیں ہے فقط —

| ۱ | ۲ | ۳ |
|---|---|---|
| نمبر مثل | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| ۳۰۷ | ۳۱ر اکتوبر سنہ ۱۹۰۹ء | خانہ تلاشی کے وقت حیثیت پر بھی خیال کر لیا جائے عموماً ذی حیثیت و آبرو دار آدمیوں کی خانہ تلاشی صرف کانسٹبل کے کہنے پر مناسب نہیں ہے |

## ۴

### مضمون

۱۵ر اکتوبر سنہ ۱۹۰۸ء کے روزنامچہ کوتوالی کے ملاحظہ سے ظاہر ہوا کہ میر خان نامی جمعدار پولیس اجمیر نے کوتوالی میں آکر بیان کیا کہ میں پارچہ مشتبہ نامعلوم مدعیان شہر سے شناخت کراتا جاتا ہوں اور ایک شخص کی خانہ تلاشی کرائی جاوے۔ چنانچہ خانہ تلاشی کے لئے کوتوالی سے اہلمد بھیجا گیا —

اس پر کوتوالی سے یہ دریافت کیا گیا کہ جب کسی جگہ سے اس طرح پر کوئی شخص آکر خانہ تلاشی کسی کی چاہتا ہے تو کچھ ثبوت وغیرہ دریافت ہو کر خانہ تلاشی کرائی جاتی ہے یا یوں ہی خانہ تلاشی کرا دی جاتی ہے کچھ ثبوت نہیں لیا جاتا۔ اسکے جواب میں کوتوال نے یہ لکھا کہ اس بارہ میں علاقہ غیر سے یہ ہدایت جاری ہے کہ اول تو ذریعہ تحریر ناظم جی باندی کوئی ہیڈ کانسٹبل یا انسپکٹر وغیرہ جس کسی کی گرفتاری یا خانہ تلاشی چاہے امداد دیکر کارروائی کرا دو۔ دوسرے یہ بھی ہدایت ہے کہ کسی ضرورت کو کانسٹبل وغیرہ کسی مجرم کی گرفتاری یا خانہ تلاشی چاہیں تو مدد دیکر کارروائی کرا دو۔ اور بعد کارروائی کے رپورٹ کے ذریعہ سے اطلاع مع نگرمال یا آسامی بلا حکم محکمہ عالیہ مسیر وتمت کرو ثبوت وغیرہ کی بحث نہیں ہوتی ہے —

اس پر جواب میں لکھا گیا کہ اس طرح پر خانہ تلاشی تو کرا دیجاوے مگر آدمی کی حیثیت بھی دیکھ لیجایا کرے عموماً ذی حیثیت اور آبرو دار آدمیوں کی صرف کانسٹبل کے کہنے پر خانہ تلاشی کرا دینا درست نہیں ہوگا —

| ۱<br>نمبر شمار | ۲<br>تاریخ منظوری | ۳<br>خلاصہ |
|---|---|---|
| ۴۴ | ۲۲ر اکتوبر سنہ ۱۹۲۲ء | بموجب عملدرآمد کے چوکیدار ملزم کی ضمانت لینا ممنوع نہین ہے۔ |

۴

مضمون

مقدمہ غیر حاضری تنکر اینہ چوکیدار ریزیڈینٹ ناظم جی دوسہ نے بذریعہ کیفیت ۱۴ر اگست سنہ ۱۹۲۲ء یہہ استصواب کیا تہا کہ مدعا علیہ کو بعد سنزایابی کے تہانہ کولوہ مین بنا بر رہائی برضمانت بہیجا گیا تو افسر نے کشنا اورنگا ہزا چوکیداران دیہہ کی ضمانت پیش کر کے پرچہ ضمانت کا نظامت مین بہیجا جس پر یہہ لکہا گیا کہ چوکیدارون کی ضمانت سے کام نہین چلتا معتبر ضمانت زمیندارون کی لیکر بہیجو تو اوسنے جواب مین لکہا کہ کوئی زمیندار اس کی ضمانت نہین دیتا۔ پس ایسی حالت مین کہ جب چوکیدار کی کوئی دیگر شخص علاوہ چوکیدار کے ضمانت نہ دے تو کیا کرنا چاہئے چوکیدار اسکی ضمانت دینا تو مناسب نہین ہے۔

اس کے جواب مین لکہا گیا کہ اگر کوئی زمیندار ضمانت دے تو فبہا ورنہ چوکیدار ملزم کی ضمانت لینا ممنوع نہین ہے جیسا کہ عملدرآمد ہے۔ فقط

| ۱<br>نمبر شمار | ۲<br>تاریخ منظوری | ۳<br>خلاصہ |
|---|---|---|
| ۴۵ | ۲۳ر اکتوبر سنہ ۱۹۲۲ء | خفیف مارپیٹ کا وقوعہ علاقہ غیر کا ہو تو نظامت مین تحقیقات کی ضرورت نہین ہے۔ |

۴

مضمون

بمقدمہ نندو کوبی باہمی گنگلا و کالیا کولیان منتظم جی حلقہ باندی کوئی نے بذریعہ کیفیت ۵ر اکتوبر سنہ ۱۹۲۲ء یہہ استصواب کیا تہا کہ فریقین اور گواہ باشندہ سوائی مادہوپور کے ہین دو روز کے لئے مزدوری کے واسطے اسٹیشن ریلوی باول پر گئے تکرار ہوئی اب بعد وا لیسی گنگلا مدعی نے بوجہ اس کے کہ مدعا علیہ باشندہ یہان کا ہے دعویٰ یہان دائر کیا اب ایسی دعوی کی سماعت نظامت کر سکتی ہے یا نہین۔

اس کے جواب مین لکہا گیا کہ علاقہ غیر مین جو خفیف مارپیٹ ہوئی ہے اس کی تحقیقات کی

تو ہر آئینہ یہہ بغیا بطگی اس مجوزہ کی تصور کیجاویگی ۔ پس مقدمات مذکورہ الصدر مین جو مرافعہ ازدیاد سزا کی غرض سے ہون وہ روبکاری نہ سنے جاوین بلکہ بصیغہ بغیا بطگی نائبان ناظم کی تجاویز کے ناظمون کے روبرو اور نائبان فوجداری کی تجاویز کے فوجداری کے روبرو سنے جاوین ۔ فقط

| ۱ | ۲ | ۳ |
|---|---|---|
| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| ۳۳ | ۱۸ اکتوبر ۱۸۵۲ء | کوتوالی مین وارداتون کی صرف رپٹ اطلاعی درج کرنے پر ہی اکتفا نکیا جاوے بلکہ کوتوال کو معہ ماتحتان خود پیدا ر مال وملزم مین کوشش کرنی چاہئے ۔ |

۴

مضمون

ملاحظہ روزنامچہ ۱۵ اکتوبر ۱۸۵۲ء کی رپٹ نمبری ۲ سے واضح ہوا کہ رحیم بخش حجام کے ہان چوری مال مالیت ؎ کی بہ نقب زنی ہوئی اوس کی نسبت کوتوال نے درج روزنامچہ کیا ہے کہ مدعی کہتا ہے کہ مین اس وقت تحقیقات نہین چاہتا اور نہ کسی پر مجکو بالفعل دعوی ہے لہذا رپٹ اطلاعی درج ہوئی ۔

یہہ کارروائی کوتوالی کی درست نہین ہے کہ ایسی رپٹ اطلاعاً درج کرنے پر اکتفا کرے پولیس کا فرض منصبی ہے کہ پیدا اسے اصل مال ومجرمان مین بطور خود کوشش کرے اور پیدا اسے اصل مال ومجرم کا جہانتک ہوسکے اپنے ذمہ فرض سمجھے ۔ اس طرح پر ہر فرق مدعی کے ذمہ ہی بار سراغرسی ڈال کر پولیس کا کنارہ کش ہونا اور ایسی رپٹ اطلاعی کا ہی درج روزنامچہ کردینا پولیس کا فرض منصبی نہین ہے ۔ فوجداری کو لکہا جاوے کہ اسطرحپر وارداتون کی رپٹ اطلاعاً ہی درج نہوا کرین بلکہ کوتوال کو سخت تنبیہ کردیا جاوے کہ پیدا اسے اصل مال ومجرم پولیس کا فرض منصبی ہے اون مین کوتوال خود معہ ہردو نائبان وماتحتان خود مصروف رکہکر پیدا اسے مال ومجرم کیا کرے ۔ فقط

| ۱<br>نمبر شمار | ۲<br>تاریخ منظوری | ۳<br>خلاصہ |
|---|---|---|
| ۳۴ | ۱۸ ستمبر سنہ ۱۸۹۰ء | تجاویز جدید اختیارات ناطق نائب ناظمان و نائبان فوجداری کے مرافعہ جات بھی بغرض ایزادی سزا بصیغہ بیضابطگی ہے ناظمان و فوجداری کی پیشی مین مدعیان کر سکتے ہین روئدادی مرافعہ نہین کر سکتے ۔ |

۴

مضمون

بموجب ہدایت نمبری ۲۸ مجریہ ۲۰ اپریل سنہ ۱۸۸۹ء نائبان نظامت او رنائبان فوجداری کو لغایت ۵۰ تک جرمانہ اور ایکماہ تک قید کے ناطق اختیارات دے جا کر ایسے مقدمات کی تجاویز نائب ناظمان کا مرافعہ بیضابطگی ناظمون کے روبرو اور نائبان فوجداری کی تجاویز کا مرافعہ بیضابطگی فوجداری کے روبرو سنا جانا قرار پایا ۔

اور پھر ہدایت نمبری ۹۱ مجریہ ۷ اگست سنہ ۱۸۸۹ء اس مضمون کی جاری ہوئی کہ قطعی اختیارات درباب تجویز سزا کے دئے گئے ہین نہ کہ درباب اخراج دعاوی کے ۔ اسواسطے ایسے مقدمات کا مرافعہ بدستور سابق براہ راست محکمہ اپیل مین بحالت ہونا چاہیئے ۔ بعد اجرا اس ہدایت کے یہہ صورت پیدا ہوئی کہ جن مقدمات مین تجویز نائبان نظامت اور نائبان فوجداری کی ناطق اور مختتم ہوتی ہین اکثر ان مین مدعا علیہم کے مرافعہ جات تو بصیغہ بیضابطگی ناظم اور فوجداری کے روبرو ہوجاتے ہین اور مدعیان کے مرافعہ ازدیاد سزا کے واسطے محکمہ اپیل مین ہوجاتے ہین اور ایک مقدمہ دو محکمون مین دائر اور فیصل ہوکر بیشتر دونون تجویزون مین تناقض پیدا ہوتا ہے ۔

چنانچہ ہدایت مذکورہ نمبری ۹۱ پر غور کیا گیا تو فی الواقع قابل ترمیم پائی گئی تاکہ مقدمات تناقض تجویز سے محفوظ رہین ۔ پس اس طور پر اوس کا ترمیم ہونا مناسب ہے کہ مدعیان جو ایسے مقدمات کی تجاویز ناطقہ کے مرافعہ جات بنا بر ازدیاد سزا کرین وہ بھی بصیغہ بیضابطگی اوسی ہی مجوز کی پیشی مین کرین جن کی پیشی مین مرافعہ بیضابطگی مدعا علیہم کا ہونا قرار پایا ہے تاکہ ہر دو مرافعجات کی تجویزون مین تناقض نہ پڑے اور نیز اسوجہ سے بھی مدعیان کا مرافعہ بیضابطگی کرنا واجب ہے کہ جب کسی مجوز نے قاعدہ کے خلاف کسی جرم کی سزا کم تجویز کی

(۴۰) ڈاکٹری دیکہاوے اور اگر کسی شخص کو مرض اندرونی ہو وہ سزاے بید زنی سے مرجاوے تو نا واجب بات ہے لہذا احکام صاحبہ اور مفصلات مین حکم جاری کرا دیا جاوے کہ سزائے بید بعد دکہلا لینے ڈاکٹر کے دی جایا کرے ۔

چٹہی بعد دریافت فوجداری ۔ جملہ ناظمون اور فوجداری کو لکہا گیا کہ جن ماخوذون کی نسبت سزاے بید زنی تجویز کیجاوے اوس ماخوذ کو اول ڈاکٹر سے دکہلا لیا جاوے اور اوس کے بعد اجرا کیا جاوے ۔ اور ڈاکٹر صاحب بہادر کو بھی جواب مین اطلاع لکہدی گئی ۔ فقط

| ۱ | ۲ | ۳ |
|---|---|---|
| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| ۴۱ | ۱۸ ستمبر ۱۸۹۳ء | سزائے قید کے ساتھہ جرمانہ لازمی نہین ہے ۔ |

(۴۱)

## ۴

## مضمون

ایک مقدمہ زنا بالجبر مین زیر دفعہ (۹۴) فہرست جرایم ملزم کی نسبت دس سال قید اور جرمانہ کی سزا تجویز ہوئی اوس پر یہہ بحث آن پڑی کہ فہرست جرایم مین نمبر (۹۴) اس جرم کی سزا حبس دوام یا قید دس سال اور جرمانہ درج ہے پس یہہ جرمانہ لازمی ہے یا غیر لازمی ۔

لازمی ہونے صورت مین ایک تو یہہ وجہ ہے کہ ملزم پر ایک طرح کا تشدد اور اوروں کے لئے عبرت کا باعث ہو جاویگا ۔ دوسرے یہہ کہ ایکٹ (۴۵) سنہ ۱۸۶۰ء جسکا انتخاب یہہ فہرست جرایم ہے اوس مین یہہ درج ہے کہ میعاد قید دس سال جسکے ساتھہ جرمانہ بھی لیا جاوے ۔

جرمانہ غیر لازمی ہونے کی یہہ صورت ہے کہ ایسے جرایم مین جرمانہ لازمی نہین ہوتا جیسا کہ منشاء تعزیرات ہند کا ہے بلکہ صورت مقدمہ اور رائے مجوز پر منحصر رہنا چاہئے ۔

بالآخر بعد اس بحث کے یہہ تجویز ہوئی کہ سزا کے ساتھہ لازمیت جرمانہ کی قید لگایا جانا مناسب نظر نہین آتا ہے حاکم مجوز کو اختیار ہے کہ سزا کے ساتھہ تجویز جرمانہ کرے یا نکرے یہہ خصوصیت نہین ہے کہ خواہی نخواہی سزا کے ساتھہ جرمانہ بھی تجویز کیا جاوے ۔ فقط

جلمی کی سزا دین فقط —

| ۱ | ۲ | ۳ |
|---|---|---|
| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| ۲۹ | ۲۹ جولائی سنہ ۹۴ء | ضمیمہ ہدایات نمبری (۸۹) مجریہ ۱۸ ستمبر سنہ ۱۸۸۲ء ونمبری (۹۰) مجریہ ۴ اکتوبر سنہ ۸۳ء کہ تجویز ناطق ہو جانے پر جرمانہ ناطق شمار ہو سکتا ہے |

۴

مضمون

بمقدمہ چنی لال ویدری مہاجان دائرہ مدعی محمد وزیر خان وکیل ٹھکانہ وائرہ مدعا علیہ علت بند کر دینا پانی اور ممانعت حجام وغیرہ ہوئی —

سرداران اپیل نے بذریعہ کیفیت ۲۴ جولائی سنہ ۹۴ء حسب تجویز ناظم جی صاحب بہادر استصواب کیا تھا کہ اس مقدمہ مین ۲۵ فروری سنہ ۹۴ء کو سو روپیہ جرمانہ نسبت ٹھکانہ وائرہ نظامت سے تجویز ہو کر اطلاعنامہ میعادی پندرہ روز بنام گماشتہ ٹھکانہ بنابر ادخال زر جرمانہ جاری کیا گیا تھا بعدہٗ اس کا مرافعہ اپیل مین اور پھر محکمہ عالیہ مین ہوا مگر وہان سے تجویز نظامت بحال رہی اب اس مین دریافت طلب یہ امر ہے کہ ہمراہ جرمانہ کے سود ٹھکانہ سے اوس اطلاعنامہ کی میعاد سے لیا جاوے کہ جو بعد تجویز کے نظامت سے جاری کیا گیا یا اب دوسرا اطلاعنامہ جاری کیا جاوے گا —

اس پر جواب مین یہ لکھا گیا کہ جب تجویز ناطق ہو جاوے تب جرمانہ ناطق شمار ہو سکتا ہے سو تاریخ منظوری سے جرمانہ کی رقم ناطق تصور کرنی چاہیئے —

| ۱ | ۲ | ۳ |
|---|---|---|
| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| ۳۰ | ۱۰ اگست سنہ ۹۴ء | ملزم کو سزا سے بید بعد معائنہ ڈاکٹر دیجایا کرے — |

۴

مضمون

ڈاکٹر صاحب بہادر نے بذریعہ تحریر ۳ اگست سنہ ۹۴ء لکھا تھا کہ فی الحال کوئی قانون راج مین ایسا جاری نہین ہے کہ ماخوذون کو سزا سے بید بعد حصول سارٹفکٹ

| ۱ | ۲ | ۳ |
| --- | --- | --- |
| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| ۲۸ | ۲۹ جولائی سنہ ۱۸۹۷ء | ہدایت درباب امتناع قطعی سودہ بارش |

(۲۸)

۴

## مضمون

ممانعت سودہ بارش کی بابت پہلے اشتہار امتناعی نصیحتاً جاری کئے گئے تہے مگر اکثر لوگون نے اس سے اجتناب تو کیا الا قطعی اس سودہ کے کرنے سے بند نہین ہوئے تب بحکم ۹ دسمبر سنہ ۱۸۹۵ء اشتہار ممانعت سودہ بارش طبع کرایا جاکر شایع کرا دیا گیا تھا جس مین درج تہا کہ ہر شخص آیندہ اس کام سودہ بارش کے کرنے سے جو بالکل ناپسندیدہ اور قبیح ہے پرہیز کرے ورنہ مستوجب سزا کا ہوگا حکم مذکور مین یہہ بھی درج تہا کہ فوجداری کو لکہا جاوے کہ اب ان اشتہارات امتناعی سودہ بارش کے شایع کئے جانے سے امید ہے کہ آیندہ سب لوگ اس سودہ سے دست کش ہوجاوین گے اور اگر پہر بہی کسی کی نسبت اس سودہ کا کرنا ثابت ہوجاوے تو اُس وقت اُس کی نسبت یہان سے استمزاج کرنا چاہیے کہ تجویز سزا کے لئے حکم مناسب دیا جائے گا ۔

مگر اطلاع اس حکم کی فوجداری کے نام نہین لکہی گئی ۔ چنانچہ فوجداری مین جب سودہ بارش والون کی طرف سے داد وستد پر تکرار ہوکر نوبت استغاثہ کی پہونچے تو مقدمہ عدول حکمی کا قایم کیا جاکر نسبت مدعا علیہم ونیز دلالان سودہ بارش کی نسبت قید و جرمانہ وغیرہ کی تجویز فوجداری سے صادر کی گئی ۔ اور پولیس کو بہی نگرانی رکہنے کی ہدایت کی گئی ۔ مگر جب مرافعہ اس کا محکمہ اپیل مین جانب مدعا علیہم سے پیش ہوا تو باتباع حکم محکمہ عالیہ محکومہ ۹ دسمبر سنہ ۱۸۹۵ء وہان سے فوجداری کو لکہا گیا کہ محکمہ عالیہ سے استصواب کرکے تجویز کرنی چاہیے چنانچہ فوجداری نے استصواب کیا کہ آیندہ بہی تجویز سزا باستمزاج محکمہ عالیہ کیجاوے گی یا سودہ بارش بموجب منشار اشتہار ہمیشہ ایک جرم سمجہا جاسے گا اور بانجبیا عدالت سزا ہوگی ۔

جس پر یہہ تجویز ہوئی کہ باوجود اجراسے اشتہارات مکرر سکرر کے بہی بعض ناعاقبت اندیش لوگ اس سودہ کے کرنے سے باز نہین آتے ہین ۔

لہذا براسے آیندہ قطعی ممانعت بموجب منشار اشتہار کے رہنی چاہیے اور فوجداری کو لکہدیا جاوے کہ جب کسی کی نسبت یہہ جرم ثابت ہوتو اوس کو زیر دفعہ (۲۱) عدول

حصہ سوم

کہ معرفت گرانی کے جملہ افسران تھانجات کو اطلاع دیجاوے کہ علی العموم نعش کو امتحان کے واسطے شفاخانجات راج مین سے بھیجا کرین خواہ اوس مین کسی قدر فاصلہ بھی ہو اور شفاخانہائے بھکانجات مین نعش نہ بھیجین مگر قطعی ممانعت بھی نہین کیجاتی ہی اگر کوئی خاص وجہ ایسی ہو کہ شفاخانہ بھکانجات مین سے امتحان نعش کا ضروری ہو جب تو نعش کو ایسے شفاخانہ مین بھیجین ۔ اس بات کا کافی انتظام کرین کہ ہمراہی نعش وہان بھیجا کرے واپس نہ آجاوے بلکہ جب پوسٹمارٹم ہو چکے تو خرچہ تجہیز تکفین کا اس طرحت سے کہ ہندو کے لئے عصا اور مسلمان کے واسطے ۱۲ رہاسپٹل اسسٹنٹ سے لیکر اوس کا تجہیز تکفین باہتمام خود کرا کر پھر واپس جاوے ۔ اور اس بات کا انتظام کرادیا گیا ہے کہ ایسی صورت مین ہاسپٹل اسسٹنٹ خرچہ تجہیز تکفین کا ہمراہی نعش کو دیدیا کرینگے ۔ اور ڈاکٹر صاحب بہادر کو جواب مین اطلاع لکھی جاوے کہ حسب مندرجہ صدر معرفت گرانی کے تھانہ دارون کو تعمیل کے واسطے ہدایت کی گئی ہے راج ہاسپٹل اسسٹنٹان شفاخانہائے بھکانجات کو لکھاوین کہ جب کوئی نعش امتحان کے لیئے آوے تو بعد پوسٹمارٹم کے اوسکی تجہیز تکفین کا خرچہ جسکی صراحت اوپر ہو چکی ہے ہمراہی نعش کو دیدیا کرین تاکہ وہ انتظام تجہیز تکفین کا کرادیا کریگا اور راج یا بٹوارے مین ایسے خرچہ کو درج کرکے منظوری طلب کرلیا کرین فقط ۔

| ۱ | ۲ | ۳ |
| --- | --- | --- |
| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| ۲۷ | ۲۰ جولائی ۱۸۹۳ء | عطائے اختیارات بید زنی جعفر علی منتظم حلقہ باندی کوئی ۔ |

۴

مضمون

چونکہ جملہ ناظمان نظامت کو باستثنائے نظامت حلقہ باندی کوئی اختیارات دو دو درجن سزائے بید کے حاصل ہین لہذا جعفر علی منتظم حلقہ باندی کوئی کو بھی مثل دیگر ناظمون کے اختیارات سزائے بید عطا ہوئے ۔

(۲۴)

| ۱<br>نمبر شمار | ۲<br>تاریخ منظوری | ۳<br>خلاصہ |
|---|---|---|
| ۲۴ | ۲۴ر جولائی سنہ ۱۹۰۹ع | نعش علی العموم بغرض امتحان ڈاکٹری شفاخانجات راج مین بھیجی جاوین خاص ضرورت سے شفاخانہ ٹھکانہ مین بھیجی جاوے تو صرفہ تجہیز و تکفین بغیر ڈاکٹر سے لیکر ہمراہی نعش اوس کا تجہیز تکفین کرا دیا کرے ۔ |

## ۴

## مضمون

ڈاکٹر صاحب بہادر نے بذریعہ کیفیت ۹ ۲۹ر مئی سنہ ۱۹۰۹ع محکمہ عالیہ کو لکھا کہ جو افسران راج نعش ہائے مشتبہ کو جاگیرداروں کے شفاخانہ مین امتحان کے لئے بھیجتے ہین اون کی طرف سے نہایت تکلیف اور دقت واقع ہوتی ہے اون کے نام حکم جاری ہونا چاہئے کہ اس قسم کی تمام نعشون کو جہان کہین راج کا شفاخانہ نزدیک ہو وہان بھیجا کرین ــ کچھ عرصہ پہلے افسر چندواجی نے ایک نعش امتحان کے لئے چوموں بھیجی سوار ہمراہی نعش نے بیرون دروازہ شہر آکر نعش کے دیکھنے کے واسطے ہاسپٹل اسسٹنٹ سے کہا اور کوئی اطلاع ندی بلکہ بیگاری نعش کو چھوڑ کر چلے گئے کہ ڈاکٹر یا ٹھکانہ چوموں کے آدمی تجہیز و تکفین کرین ــ ڈاکٹر یا کامدار کے نام دیگر چالان ضابطہ بھی نہ تھا ــ نعش کسی حالت مین بغرض القصاف چوموں یا ایسے دیگر شفاخانہ مین بھی بھیجی جاسکتے ہین ــ لیکن تہانہ دار یا دیگر افسران کو نعش بھیجنے سے پہلے ہدایت ہونی چاہئے کہ اول ہاسپٹل اسسٹنٹ اور کامدار کو اطلاع کر دیا کرین اور جب تک پوسٹمارٹم نہو چکے انتظار کرین ــ بعد اختتام پوسٹمارٹم دیکھین کہ نعش وہانسے علیحدہ کیجا کر جہانسے آئی تھی وہان اوس کی تجہیز و تکفین مناسب ہے یا نہین اگر خاص وجوہات کے سبب سے یہہ بات منظور ہے کہ فوراً ہی داغ یا دفن کیا جاوے تو جو اس کام مین خرچ ہو وہ خرچہ ادا کرین اور ورثائے جائز سے دلوادین ــ تمام ہاسپٹل اسسٹنٹ شفاخانجات جے پور کو ہدایت کردی گئی ہے کہ امتحان نعش ہائے وغیرہ کی بابت جملہ افسران راج کے تحریر کی تعمیل بلا عذر کرین ــ راج تہانہ داران کو لکھوادین کہ نعش کے ساتھ معتبر اور ہوشیار شخص کو بھیجا کرین جو اپنی ذمہ داری سے حسب مندرجہ بالا کارروائی کرادے فقط ــ جسپر گیرائی اور کوتوالی اور نیز ٹھکانہ چوموں سے دریافت کرنے کے بعد یہہ تجویز ہوئی

ہوا کہ علاوہ اون لوگون سے جو گوت ماروا ڑہ و کھیرواڑہ و گوڈواڑہ مین ہین اور اون
سے ہی واسطے قید حاضری و آمدورفت ٹکٹ و انتظام کاشت وغیرہ کے لگایا جانا ڈاکٹ رزیڈنسی
مورخہ ۱۹ ر اکتوبر سنہ ۹۲ء نمبری ۲۵۰۲ درج ہے اور گوت کے موگیہ و باوریہ بھی ماخوذ
ہین فوجداری نے نقل ڈاکٹ رزیڈنسی کی منگا کر دیکھی اور بعد دریافت حالات ضروری کے
محکمہ عالیہ صیغہ عدالتین کو اطلاع دی ہے کہ منجملہ ۱۲ ماخوذین کے پانچ رہا ہو چکے ہین نفر دیگر
جرایم مین ماخوذ ہین اون کی نسبت بحث کی ضرورت نہین اور تین آسامی ان ہی ہر سہ گوت
سے مطلوبہ ٹھاکر بہادر سنگھ جی ہین باقی دو آسامی ایک رگہناتھ باوریہ جو نظامت مالپورہ سے
بجرم غیر حاضری سزایاب ہوا ہے جسکی میعاد قید ۲۶ جولائی سنہ ۹۳ء کو ختم ہو گئی دوسرا گردھاری
موگیہ جو جرم مذکورہ بالا مین نظامت سوائی مادھوپور سے چھہ ماہ قید کا سزایاب ہوا اور ۲ ستمبر سنہ ۹۳ء
کو میعاد قید ختم ہو گئی یہ دونون قابل رہائی ہین کہ ہدایات سابقہ مین تشریح گوت نہونے کی وجہ سے بلا لحاظ
گوت کے انکو سزا دیگئی ہے اور آیندہ ہدایت ہونی چاہیے تاکہ بپابندی اوس کی کارروائی
ہوتی رہے چنانچہ کاغذات صیغہ علاقہ غیر سے منگا کر دیکھے گئے تو ڈاکٹ مذکور مین صرف تین گوت مندرجہ
ذیل موگیہ و باوریہ ہی قابل نگرانی قرار دیے گئے ہین مارواڑہ کھیرواڑہ گوڈواڑہ ان کے علاوہ
دیگر گوت کے موگیہ باوریہ بدمشتبہ و قابل نگرانی قرار نہین دیے گئے ہین۔

لہذا فوجداری کو لکھا گیا کہ رگہناتھ باوریہ اور گردھاری موگیہ کو جو ان ہر سہ گوت سے نہین ہین
اور بجرم غیر حاضری میعادی ہو کر ایفائے میعاد کر چکے ہین اونکو رہائی دیدو۔

اور بتعمیم ہدایات سابقہ یہ ہدایت جاری کیجاتی ہے کہ سوائی ہر سہ گوت مندرجہ صدر کے جنکے
واسطے ڈاکٹ رزیڈنسی مین بمنشائے نگرانی و انتظام شغل کاشتکاری وغیرہ درج ہے دیگر گوت
کے موگیہ و باوریہ قید اندراج رجسٹر حاضری و حصول ٹکٹ وغیرہ سے مستثنی سمجھے جاوین
اون سے اس قسم کا کوئی تعرض نکیا جاوے مگر بروقت تحقیقات کے پولیس اور محکمہ
تجویز مین اس بات کی تنقیح اور تحقیق کامل کر لی جاوے کہ کوئی موگیہ و باوریہ ان گوتون
کا اپنا دوسرا گوت ظاہر کر کے بری نہو جاوے۔

فوجداری کو لکھا جاوے کہ جملہ ناظمان اور کوتوالی کو اس کی تعمیل کے واسطے
اطلاع دیدین اور ایک نقل اس ہدایت کی گیرائی مین واسطے اطلاع دہی جملہ افسران
کے بھیجی جاوے اور ایک نقل اطلاعاً اپیل مین اور ٹھاکر بہادر سنگھ جی کے پاس
بھیجی جاوے۔ فقط

(۲۴)

جیل مین نہ بہیجین حوالات فوجداری مین رہین اور محکمہ عالیہ سے منظوری جاے بہ جیسا حکم پہونچے اوس کی تعمیل کرین اور اگر فوجداری کو تجویز سزا مجوزہ ماتحت مین نقص مندرجہ صدر ظاہر ہو کر تجویز درست معلوم ہو تو ملزم کو حسب قاعدہ بنا بر ایفائے میعاد جیل مین بہیجکر ماتحت کو اوس کی اطلاع دیدین ـــ
اور چونکہ نظامت شیخاواٹی اور تورا واٹی مین جیل خانہ موجود ہین اور ملزمان میعاد خفیف کو وہان ہی سزا کا ایفا کرایا جاتا ہے لہذا ہر دو نظامت سے ایسے ۳ ماہ تک سزا یافتہ قیدیون کا نقشہ مرتب ہو کر فوجداری مین آجایا کرے اور فوجداری اوپر حسب مندرجہ صدر لحاظ کر لیا کرین ـــ بنا بر تعمیل اپیل کو لکہا گیا کہ جملہ ناظمان و تحصیلداران با ختیار عدالتین کو اوس کی اطلاع دیدین اور بہ ترسیل نقل فوجداری کو اطلاع دیگئی ـــ فقط

| ۱<br>نمبر شمار | ۲<br>تاریخ منظوری | ۳<br>خلاصہ |
|---|---|---|
| ۲۵ | ۲ جولائی سنہ ۹۴ء | ضمیمہ ہدایات نمبری (۱۴) مورخہ ۱۶ جنوری سنہ ۸۸ء و نمبری (۱۲۸) مورخہ ۲۴ دسمبر سنہ ۸۸ء و نمبری (۷۸) مورخہ ۲۵ مارچ سنہ ۹۰ء بابت نگرانی موگہہ و باوریہ کہ تجہ تین گوت کے باقی قابل نگرانی نہین ہین |

(۲۵)

۴
مضمون

سابق مین ہدایات نمبری (۱۴) مورخہ ۱۶ جنوری سنہ ۸۸ء و نمبری (۱۲۸) مورخہ ۲۴ دسمبر سنہ ۸۸ء و نمبری (۷۸) مورخہ ۲۵ مارچ سنہ ۹۰ء بابت موگہہ و باوریان کے جاری ہو چکی ہین کہ شل نیبون کے یہہ لوگ بھی بذریعہ ٹکٹ آمد رفت کرین اور بصورت غیر حاضری و بلا ٹکٹ آمد رفت کے شل نیبون کے انکو بھی سزا دیجاوے اور انتظام شغل کاشتکاری متعلق ٹھاکر بہادر سنگہ کے رکہا جاوے ـــ
چنانچہ ۱۳ مئی سنہ ۹۴ء کو صیغہ علاقہ غیر سے فوجداری کو لکہا گیا کہ اقوام موگہیہ و باوری جو اس وقت تک جیل مین ہین یا آیندہ ہیدہون اونکی رہائی سے ایک ماہ پیشتر ٹہاکر بہادر سنگہ جی کو اطلاع دیدیا کرین تاکہ بروقت رہائی اونکو شغل کاشتکاری مین لگایا جائے چنانچہ نقشہ ماخوذان موجودہ جیل کا فوجداری سے ٹہاکر بہادر سنگہ جی کے پاس بہیجا گیا تو دریافت

جس پر ڈاکٹر صاحب بہادر نے بہر محکمہ عالیہ کو لکھا اور وقت استفسار نگرانی سے یہ بھی لکھا
آیا کہ وہ نقشہ غرض قیدگی کے واسطے ہے اگر اجازت ہو عام نعشوں کے ساتھ نقشہ بھیجا
جایا کرے ۔

چنانچہ نگرانی کو لکھا گیا کہ جملہ افسران کو ہدایت کردیں کہ جو نعش معائنہ ڈاکٹری کے واسطے
بھیجی جاوے اوس کے ساتھ نقشہ کو بھیجا جاوے ۔ کیونکہ اوس میں ضروری حالات
درج کرنے کے لئے خانہ رکھے گئے ہیں وہ اس ہی واسطے ہیں کہ ڈاکٹر امتحان کنندہ
کو بھی حالات وفات سے آگہی رہے اور اس ہی واسطے ہر نعش کے ساتھ نقشہ کا بھیجا
واجب و ضرور ہے فقط ۔

| ۱<br>نمبر شمار | ۲<br>تاریخ منظوری | ۳<br>خلاصہ |
|---|---|---|
| ۲۴ | ۱۳ر جولائی سنہ ۱۹۲۴ء | جن ملزموں کی نسبت ۳ ماہ تک کی قید تجویز کیجائے تو وارنٹ کے ساتھ نقل روئداد بھی فوجداری میں بھیجی جاوے فوجداری اگر قابل سزاء بید سمجھیں تا بحصول منظوری محکمہ عالیہ سزاء بید دیکر رہائی دیں ۔ |

۴

مضمون:

اکثر مقدمات خفیفہ قابل سزاء بید میں بھی نظامتوں سے باوجودیکہ ناظموں کو
اختیارات جوڈیشل یعنی عدالتیں حاصل ہیں سزاء قید خفیف کی دیجاتی ہے
لہذا اس بارہ میں حسب ذیل ہدایت جاری کیجاتی ہے ۔
ناظم یا تحصیلدار حسب اختیارات خود جب کسی کی نسبت تین ماہ تک کی قید تجویز کرکے
ملزم کو بذریعہ وارنٹ بنا بر ایفائے میعاد جیل میں بھیجیں تو ایسے ملزموں کے ساتھ
نقل روئداد و فیصلہ بھی واسطے ملاحظہ کے فوجداری میں بھیجدیا کریں تاکہ فوجداری
بعینہ نگرانی تجویز مقدمہ کو دیکھکر اگر بعد لحاظ صحت و عمر و قوم و حیثیت وغیرہ امور ضابطہ
کے جیسا کہ ہدایات سابقہ میں درج ہے ملزم کو قابل سزاء بید دیکھیں تو نسبت
ملزم مذکور تجویز سزاء بید کرکے براہ راست بلا توسط محکمہ اپیل کاغذات کو بنا بر
منظوری محکمہ عالیہ میں بھیجدیں اور تا صدور منظوری ملزم کو ایفائے میعاد قید کیواسطے

۴

مضمون

(۲۲)

ایک پرچہ خبر تحصیل ملارنہ کا گذرا جس مین یہ شکایت لکھی ہوئی تھی کہ محرر تھانہ ملارنہ ایک ماہ کی رخصت لیکر گھر گیا تین ماہ ہو گئے ابتک نہین آیا ـ گیرائی سے دریافت کئے جانے پر جواب آیا کہ دو ہفتہ کی رخصت نیابۃ علی محرر کو ملی تھی زان بعد دو ہفتہ کا اضافہ ہوا مگر نامبرده اختتام رخصت منظور شده سے ایک ماہ اور ایک یوم بعد آیا اوس کا تفاوت وضع کیا گیا ہے بہران گیرائی کو لکھا گیا کہ اس طرح سے اختتام رخصت پر ملازمان کے حاضر نہونے سے بہتیے کام کا حرج ہوتا ہے اور پہلے ہدایت ہو چکی ہے کہ افسر و محرر وغیرہ پہلے اپنی ضرورت کو سوچ سمجھکر درخواست کیا کرین تاہم باوجود دیئے جانے اضافہ کے محرر حاضر نہوا اور کام مین حرج رہا یہ درست نہین ہے مناسب تھا کہ اختتام رخصت پر بصورت غیر حاضری اہلکار کے رپورٹ ہو کر کام کا انتظام کیا جاتا ـ آئندہ ایسا بندوبست کر دینا چاہیئے کہ جب رخصت مطلوبہ ختم ہو جاوے اور رخصت گیرنده حاضر نہووے تو فوراً بتقرر عوضی وغیرہ کام کا انتظام کیا جاوے اور بروقت حاضری اوس سے وجہ دریافت ہو کر وجہ تفاوت وغیرہ کی بابت جو مناسب اوس کی نسبت کیجاوے یہ بات مناسب نہین ہے کہ نامبرده کی حاضری کے انتظار مین کچھ انتظام نہو اور جب وہ آوے تو وضع تفاوت کرنے پر اکتفا کیا جاوے ـ فقط

| ۱ | ۲ | ۳ |
|---|---|---|
| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| ۲۳ | ۳۰ جون سنہ ۱۸۹۴ع | جو نقش معائنہ ڈاکٹری کے واسطے بھیجی جائے سب کے ساتھ نقشہ مجوزہ ۲۶ فروری سنہ ۱۸۹۴ع پولیس سے بھیجا جایا کرے |

(۲۳)

۴

مضمون

۲۴ فروری سنہ ۱۸۹۴ع کو حسب تحریر ڈاکٹر صاحب بہادر ایک نقشہ بغرض بھیجنے ہمراہ نعشوں کے جو معائنہ ڈاکٹری کے لئے بھیجی جاوے مرتب و طبع کرایا جا کر بغرض تعمیل گیرائی مین بھیجا گیا تھا ـ مگر افسر تھانہ کی غلط فہمی ہوئی کہ اوس کا تعلق صرف نعش ہائے دنوعہ خودکشی سے ہی سمجھا ـ اور ایک مقدمہ مین نعش بلا نقشہ بھیجی گئی

سوا ہمیری پورا پورا لحاظ رکھا جاوے ۔ فقط

| ۱ نمبر شمار | ۲ تاریخ منظوری | ۳ خلاصہ |
|---|---|---|
| ۲۱ | ۲۵ جون سنہ ۱۹۰۹ء | بہ ضمیمہ فہرست جرایم بابت ایزادی دفعہ (۱۳۹) اقدام جرایم ۔ |

۴

مضمون

فہرست جرایم مین باستثناے بعض جرایم سنگین دیگر جرایم کی اقدام کے بابت کوئی دفعہ درج نہین ہے ۔ ہر جرم کے اقدام کی بابت تو دفعہ قایم نہین ہو سکتی مگر ایک دفعہ عام اقدام جرایم کے واسطے درج ہونی ضروری ہے تاکہ حکام کو بروقت تجویز مقدمات کے سزادہی ملزمان مین آسانی ملے اور مغالطہ نہو ۔
قانون کا منشا یہہ ہے کہ جب قانون نافذ الوقت مین کسی جرم کے اقدام کی کوئی خاص تعین سزا نہ پائی جاوے تو ملزم کو اوس سزا سے جو جرم مذکور کے معین ہو نصف تک سزا دیجاوے ۔ لہذا آخر فہرست جرایم مین ایک دفعہ نمبری (۱۳۹) حسب مضمون ذیل اور ایزاد کی جاتی ہے ۔

| ۱ نمبر شمار | ۲ جرم | ۳ سزا جہانتک ہو سکتی ہے |
|---|---|---|
| ۱۳۹ | کسی جرم کے ارتکاب کا اقدام کرنا اوس صورت مین کہ فہرست جرایم مین ایسے اقدام کی کوئی خاص تعین سزا نہ پائی جاوے | نصف حصہ سزاے اصل جرم تک ۔ |

| ۱ نمبر شمار | ۲ تاریخ منظوری | ۳ خلاصہ |
|---|---|---|
| ۲۲ | ۲۸ جون سنہ ۱۹۰۹ء | ملازمان گرائی جب اختتام رخصت پر حاضر نہون تو فوراً کام کا انتظام کیا جاوے اور حاضر آنے پر مناسب تجویز کیجاوے صرف وضع تفاوت پر اکتفا نکیا جاوے ۔ |

(۲۰)

۴

## مضمون

جن تحصیلدارون کو اختیارات جو و شمل یعنی عدالتین عطا کئے گئے اونکو مقدمات فوجداری
مین ایک ماہ تک کی قید اور لعہ تک جرمانہ یا ہر دو کے اختیارات دئے گئے ہین
اور چونکہ اون کو اختیارات سزائے بید نہین دئے گئے ہین اس لئے وہ لوگ
خفیف خفیف مقدمات مین باختیار خود سزائے قید کر کے ہفتہ ہفتہ دو دو
ہفتہ کے واسطے بھی ملزمان کو ایفائے میعاد کے لئے جیل صدر مین بھیجتے ہین اور
اون خفیف مقدمات مین اکثر ایسے ہوتے ہین کہ جو صرف سزائے بید دی جاکر
ملزمون کو رہائی دینے کے قابل ہین جیسا کہ آج ہی معلوم ہوا کہ تحصیلدار جاکیسونے
چوری للعہ کے جرم مین بھیرون طفلک پندرہ سالہ قوم باہی کو پندرہ یوم قید کا سزایاب
کرکے معرفت فوجداری ستہ کے جیلخانہ بھیجا ہے سو یہہ امر قابل انتظام ہے اور تحصیلدارون
کو اختیار استعمال سزائے بید کا دیا جانا مناسب ہے —

لہذا وہ تحصیلدار جنکو اختیارات عدالتین عطا کئے گئے ہین اون کو ہدایت کیجاوے
کہ اگر بلحاظ حیثیت جرم و نیز عمر و تندرستی ملزم و بلحاظ قوم کے ملزم قابل سزائے بید
ہو تو اوس کی نسبت تجویز سزائے بید کر کے مثل کو مع ملزم کے فی الفور نظامت متعلقہ
مین واسطے منظوری اور اجرائے تجویز کے بھیجدیا کرین ایسے مقدمات مین کہ جو ملزم قابل
سزائے بید ہو ہفتہ دو ہفتہ کی قید تجویز کرنا اور ملزمون کو جالان صدر کرنا
مناسب نہین ہے —

اور ناظمون کو چاہئے کہ جب اسطرح سے مثل مع ملزم کے تحصیل سے پہونچے تو فوراً
اوس کو سماعت کر کے حیثیت جرم و صحت و عمر و قوم ملزم پر غور کرنے کے بعد اگر سزائے
بید مناسب معلوم ہو تو اوس کو بید لگا کر رہائی دین اور مثل کو تحصیل مین واپس بھیجکر
اطلاع لکھدین اور اگر کسی وجہ سے بید کی سزا نامناسب معلوم ہو تو اوس کی وجہ
درج کر کے تجویز جرمانہ یا قید کے جیسے کہ مناسب ہو صادر کر کے اوسکا اجرائے ضابطہ کرین۔ اور پیشتر بذریعہ
ہدایت ۲۸ جنوری سنہ ۱۸۸۴ع محکمہ فوجداری کو اور بذریعہ ہدایت ۳۱ جنوری سنہ ۱۸۸۷ع اور ۲۶ جنوری سنہ ۱۸۸۹ع
ناظمونکو اختیارات سزائے بید دئے گئے ہین اور ہدایت ۲۸ جنوری سنہ ۱۸۸۴ع مین نسبت اختیار سزائے بید کے یہہ
قید لگائی گئی ہے کہ خفیف مقدمات فوجداری مثل چوری و نمک سازی و عدم موجودی سرٹیفکٹ [illegible]
مین بلحاظ حیثیت مقدمہ و تندرستی و حیثیت قوم ملزم کے سزائے بید جو مناسب ہو دیجاوے

| ۱ | ۲ | ۳ |
| --- | --- | --- |
| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| ۱۹ | ۲۰ جون سنہ ۱۸۹۴ع | ۸ سال تک کے طفلان ناخواندہ جیل کے بیڑی نہ ڈالی جاوین صرف شناخت کے واسطے ایک کڑہ پانون مین ڈالدیا جاوے ۔ |

۴

مضمون

جب کبھی کوئی طفل نابالغ کسی مقدمہ مین سزایاب قید ہوتا ہے تو جیل مین پہونچنے پر اوسکے بھی پیرون مین بیڑی ڈالی جاتی ہین جو بالکل نامناسب اور ناجائز امر ہے ۔ جیسا کہ حال مین بھی ناظم ہندون نے ایک خفیف سرقہ کے مقدمہ مین مسمی انگنو طفلک عمر تخمینا آٹھہ سال کو ایکسال قید کا سزایاب کر کے جیل مین بھیجدیا اور سپرنٹنڈنٹ جیل نے اوسکے جولان ڈالین اور وقت دریافت اس کی بابت کوئی ہدایت ہونا لکہا ۔
نظر برین سپرنٹنڈنٹ جیل کو لکہا جاوے کہ آیندہ جب کوئی طفل ۸ سال تک کا جیل مین انقضائے میعاد کے واسطے آوے تو اوس کے پانون مین بیڑی نہ ڈالی جاوین ۔ صرف شناخت کی غرض سے ایک ایک کڑہ پانون مین ڈالدیا جاوے اور محض عمر مندرجہ وارنٹ پر بھی اطمینان نہین کرلینا چاہئے بلکہ خود بھی دیکھکر اور ڈاکٹر کو دکھلا کر بحصول سارٹیفکیٹ ڈاکٹر اوس کی عمر کا اطمینان کرلینا مناسب ہوگا ۔ کیونکہ اس ہی کلہ اسکی عمر وارنٹ مین ۱۰ سال درج ہے جو در اصل آٹھہ سال سے زاید نہین تھا اور فوجداری کو بھی اطلاع تحریر ہو کر لکہا جاوے کہ بوقت بھیجنے جیل کے ایسے طفلان نابالغ کی عمر جرایم کی حال بغور کرلیا کرین ۔ فقط

| ۱ | ۲ | ۳ |
| --- | --- | --- |
| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| ۲۰ | ۲۲ جون سنہ ۹۴ء | ہدایات سابقہ متعلقہ بیدزنی بر لحاظ کرکے خفیف مقدمات مین وہ تحقیقات جن کو ناظم عدالتین عطا کئے گئے ہین ملزمون کی نسبت تجویز سزا بید کرکے تابر منظوری ملزم کو موشل نظامت مین بھیجدیا کرین ۔ |

(۱۹)

| ۱ | ۲ | ۳ |
| --- | --- | --- |
| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| ۱۸ | ۱۸ جون سنہ ۱۸۹۳ع | افسران تہانہ اظہار ملزمان اقبالی بغرض تصدیق تحصیلدار وغیرہ کے روبرو پیش کریں تو اوس کا حال اور تصدیق کرنے نکرنے کا ذکر درج روزنامچہ کردیا کریں — |

۴

مضمون

جنرل سپرنٹنڈنٹ گیرائی نے بذریعہ کیفیت ۲۰ ستمبر سنہ ۹۲ء مع حوالہ رپورٹ افسر آسلپور تحصیلدار کالکہ کی شکایت لکہی تہی کہ نظامت تو تہانہ آسلپور سے فاصلہ پر واقع ہے تہانہ دار نے ایک مقدمہ کے ملزم اقبالی کا بیان تحصیلدار کالکہ سے تصدیق کرانا چاہا تو تحصیلدار نے بیان کو تصدیق نہیں کیا —

تحصیلدار سے اس کا حال دریافت کیا گیا تو جواب مین اوس نے یہ لکہا کہ مجہ سے افسر نے بنابر تصدیق اظہار نہیں کہا اگر کہتا تو مین ضرور اظہار ملزم تصدیق کردیتا — اور تحریر گیرائی سے یہ بہی ظاہر ہوا کہ ایسا حال درج روزنامچہ تو نا بہی نہین ہے —

اندرین صورت برائے آیندہ اس کا یون انتظام ہونا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ گیرائی سے جملہ افسران تہانہ جات کو مطلع کیا جاوے کہ جب کسی ملزم کا اظہار لیکر بنابر تصدیق کسی افسر بالادست یا تحصیلدار کے سامنے پیش کیا کرین تو اوس اظہار کو بذریعہ رپورٹ پیش کیا کرین اور یہ حال درج روزنامچہ بہی کردیا کرین کہ افسر بالادست یا تحصیلدار نے اوسکی تصدیق ضابطہ کی کہ نہین کی تاکہ ہر بحالت نکرنے تصدیق کے ایسا عذر جو تحصیلدار نے اس مقدمہ مین کیا آیندہ کوئی افسر بالادست یا تحصیلدار نکر سکے —

گیرائی کو بغایت تعمیل اور تحصیلدار کو اطلاع تحریر ہو —

تہانہ دار راجکوٹ سے کے داغ یا بجوز کے بعد دلوایا سو پانچ پانچ چار چار روز تک نعش کو ڈالے رکہنا اور درخت مین لٹکوا دینا نامناسب کارروائی معلوم ہوتی ہے سو بعد تحقیقات راج حکم مناسب دینگے ۔

چونکہ قبل ازین ڈاکٹر صاحب بہادر نے اس ہی انتظام کی بابت لکہا تہا اور گرائی سے دریافت کیا گیا تہا تو معلوم ہوا کہ پہلے اطلاع اس وقوعہ کی ٹہکانہ مین ہو کر پہر تہانہ راجکوٹ جاتی ہے راج مین جو اودیپارہ سے پندرہ کوس ہے ہوتی ہے اور افسر روانہ ہو کر آتا ہے اس مین تین چار روز لگ ہی جاتے ہین ۔ علاوہ اودیپارہ مین صرف ایک تہانہ راجکوٹ مقدمات سنگین کے واسطے راج سے مقرر ہے خفیف مقدمات کا ٹہکانہ کو اختیار ہے پس بجز اس کے کہ جہانتک ممکن ہو جلد اطلاع دہی وقائع ہی موقع کے تاکیدی احکام جاری ہون معاملہ پہونچکر کارروائی ہونے مین مجبوری ہے ۔

چونکہ یہ امر واقعی نازیبا اور قابل انسداد ہے ۔ نعش کا تین چار روز تک رکہا رہنا اور درخت مین لٹکوایا جانا جو بغرض حفاظت جانوران کیا جاتا ہے نامناسب امر ہے اور بوجہ فاصلہ سے ہونے تہانہ راج کے یہ امر بہی ممکن نہین کہ فی الفور اس کی کارروائی تہانہ دار راجکوٹ کر سکے اس کو اطلاع ہونے اور اودیپارہ آنے تک تین چار روز کا عرصہ گذر جانا لابدی امر ہے اس لئے مناسب ہے کہ جب اس قسم کی اطلاع ٹہکانہ مین پہونچے افسر ٹہکانہ نعش کا صورت حال صحیح اور مفصل حسب قاعدہ شہادت ضابطہ مرتب کر کے نعش کو امتحان ڈاکٹر کے پاس بہیجدیا کرے اور جب ڈاکٹر بعد پوسٹمارٹم کے نعش کو بنابر داغ بہیجے یا اوس کی داغ دہی کے واسطے ٹہکانہ کو لکہے تو اوس کو داغ دلا دیا جایا کرے ۔ اور چونکہ اطلاع اس کی وقت آمد رپٹ کے بہی ٹہکانہ سے حسب قاعدہ تہانہ راجکوٹ مین دیجائیگی لہذا جب افسر بنا بر تحقیقات کے پہونچے تو وہ فرد صورت حال اور فرد پوسٹمارٹم اوس کو دیدیجاوے کہ وہ حسب ضابطہ تکمیل مثل کر کے نظامت مین بہیجدیگا اور افسر راجکوٹ کو مناسب ہے کہ بمجرد رپٹ پہونچنے کے جس طرح سے کہ اب تک ہوتا موقع ہوتا تہا تحقیقات کے واسطے جلد جایا کرے توقف نکیا کرے ۔ اس صورت مین یہ نقص رفع ہو جاوے گا اور کارروائی ضابطہ مین بہی کچہ حرج واقع نہوگا ۔ گرائی اور منصرم اودیپارہ کو تعمیل کے لئے لکہا جاوے ۔

(۱۶)

| ۱ | ۲ | ۳ |
|---|---|---|
| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| ۱۶ | ۱۲ ؍ جون سنہ ۱۹۰۳ع | مویشی لاوارث کا بوجہ ضعیفی ولاغری اگر کوئی خریدار نہ ہو تو بیڑ مین چھوڑ کر اطلاع محکمہ عالیہ کو دیدیجائے |

۴

مضمون

جو مواشی بعینیہ لاوارث تحصیلات و تھانتون مین آتے ہین اون کی بابت حسب قاعدہ اشتہار حاضری وارث کے واسطے جاری ہوکر بصورت نہ حاضر ہونے وارث کے نیلام کیے جاتے ہین مگر بعض مویشی ایسے لاغر یا ضعیف ہوتے ہین کہ اونکا کوئی خریدار نہین ہوتا ایسی صورت مین ماتحت سے محکمہ عالیہ مین اوس کی بابت درخواست آتی ہے اور تا پہنچنے حکم کے اوس کو راج سے خوراک بدستور دیجاتی ہے اوس مین روپیہ راج کا ناحق صرف ہوتا ہے ۔

پس ایسا مناسب ہے کہ جب مدارج ضابطہ کارروائی اور کوشش نیلام کی طے ہوجاوے اور کوئی شخص کسی قیمت پر بھی ایسے مویشی کا خریدنا منظور نکرے تو بانتظار حصول اجازت اوس کو دواخانہ مین رکھکر خوراک کا دیا جانا مناسب نہین ہے بلکہ اوس کو کسی بیڑ وغیرہ چراگاہ مین چھوڑ دینا چاہیے اور اطلاع اس کی محکمہ عالیہ کو لکھدینی کافی ہے سرداران اپیل کو لکھا جاوے کہ جملہ ماتحتون کو اس کی تعمیل کے واسطے اطلاع دیدین ۔ فقط

(۱۷)

| ۱ | ۲ | ۳ |
|---|---|---|
| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| ۱۷ | ۱۷ ؍ جون سنہ ۱۹۰۳ع | نعش لاوارث کی فرد صورت حال افسر پولیس او تیارہ مرتب کر بعد معائنہ کرانے ڈاکٹر کے اجازت داغ دیدیا کرے آئندہ افسر ماتحت کی نعش کو نہ بھیجے |

۴

مضمون

ڈاکٹر صاحب بہادر نے بذریعہ کیفیت ۸ ؍ جون سنہ ۱۹۰۳ع لکھا کہ ہیڈ ڈاکٹر او تیارہ نے حسب رقعہ تھانہ دار تھکانہ ایک عورت لاوارث کی نعش کا امتحان کر کے رقعہ دلوانے داغ کا بھیجا مگر داغ نہین دیا گیا اور نعش کو موافق پہلے کے درخت مین لٹکوا دیا ۔ بعدازین

اور ایک گٹھری متعلقہ نظامت دستیاب ہوئے - نتیجہ تحقیقات سے ظاہر ہوا کہ ملازمان جنگل مین کچھ اتفاقیہ آگ لگی اور مردان کے آنے تک چند گھر جلے اور چار راس مندرجہ صدر صدمہ آتش سے مرگئے - افسر ضلع نے مثل مرتب کر کے مثل مقدمات غرقیدگی و حرقیدگی اتفاقیہ معہ دو ورقہ تجاویز کے نظامت مین بھیجی -

ناظم جی نے بوجہ امر اتفاقیہ مقدمہ کو تو خارج کیا مگر لکھا کہ ایسے مویشیون کے جل کر مرنے کی مثل مرتب ہوتے ہمنے کبھی نہین سنا اس لئے ایسی مثلین بنانی درست نہین ہین صرف بطور رپورٹ افسر کو لکھنا چاہیئے مرگ انسان ہو تو بھی ایسی مثل بنانے کی ضرورت نہین کہ آگ تین اتفاقیہ جلائی ہان اگر کسی نے کچھ کارسازی کر کے انسان کو جلا دیا ہے تو بیشک مثل بنکر پوری تحقیقات ہونی چاہئے - پولیس کو جل جانیکی مثل بنانا درست نہین -

سرداران اپیل نے بھی اخراج مقدمہ سے اتفاق کر کے برلئے آئندہ اپنی یہ بھی رائے لکھی ہے کہ البتہ اگر آتش زدگی اتفاقیہ مین مویشی جل جاوے تو مثل کا مرتب ہونا ضرور نہین مگر اس مین یہ صورت مستثنی رہے گی کہ آتش زدگی سے کسی کا نقصان کثیر ہو جاوے اور آگ لگانے کا اشتباہ کسی کی نسبت ہو ایسی مثل بہر حال مرتب ہوگی اور مرگ انسان کی تو ہر حالت مین مرتب ہونی چاہئے -

چونکہ یہ رائے سرداران اپیل کی درست پائی جاتی ہے قاعدہ اور عمل درآمد اسطرح نہ ہے اور آیندہ کے واسطے بھی یہی بات مناسب ہے کہ آتش زدگی اتفاقیہ کی رپٹ پلس مین ہو اگر اوس مین کسی کی نسبت کوئی امر شبہہ ظاہر ہو تو مثل مرتب ہو کر نظامت مین بھیجی جاوے ورنہ خواہ مخواہ بلاوجہ مثل مرتب ہونا کچھ ضرور نہین ہے نہ مویشی کے جل جانے سے تحقیقات بلاوجہ لازم آتی ہے البتہ اگر کوئی شخص کسی کی نسبت دعویدار ہو تو اوس کی تحقیقات بہر حال لازم ہی ہے اس مین کسی ہدایت کی ضرورت نہین ہے آتش زدگی اتفاقیہ مین وفات انسان ہو تو ایسے مقدمات کی مثل مرتب ہو کر مثل مقدمات غرقیدگی و حرقیدگی اتفاقیہ کے محکمہ عالیہ تک بغرض ملاحظہ و منظوری کے آنا مناسب ہے -

لہذا یہ ایسی مثل سرداران اپیل کو اطلاع لکھی جاوے اور تحریر ہو کہ معرفت گیرائی کے جملہ افسران تھانجات کو بھی اس سے مطلع کردین اور جملہ ناظمون کو بھی اس سے اطلاع دیدین -

(۱۳) عذر ہو تو اوس کا تصفیہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کو بلا کر کرالیا جاتا ہے ۔
مگر دو بین و لاحیت مقدمات ایسے پیش ہوئے کہ جن مین افسران پلس نے اس معاملہ کو طے نہین کیا اور گول مول کارروائی درج کاغذات کرکے مثل بہیجدی ۔ جسپر فریقین کو بہت کچھ بحث وحجت کا موقع ملا اور تصفیہ مقدمات مین بہت دقت ہوئی ۔
لہذا اگر اوئی کو لکہا جاوے کہ جملہ افسران پلس کو برائے آیندہ ہدایت کردین کہ جب کسی موقع پر سراغ کی بابت کسی کو کوئی عذر ہو تو اوس کا تصفیہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کو بلا کر وقت پر معاملہ طے کر لیا جاوے ناقص و ناتمام کارروائی نہ چھوڑی جائے اگر پھر بھی کسی کی طرف سے اسکے خلاف دیکہا گیا تو اوس کی نسبت تدارک معقول کیا جاوے گا فقط ۔

| ۱ | ۲ | ۳ |
|---|---|---|
| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| ۱۴ | ۱۳ رمئی سنہ ۱۹۰۳ء | عطائی اختیارات بیدزنی لچھمن نراین جی ناظم مالپورہ ۔ |

(۱۴)

۴

مضمون

سرداران اپیل مے بذریعہ کیفیت ۷ رمئی سنہ ۱۹۰۳ء بعد ملاحظہ کارروائی مرافعجات مقدمات منفصلہ ناظم جی مالپورہ درخواست کی کہ کارروائی سال گذشتہ نظامت حی اوسط درجہ پر ہے اور ناظم جی اختیار سزائے بید کی درخواست کرتے ہین ہمارے نزدیک اس مین بظاہر کوئی حرج معلوم نہین ہوتا ۔ اگر راج مناسب سمجھین ناظم کی درخواست کی منظوری بہجوادین ۔
لہذا مثل دیگر ناظمان کے لچھمن نراین جی ناظم مالپورہ کو بھی اختیارات استعمال ضرب بید کے عطا کئے گئے

| ۱ | ۲ | ۳ |
|---|---|---|
| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| ۱۵ | ۲۳ رمئی سنہ ۱۹۰۳ء | آتش زدگی اتفاقیہ مین اگر کسی کی نسبت دعوی و شبہ نہو یا جان انسان کا نقصان نہوا ہو تو محض مویشی کے نقصان ہو جانے پر ترتیب مقدمات کی ضرورت نہیں ہے |

(۱۵)

۴

مضمون

ایک مقدمہ آتش زدگی اتفاقیہ بموضع مدن پورہ وجل کر مرجانے دو گاو میش اور ایک پاڑہ

| ۱ نمبر شمار | ۲ تاریخ منظوری | ۳ خلاصہ |
|---|---|---|
| ۱۲ | ۱۲ر مئی سنہ ۱۸۹۳ء | ضمیمہ ہدایت نمبری (۸۳) مجریہ ۳۱ر جولائی سنہ ۱۸۹۲ء دربابت تکمیل اعمالنامہ ملازمان گرائی۔ |

۴

مضمون

چونکہ سابقًا کوئی ایسا ذریعہ نہین تھا کہ جس سے وقت ضرورت حال کارروائی افسران و محرران وغیرہ ملازمان پلس کا معلوم ہو سکے لہذا ۳۱ر جولائی سنہ ۱۸۹۲ء کو ہدایت نمبری (۸۳) اندرین باب مفصل جاری کی گئی۔ اور اندراج اعمال افسران و محرران و ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ وانسپکٹران کے واسطے گرائی مین کتاب اعمال نامہ بنوائی گئی۔

لیکن ارہوا جو چند مقدمات مین نقل اعمالنامہ افسر یا محرر کے منگا کر ملاحظہ کئے گئے تو اوس سے بجز تاریخ تجویز اور تعداد جرمانہ نسبتی ملازم مذکور کے کچھہ مفصل حال معلوم نہو سکا اور جس غرض سے یہہ ہدایت جاری ہوئی تھی اوس کا کچھہ نتیجہ حاصل نہوا۔

لہذا بضمیمہ ہدایت گرائی کو لکھا جاوے کہ باوجود اجرائے ہدایت کے جو تعمیل احتیاط سے نہین ہوئی یہہ بات قابل افسوس ہے اب آیندہ بہت احتیاط سے مفصل حال نقص کارروائی کا جو جس کی جانب سے ظاہر ہو وہ وقتاً فوقتاً درج اعمالنامہ ہوتے رہنے کا کامل انتظام کر دین اسی طرح حالات حسن کارگذاری بھی درج کیجاوین اس طرح گول مول حال درج نکیا جاوے کہ جس سے آیندہ کچھہ نتیجہ نہین نکلتا فقط۔

| ۱ نمبر شمار | ۲ تاریخ منظوری | ۳ خلاصہ |
|---|---|---|
| ۱۳ | ۱۳ر مئی سنہ ۱۸۹۳ء | سراغ برآری مین کسی موقع پر کسیکو عذر ہو تو ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کو بلا کر افسران پولیس اوسکا تصفیہ کرالیا کرین |

۴

مضمون

قاعدہ سراغ برآری کا یہہ ہے کہ جب کھوج روان ہو کر دوسری حد مین پہنچین تو باضابطہ رسید دیکر وہان سے آیندہ جاری کئے جاتے ہین اور اگر کسی کو اوس تلین

(۱۰) جس پر جواب مین گرانی کو لکھا گیا کہ منشاے ہدایات بابت نگرانی از گرانی یہہ نہین ہے کہ کبھی سرزد ایسے موقع پر بے ضرورت بھی جاکر معاینہ نعش کا کیا کرے بلکہ منشا اوس کا یہہ ہے کہ اگر کسی مقدمہ مین پلس کی جانب سے معاینہ نعش کی بابت غفلت یا فروگذاشت پائی جائے تو ہدایت اور تدارک مناسب کیا جاوے —

رہا علی العموم معاینہ کرانا نعش کا اوسکی بابت جب باطمینان تمام معاینہ نعش اور تحقیقات موقع سے افسر یا محرر تحقیقات کنندہ کو ثابت ہوجاوے کہ نعش کسی قسم سے مشتبہ نہین ہے اور مرگ معمولی ہے مگر بوجہ لاوارثی وغیرہ بموجب قاعدہ اس کی تحقیقات کیجاتی ہے تو ایسی حالت مین اجازت وارث کی ویدیا جانا ممنوع نہین ہے — مگر تحقیقات کنندہ ذمہ وار اسبات کا ہے خیال کیا جائے گا کہ اگر بعد مین وفات متوفی مشتبہ ظاہر اور ثابت ہوگی تو علاوہ ملزمان مقدمہ کے تحقیقات کنندہ بھی مستوجب تدارک کا ہوگا اور مقدمات مرگ غیر معمولی غرقیدگی وغیرہ مین حسب ہدایات معاینہ نعش کا کرایا جاوے

| ۱ | ۲ | ۳ |
|---|---|---|
| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| (۱۱) ۱۱ | یکم مئی ۱۸۹۹ء | آسامیان چالانی کا جو تہانہ جات مین بھیجی جاوین انتظام زادراہ بحساب ایک آنہ یومیہ نظامتون سے کردیا جایا کرے |

۴

مضمون

جو آسامیان کہ نظامتون سے تہانہ جات مین چالان کے لئے جاتی ہین باوجودیکہ نظامت سے تہانہ کا اتنا فاصلہ ہو کہ ایک روز یا دو روز مین چالان آسامی کا وہان پہونچے نظامتون سے انکی زادراہ کا کچھہ انتظام نہین کیا جاتا اور آسامی بھوکی رہتی ہین یہ بات نامناسب ہے —

لہذا یہہ ہدایت جاری کیجاتی ہے کہ جب چالان آسامی کا ایسے تہانہ کو کیا جاوے کہ جہان ایک روز یا دو روز مین آسامی پہونچے تو فی آسامی ایک آنہ یومیہ کے حساب سے اونکی زادراہ کا بندوبست کردیا جاوے آیندہ ایسا نہووے کہ بوجہ نہونے انتظام خوراک کے آسامی بھوکی رہے —

کو جو آدمی مویشی مول لیوین اون لوگون سے جو ذات کے غارت گر ہون یا صحبت مین غارت گرون کے رہتے ہون اون کو لازم ہے کہ جب مویشی اون کو پہنچاوے ایک دستاویز تہانہ دار کی یا اوس گاؤن کے پٹیل کی جہان بھیجنے والا رہتا ہے اس مضمون کی لکہا لیوین کہ اوس بھیجنے والے کو اختیار اوس کے بیچنے کا ہے اگر اس احتیاط مین قصور کرین گے تو گمان کیا جاوے گا کہ اونہون نے جان بوجھہ کر چوری کی چیز خریدی ہو ۔

چنانچہ اس ہدایت کے بارہ مین حسب تحریر محکمہ نزدیک نمبری محولہ کیفیت عدالت فوجداری راج الور صیغہ علاقہ غیر سے بترسیل نقل دفعہ مذکور جملہ ناظمان اور اہل فوجداری و گرائی کو لکہا گیا کہ اس کے موافق عمل درآمد رہنے کا انتظام کر دو ۔ حط

| ۱ | ۲ | ۳ |
|---|---|---|
| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| ۱۰ | ۲۵ مارچ سنہ ۱۸۹۴ء | ضمیمہ ہدایات ۲۸ مئی سنہ ۱۸۹۳ء (۴۲) و ۲۵ نومبر سنہ ۱۸۹۳ء نمبری (۸۶) درباب معائنہ ڈاکٹری نعش غرقان وغیرہ |

۴

## مضمون

تحقیقات مقدمات غرقیدگی و فوتیدگی مین بعد ملاحظہ نقص کارروائی ہائے تہانجات ۲۸ مئی سنہ ۱۸۹۳ء کو معرفت گیرائی کے تہانہ دارون کو ہدایت کی گئی تہی کہ جب معمولی فوتیدگی نہو تب نعش کا معائنہ ڈاکٹری ضرور کرانا چاہئے ۔

مگر جب اس کی پوری پوری تعمیل تہانہ دارون کی جانب سے نہین دیکہی گئی تو ۲۵ نومبر ۱۸۹۳ء کو گیرائی کے نام یہہ ہدایت جاری ہوئی کہ افسران تہانجات کو مکرر تاکید تعمیل ہدایات مجریہ سابق کی کر کے تعمیل کرائی جاوے ۔ اور گیرائی سے اس کی نگرانی رکہی جاوے جس کی جانب سے عدم تعمیل ظاہر ہو اوس کی نسبت تجویز مناسب عمل مین آوے ۔

اس پر جنرل سپرنٹنڈنٹ گیرائی نے حسب تجویز نائب خود کیفیت ۱۳ مارچ سنہ ۱۸۹۴ء کے ذریعہ سے یہہ تحریر کیا کہ عام مواقع پر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹون کا پہنچنا غیر ممکن ہے اس کا حصر افسرون کی ذات پر رکہا جانا مناسب ہے اور افسرون کو یہی ہدایت ہونی چاہئے کہ عموماً غرقیدگی کی نعش کو معائنہ ڈاکٹری کے لئے بہیجا کرین اور جو معمولی فوتی سادہو گداگر وغیرہ رعایا کی ہو اور بیان ذمہ داران دیہہ وغیرہ سے بہی معمولی فوتی ثابت ہو جاوے تو بغیر معائنہ ڈاکٹری داغ دلا دیا کرین ۔

| ۱<br>نمبر شمار | ۲<br>تاریخ منظوری | ۳<br>خلاصہ |
|---|---|---|
| (۸) ۸ | ۲۸ فروری سنہ ۱۸۹۴ع | ضمیمہ ہدایت نمبری (۱۱۵) سنہ ۱۸۹۰ع و (۱۸) سنہ ۱۸۹۲ع بابت مقدمات نسبتی ملزمان مفرور و منسوخی خانہ نہم نقشہ مذکور |

۴

مضمون

ہدایت نمبری (۱۱۵) سنہ ۱۸۹۰ع جو بابت اشتہار ملزمان مفرور کے جاری ہوئے اور اوس مین ایک رجسٹر رکھنے کی بھی ہدایت کی گئی اوس نقشہ کے خانہ نہم مین یہہ عبارت درج ہے کہ کس کس تاریخ کو بابہ گرفتاری تاکید لکھی گئی۔ اوس کے بعد جو ہدایت نمبری (۱۸) سنہ ۱۸۹۲ع جاری ہوئی اوس مین یہہ بات درج ہوئی ہے کہ جب فروری کارروائی ختم ہو چکے تو مقدمہ طے کیا جاوے گا اور ملزم مفرور کی نسبت پلیس کو اطلاع دیجاوے گی اور پلیس اوس کے گرفتاری کی ہمیشہ کوشش رکھے گی اور ہر ایک تہانہ مین مفروران کا رجسٹر مرتب رہا کرتا ہے اوس کے بموجب تعمیل کرنی چاہیے۔

اب سرداران اپیل استصواب کرتے ہین کہ اس صورت مین خانہ نہم ہدایت نمبری (۱۱۵) سنہ ۱۸۹۰ع نقشہ سے منسوخ کردیا جاوے۔

چونکہ اجرائے ہدایت نمبری (۱۸) سنہ ۱۸۹۲ع سے خانہ نہم ہدایت نمبری (۱۱۵) سنہ ۱۸۹۰ع کا ٹھیک قابل منسوخی پایا جاتا ہے لہذا سرداران اپیل کو جواب مین لکھا جاوے کہ اسکے منسوخ کرنیکی اطلاع جملہ ماتحتان کو دیدین فقط۔

| ۱<br>نمبر شمار | ۲<br>تاریخ منظوری | ۳<br>خلاصہ |
|---|---|---|
| (۹) ۹ | ۷ مارچ سنہ ۱۸۹۴ع | جو آدمی کہ قوم غارت گران یا ہم صحبت غارتگران سے مویشی خریدے تہانہ دار یا پٹیل دیہہ بائع سے تحریر لکھالے کہ بائع مجاز اس کے فروخت کا ہے۔ |

۴

مضمون

دفعہ (۹) تتمہ حرف (ب) دستور العمل پنچایت مطبوعہ سنہ ۱۸۸۱ع کا یہہ مضمون تھا

اشتہار کارروائی نیلام کی ہو کر زرنیلام بصیغہ لاوارثی جمع راج مین ہوتا ہے اور جو کوئی وارث قبل از اختتام میعاد حاضر آجاتا ہے تو اوس سے چرائی مقررہ وصول ہو کر مال اوس کے سپرد ہو جاتی ہے — ایسی راسون کی چرائی کے واسطے اگر نظامتون کی بجٹ مین رقومات درج ہین اور بعض بعض نظامتون اور جملہ تحصیلات کی بجٹ مین جنکو اختیارات جوڈیشیل حاصل ہین رقم چرائی کی درج نہین ہے — پہلے کوئی نقشہ ایسا نہین آیا تھا کہ جس سے معلوم ہو کہ کس قدر چرائی راج سے صرف ہوئی اور کیا زر چرائی نیلام جمع سرکار ہوا و سمبر سنہ الیہ مین ایسے نقشجات کے منگانے کا حکم جاری کیا گیا تو بعض نظامتون کے نقشجات آمدہ سے ظاہر ہوا کہ وہان یہہ طریقہ جاری ہے کہ مودی سے خوراک مویشی دلائی جاتی ہے اور جب وارث سے وصول ہو یا نیلام ہو تو زرنیلام سے زر چرائی مودی کو دیا جاتا ہے باقی روپیہ راج مین جمع کیا جاتا ہے — اسمین بظاہر دو نقص پائی جاتے ہین —

اول یہہ کہ ایسی بالا بالا حساب رکھنے سے جو شخص کہ اس کام کو کرے اوس کو موقع تغلب اور تصرف کا مل سکتا ہے —

دوسرے کسی جگہہ کچھہ اور کسی جگہہ کچھہ طریقہ ہونے سے سب جگہہ یکسان کارروائی نہین رہتی اور نقشہ لگایا جانا قرار دیا گیا ہے — اوس کے جانچ پڑتال کمی و بیشی کی اچھی طرح نہین ہو سکتی لہذا انسب ہے کہ معرفت سرداران اپیل کے جملہ ناظمون کو جنکی ہان اسطرح بالا بالا مودی سے داد و ستد کا طریقہ جاری ہے اور رقم چرائی درج بجٹ نہین ہے اور نیز اون تحصیلدارون کو کہ جنکو اختیارات جوڈیشیل عطا کئے گئے ہین اطلاع دیجاوے کہ آیندہ اس طریقہ کو بند کرین اور جس قدر صرفہ خوراک مین ہو وہ حسب قاعدہ روزمرہ چٹھی ہو کر کھڑانہ سے دیا جاتا ہے اور اختتام ماہ پر اوس کی درخواست منظوری معہ نقشہ کے جسمین بموجب ہدایت تجویز ماہ دسمبر سنہ [illegible]ع حالات درج کئے جاتے ہین بھیجا کرین —

جب منظوری ہو کر روپیہ جاوے جمع کر لیا جاوے اور بجٹ پر سال آیندہ مین دو تین سال گذشتہ کا حساب صرفہ خوراک دیکھکر اوس کے اندازہ سے بجٹ مین رقم درج کر دی جاوے فقط —

(۵) مجمع کو نہو نے وے اور کوتوال اون کو ہدایت استغاثہ محکمہ مجاز کو کے علیحدہ کر دے اور کسی دست اندازی کا پولیس کو اختیار دیا جانا مناسب نہین ہے بموجب ہدایت سابقہ تعمیل ہوتی رہے —

| ۱ | ۲ | ۳ |
|---|---|---|
| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| ۶ | ۱۰ فروری ۱۸۹۵ء | جس مجوز کو سزا بید کے اختیارات نہین ہین اوسکو یہہ سزا ہی تجویز نہین کرنی چاہیئے اور شام سندر لال ناظم گنگاپور کو اختیارات سزا بید عطا کیے جاوین — |

۴

مضمون

شام سندر لال جی ناظم گنگاپور کو اختیارات سزاے بید حاصل نہین تھی سرداران اپیل نے بحوالہ اون کی تجویز کے لکھا کہ جب مقدمات مین سزاے بید تجویز کیجاتی ہو ملزم کو انجای سزا کے واسطے فوجداری مین بہیجا جاتا ہے اس مین آمدرفت وغیرہ کی دقت ہوتی ہے ناظم جی کو اختیارات سزاے بید ہونے چاہیئے —
لہٰذا ناظم جی گنگاپور کو مثل دیگر ناظمان کے استعمال سزاے بید کے اختیارات عطا کئے گئے اور جواب مین سرداران اپیل کو لکھا گیا کہ جس مجوز کو اختیار سزاے بید نہین ہے اوسکو سزاے بید تجویز ہی نہین کرنی چاہیئے تا کہ تعمیل سزاے بید مین دقت نہ ہو

| ۱ | ۲ | ۳ |
|---|---|---|
| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| ۷ | ۲۵ فروری ۱۸۹۴ء | داساں لاوارث کی چرائی نظامتون اور تحصیلون کہ مرہ کے رقم سے وبجا کر آمدنی چرائی ونیلام جمع کہ مرہ ہوا کرے ایسا ہونا چاہیئے کہ کسی موذی وغیرہ سے خوراک ہونیکی ولاکہ زر نیلام وغیرہ سے بعد منہائی خرچہ مذکور جمع کی جاوے — |

۴

مضمون

نظامتون اور تحصیلون مین جو داسان کہ بصیغہ لاوارثی آتی ہین اون کی بابت بعدا جراے

| ۱ | ۲ | ۳ |
|---|---|---|
| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| ۵ | ۱۴ فروری ۱۸۹۲ء | ضمیمہ ہدایت نمبری (۱۰۹) مجریہ ۲۶ دسمبر ۱۸۹۰ء نمبری (۲۹) مجریہ ۲۰ جون ۱۸۹۱ء بابت مقدمات دنگہ فساد شارع و بازار عام و انسداد منجانب پولیس ۔ |

۴

مضمون

فوجداری نے محکمہ عالیہ کو لکہا کہ اکثر بازارون سرکون شاہراہون پر شخص دو باہم دنگہ فساد گالی گلوج کیا کرتے ہین اور پلس کے سپاہی کہڑے تماشا دیکہا کرتے ہین ۔ صدہا تماشائیون کا مجمع ہوجاتا ہے ۔ پلس اوس کے ہٹانے مین کچہہ کوشش نہین کرتی اور اگر باہم جھگڑا بیزار المشم وشت کی نوبت پہونچے تب بہی سپاہی کچہہ نہین کہتے جو امر باعث بدنظمی اور مغائر انتظام ہے ۔ اہالیان پلس کو ہدایت نمبری (۱۰۹) مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۸۹۰ء کی دفعہ (۶) کے سمجہنے مین مغالطہ ہوا ہے جس مین درج ہوا ہے کہ مقدمات مارپیٹ گالی گلوج ناقابل دست اندازی پلس ہین ۔ وہ سمجہتے ہین کہ اس کا اطلاق کل مقدمات ہمچو قسم پر ہے ورنہ پلس کا فرض منصبی ہے کہ جو شارع عام پر دنگہ کرین پلس اونکو علیحدہ کردے اور فساد سے باز رکہے ۔ اگر وہ پلس کی ہدایت کو نہ مانے گرفتار کرکے حاضر کوتوالی کرے وہان سے بعد تحقیقات ہنگامہ مثل فوجداری مین آکر زیر دفعہ (۱۲) اون کی نسبت ہنگامہ آرائی کے جرم مین سزا تجویز کیجاوے ۔ البتہ وہ مقدمات گالی گلوج یا مارپیٹ سادہ کہ ناقابل دست اندازی پلس ہین کہ جن مین فریقین اپنے گہرون مین اہالیان پلس کی نظرون سے غائب اور رہگزر عام سے علیحدہ باہم لڑین ہڑین ۔

حسب منشاء صدر کوتوالی کو تعمیل کی ہدایت ہونی چاہئے ۔

جس پر جواب مین لکہا گیا اس قدر اجازت دیا جانا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اگر سڑک بازار یا شاہراہ عام مین کوئی شخص باہم دنگہ فساد گالی گلوج کرے پولیس اون کو ایسے فعل سے منع کرکے علیحدہ کردے اور جو مجمع ایسا تماشائیون کا ایسے موقع پر ہوجاتا ہے جس مین ایک دوسرے سے معاون فراہم ہوجانے کی وجہ سے احتمال ہنگامہ بہی ہوتا ہے اسکو

(۴)

پوچھکر لکھوا دیا کرین اور بعد تصدیق و ثبت دستخط مثل سپرد پولیس کرکے نقل فوجداری مین بھیجدیا کرین —
لیکن اکثر امثلہ کے دیکھنے سے ظاہر ہوا کہ حاکمان تصدیق کنندہ کی طرف سے اس کی پوری تکمیل احتیاط سے وقت پر نہین کیجاتی اکثر تو ایسا کرتے ہین کہ جو کچھہ بیان پہلے پس سے لکھہ لیا گیا اُس کی بابت صرف اتنا لکھہ دیتے ہین کہ ملزم نے بیان مرتبہ پولس کو تصدیق کیا۔ بعض حکام ایک دو سوال ہی ملزم سے کرتے ہین مگر اُس کا جواب اپنے حکم مین ہی درج کرکے تصدیق کر دیتے ہین دستخط اظہار دہندہ یا بصورت ناخواندہ ہونے نشانی اور گواہی اوس پر نہین کراتے —
بعض امثلہ مین ایسا دیکھا گیا کہ وقت پر تصدیق ایسے اقبال کی نہین کی گئی —
غرضکہ جو امور تصدیق کے واسطے لازمی و ضروری ہین وہ طے نہین کئے جاتے — اور نقل اظہار تو فوجداری مین بھیجا جانا کسی مثل سے پایا نہین گیا اور جب اس قسم کے نقص واقع ہو جاتے ہین اور ملزم آیندہ محکمات مین انکاری ہوتے ہین تو فیصلہ کے وقت بہت دقت ہوتی ہے —
لہذا بضمیمہ ہدایت مذکورہ معرفت سرداران اہل جملہ حکام ماتحت کو اور بغرض اطلاع عہدہ داران ملازمان پولیس گرائی کو لکھا جانا مناسب ہے کہ پابندی ہدایت نافذہ وقت پر فوراً کارروائی تصدیق اقبال ایسے ملزمان کی ہو جایا کرے اور حاکم تصدیق کنندہ اپنے روبرو جملہ حالات ضروری جو متعلق اقبال ملزم ہون بالتصریح دریافت کرکے اوسکا اظہار اپنے روبرو لکھوا کر اور پھر ملزم کو سنا کر جب وہ اچھی طرح سوچ سمجھکر دستخط کردے تو پھر اوس پر عبارت تصدیق کی لکھدیا کرین — اگر ملزم ناخواندہ ہو تو اُس کی نشانی اور اوس کے اظہار پر حسب ضابطہ گواہی کرا کر اپنے حکم مین اس کا حال درج کردیا کرین — اور ملزم سے یہہ سوال ہی ضرور کرلیا جاوے کہ پولیس سے اوس کی نسبت کوئی زبر جبر و تشدد تو نہین کیا گیا وہ کسی کے بہکانے یا دبانے سے تو ایسا اقرار نہین کرتا ہی جب سب مدارج طے ہو جاوین تب مثل کو واپس سپرد پولیس کردین اور نقل ایسے اظہار کی حسب منشائے ہدایت سابقہ فوجداری مین بھیجدیا کرین — فقط

اس کے بعد ۷ اپریل ۱۸۸۸ء کو ہدایت بتقریر تشریح جرمانہ جاری ہوئی کہ خواہ زرجرائی وصول کے لائق ہو یا نہو لیکن جو جانور کہ مطلق العنان چھوڑ دیا جاوے اور کسی کا نقصان کرے اور وہ شخص اوس کو پکڑ لاوے تو جرمانہ مالک راس سے بصورت اوس کی حاضری اور واپس لینے جانور کے وصول کرنا چاہئے —

اس کے بعد ۱۶ دسمبر ۱۸۸۹ء کو یہہ ہدایت جاری ہوئی کہ جو ایسا جرمانہ وصول ہو وہ بصیغہ فوجداری جمع کرنا چاہیے —

اب تحصیلدار ٹوڈہ رائے سنگھ استصواب کرتا ہے کہ جو مویشی لاوارث ایسا آوے کہ جسکا مالک پیدا نہو تو کارروائی نیلام تحصیل مین کیجاوے یا نہین اور دوسری حرجانہ زراعت کے بابمین کیا کارروائی ہونی چاہیے —

لہذا جملہ تحصیلداران کو جنکو اختیارات جوڈیشیل حاصل ہین اطلاع دیجاوے کہ ایسی صورت مین کارروائی نیلام مویشی لاوارث مذکور اگر کوئی امر مانع نہو تو بمقام تحصیل کرنی مناسب ہے —

اور ایسے مویشی سے حرجہ بہت کم ہوتا ہے اور کوئی مستدعی دلاپانے حرجہ کا بھی نہین ہوتا ہے تو خود بخود تجویز حرجہ دلانے کے کرنا ضرور نہین —

البتہ اگر کوئی مستدعی ہوا در تحقیقات سے پایا جاوے کہ بیشک حرجہ ہوا تو حرجہ واجب کا دلانا مضائقہ نہین —

| ۱ | ۲ | ۳ |
|---|---|---|
| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| ۴ | ۱۱ جنوری ۱۸۹۲ء | ضمیمہ ہدایت نمبری (۶۲) مجریہ ۲۰ مارچ ۱۸۸۴ء بابت تصدیق اظہار ملزمان اقبالی |

۴

مضمون

۲۰ مارچ ۱۸۸۴ء کو ہدایت نمبری (۶۲) جاری ہوچکی ہے کہ مقدمات سنگین جب کوئی ملزم اقرار واردات کا کرے تب ملازمان پلس فی الفور ملزم کو روبرو فوجدار یا ناظم یا تحصیلداران با اختیار صیغہ عدالتی واسطے قلمبند کرانے اوس کے اقرار کے پیش کردیا کرین —

اور حاکمان مذکور بلا توقف فوراً ایسے ملزم کے اظہار اپنے سامنے خود اوس ملزم سے

(۱)

اور تجویز مذکور بعد دریافت از ذمہ واران موقع صادر کرنی چاہیے — بعدازان مثل کو داخل دفتر کرنا مناسب ہے پھر آیندہ جب دادخواہ بشرط عدم دادرسی بموجب قاعدہ مقررہ درخواست کرے گا تب بطور اجراء تجویز مذکورہ حاکم محکمہ اوس پر حکم مناسب صادر کرے گا — فقط

(۲)

| ۱ | ۲ | ۳ |
|---|---|---|
| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| ۲ | ۸ر جنوری سنہ ۱۹۱۱ء | عطائے اختیارات بید زنی منشی کاشی پرشاد جی ناظم نظامت سوائی جے پور — |

۴

مضمون

سابق مین بابت بید زنی کے ہدایتین نمبری (۴۶) ۲۸ر جنوری سنہ ۱۹۰۴ء کو اور نمبری (۴۷) ۳۰ر جولائی سنہ ۱۹۰۸ء کو جاری ہو چکی ہین بموجب اون کے مثل دیگر ناظمون کے منشی کاشی پرشاد جی ناظم نظامت سوائی جیپور کو بھی استعمال بید زنی کے اختیارات عطا کئے گئے تا کہ بموجب ہدایات منظورہ بالا جن مقدمات مین جن ملزمون کو کہ بید کا لگانا مناسب ہے اون کو سزائے بید دیجایا کرے — فقط

(۳)

| ۱ | ۲ | ۳ |
|---|---|---|
| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| ۳ | ۱۱ر جنوری سنہ ۱۹۱۱ء | جو مویشی لاوارث تحصیل مین آوے کہ جس کا کوئی وارث پیدا نہو تو تحصیلدار جس کو اختیارات جوڈیشیل حاصل ہین کارروائی نیلام کی تحصیل مین کر سکتے ہین — یہہ ہدایت سنہ ۱۹۱۰ء مین انطباع سے رہگئی تھی اب سال حال کی ہدایات مین شامل کردیگئی |

۴

مضمون

سابق ہدایت جاری ہو چکی ہے کہ جو کوئی جانور لاوارث گرفتار آوے تو وہ بیجانہ مین رکھا جاوے اور بموجب ہدایت ۱۹ر جنوری سنہ ۱۹۰۸ء زرخوراک بصورت حاضری مالک راس کے وصول کیا جاوے —

| ۱ | ۲ | ۳ |
|---|---|---|
| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| ۱ | ۳ اگست ۱۹۰۲ء | کوئی مثل بغیر ختم کارروائی کے دفتر میں داخل نہیں ہونی چاہیئے۔ یہہ ہدایت سال ترتیب میں انطباع سے رہگئی تھی اب بحکم ۱۸ جولائی ۱۹۰۵ء شامل ہدایات ۱۹۰۲ء کیجاتی ہے۔ |

۴

مضمون

بحکم ۹ جون ۱۹۰۲ء کو جملہ نظامت ہائے اور فوجداری اور اپیل سے دریافت کیا گیا تھا کہ جن مقدمات میں کہ فی الحال جرمانہ ہوا کرتا ہے اوس کے وصول کا کیا طریقہ ہے۔ آیا جب جرمانہ مذکور وصول ہو جاتا ہے یا اوس کے عوض میں قید بھگت لیتا ہے یا معاف ہو جاتا ہی تب مثل داخل دفتر کیجاتی ہے یا مثل بعد حکم اخیر داخل دفتر ہو جاتی ہے اور وصول جرمانہ مذکور کی بذریعہ رجسٹر وغیرہ کے ہوا کرتی ہے۔

اس کے جواب میں حکام ماتحت نے جو تحریر کیا اوس سے کل محکمات میں ایک طریقہ پر کارروائی کا ہونا پایا نہیں گیا۔ لہذا یہہ ہدایت جاری کی گئی کہ کوئی مثل بغیر ختم کارروائی کے دفتر میں داخل نہیں ہونی چاہیئے بلکہ زیر کارروائی اہلمد سلسلی کے پاس زیر تجویز رہنی چاہیئے۔ اگر کوئی ملزم مفرور ہے اور اوس کی گرفتاری کے ضروری احکام جاری ہو چکے ہیں تو اہلمد رپوٹ کرکے بعد صدور حکم حاکم محکمہ کے ایسی مثل کو داخل دفتر کرسکتا ہے بانتظار گرفتاری ملزم زیر تجویز رکھنا ضرور نہیں لیکن اگر ملزم کسی ٹھکانہ سے طلب کرتا ہے تو بلاشک ایسی مثل بھی زیر تجویز رہیگی۔

جو جرمانہ کہ کسی اہلکار پر ہوا ہے اور تنخواہ میں وضع ہونے کا حکم ہے تو ایسی مثل پر جمع خرچ نویس کی اطلاعیابی کرا لینی کافی ہے اور جمع خرچ نویس رجسٹر جرمانہ کا نمبر اپنی رپوٹ کی بحث میں بموجب ہدایت مجریہ محکمہ عالیہ کے لکھدیوے گا۔

اور دیگر امثلہ اس قسم کے کہ جن میں جرمانہ ملزمان وغیرہ پر ہوا کرتا ہے یا تجویز دادرسانی کی ہوتی ہے داخل دفتر کر دینا اور جدا گانہ ایک روبکار تحریر کرکے کسی اہلمد کے پاس مقدمہ کا رجوع رکھنا فضول ہے اور کام کا بڑھانا ہے۔

جن مقدمات میں کہ ذمہ داران سے دادرسی کا حکم ہے اون میں صاف صاف تجویز صادر کردینی چاہیئے کہ اس طرح ذمہ دار موقع وادرسی کیا کریں۔

حصہ سوم
ہدایات صیغہ فوجداری
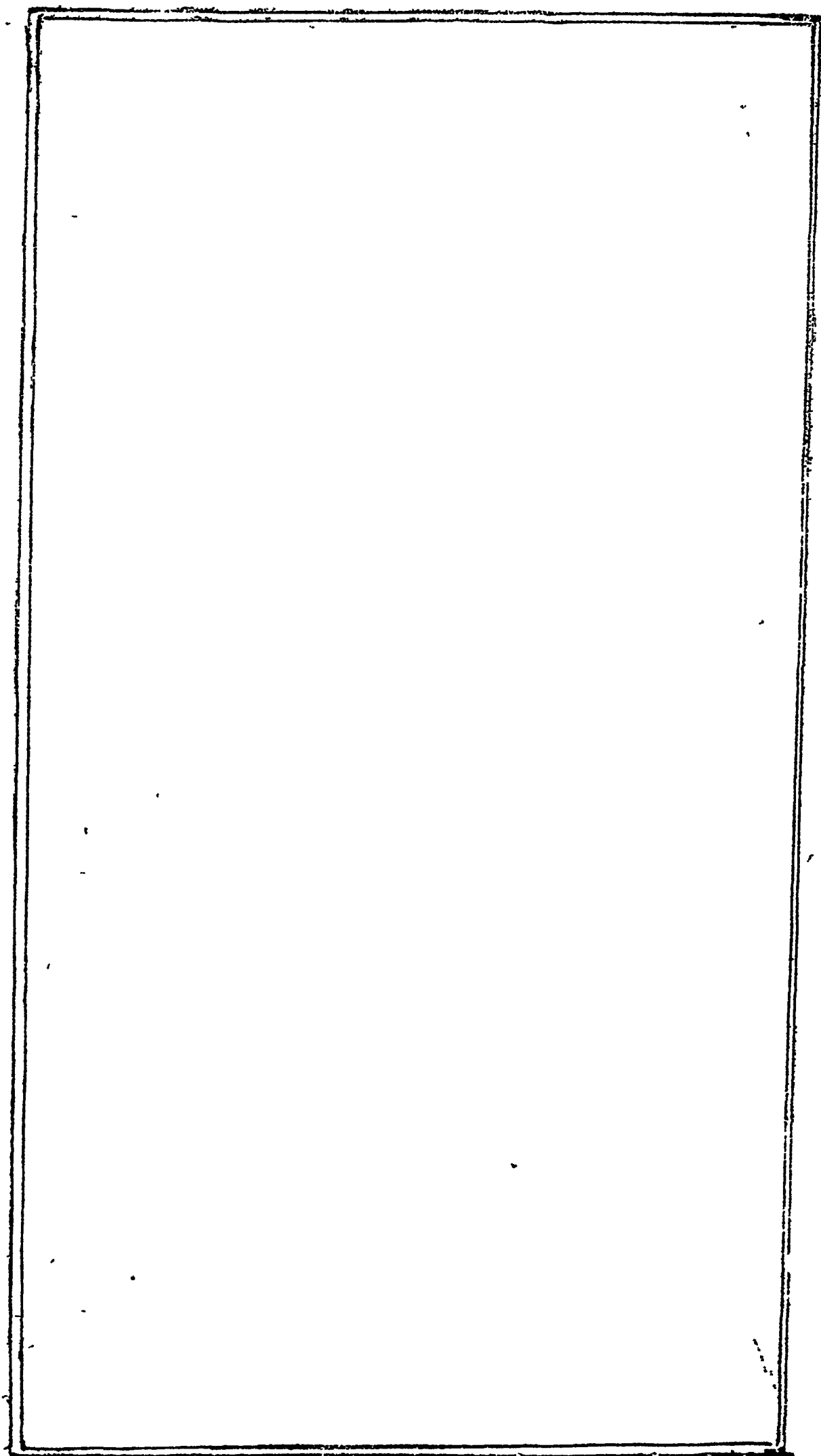
جو اس سے پہلے کے معاہدہ باہم مین انکی نسبت بھی اب بموجب اوس ہدایت کے عمل درآمد کیا جائیگا یا کیا تو سرداران اپیل نے یہ رائے ظاہر کی کہ منشار ہدایت سے یہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب مقدمہ عدالت مین رجوع ہو تو ہدایت کے منشار کے موافق تعمیل ہونی چاہیے خواہ پہلے کا ہو یا پیچھے کا - اور قبل اجرار اس ہدایت کے محکمہ عالیہ سے استصواب کیا -
چنانچہ جواب مین منظوری اون کی رائے کی لکھدی گئی -

(۲۱) وصول کیا جاوے کوئی ضرورت اس امر کی نہین ہے کہ زر رسوم بابت مطالبہ زر رہن راہن اور مرتہن سے وصول کیا جاوے —

بر آن جواب مین یہہ ہدایت تحریر ہوئی کہ شے مرہونہ مین حقوق راہن نیلام کئے جاتے ہین — یعنی زید ایک شے کا مالک تھا اوس نے دوسرے کے پاس اوس شے کو رہن کر دیا مقدمہ دیوانی کی ڈگری مین جو حقوق کہ زید کو اوس شے مین بعد رہن کے حاصل رہے وہ حقوق نیلام کئے جاتے ہین وہ شے خود نیلام نہین کیجاتی اگر اس مقدمہ مین بھی حقوق مدیون جو شے مرہونہ مین اوسکو حاصل ہین نیلام کئے جاوین گے تو کوئی بحث ایسی نہوگی کہ راج کو خواہ مخواہ اوس شے مرہونہ کا انفکاک رہن کرانا پڑے اور انفکاک کرائی کی وجہہ سے اپنے رسوم کے وصول کرنے کی فکر کرنی پڑے اور ایسا طریقہ اختیار کرنے مین اول تو بکھیڑہ بہت پڑتا ہے اور دوسرے مدیون کی حق رسی اچھی طرح سے نہین ہوتی —

رہی یہہ بات کہ راج مین انفکاک کی رسوم کیسے آئی گی سو یہہ رسوم تو جب راہن انفکاک کرانا چاہے گا جب ہی آجاوے گی ماری نہین جائیگی راہن سابق کے حقوق کو جو کوئی شخص نیلام مین خریدیگا وہی راہن سمجھا جاویگا اور اوس ہی کو ضرورت انفکاک رہن کی واقع ہوگی اور جب وہ انفکاک کرائے گا رسوم راج کی آجاوے گی —

لہذا اس مقدمہ مین اور آیندہ کے لئے دیگر مقدمات اجرائے مین مدیون کے وہ حقوق نیلام ہونے چاہئے جو اوس کو شے مرہونہ مین حاصل ہین اور بروقت نیلام ایسے مکانات مرہونہ کے اول اچھی طرح تعداد زر رہن کا اعلان کر دیا جایا کرے —

| ۱ نمبر شمار | ۲ تاریخ منظوری | ۳ خلاصہ |
|---|---|---|
| (۲۲) ۲۲ | ۲۲ دسمبر سنہ ۹۴ء | تفہیم ہدایت نمبری (۱۷) مجریہ ۱۸ ستمبر سنہ ۹۴ء بابت اس کے کہ زر قرضہ مقسوطہ کی نالش بموجب معاہدہ قسط منقضہ کی بابت قابل سماعت ہے — |

۴
مضمون

۱۸ ستمبر سنہ ۹۴ء کو محکمہ عالیہ سے ہدایت جاری ہوئی ہے کہ اگر دائن اور مدیون مین باہم اقساط مقرر ادائی اقساط مقرر ہوچکی ہون تو عدالت سے اقساط منقضہ کی ڈگری دیجانی چاہئے — اس باب مین ناظم صاحب نے سرداران اپیل سے استصواب کیا کہ

| ۱<br>نمبر شمار | ۲<br>تاریخ منظوری | ۳<br>خلاصہ |
|---|---|---|
| ۲۱ | ۲۵ نومبر سنہ ۱۸۹۴ع | اجراے ڈگری مین مکانات مرہونہ مدیون کا حق راہنی نیلام ہوسکتا ہے ۔ |

۴

## مضمون

شونا تھہ گماشتہ گنیش داس جی مہنت راجی دوارہ نے موہن لال وارث جائداد بجولال مدیون پر بابت اپنے زر قرضہ کے دو ڈگریان نظامت دوسہ سے حاصل کرکے مقدمہ کو اجرا مین دایر کیا اور مدیون کی تین دو کانون کے نیلام سے ایصال زر ڈگری کی درخواست کی ۔

دوران کارروائی نیلام مین ایک شخص ثالث رام نواس مہاجن نے عذرداری کی کہ یہہ دکانین میرے پاس رہن ہین اور اوس کے اس بیان کو مدیون اور نیز گماشتہ ڈگریدار نے بھی تسلیم کیا ۔

نائب ناظم نے ہر سہ دوکانات کو نیلام سے مستثنی رکھکر لکھا کہ ڈگریدار کو دیگر جائداد مدیون کی نشاندہی کرنے کا اختیار ہے ۔

ڈگریدار نے جب اس کا مرافعہ عدالت دیوانی مین کیا تو وہان سے تجویز نائب ناظم اس بنا پر منسوخ کی گئی کہ جب رہنامہ کو باضابطہ مطبوعہ ہونے کی حالت مین حق راہنی سے درستی ڈگریدار کی کرائی جاتی ہے تو اوس حالت مین کہ رہنامہ مطبوعہ نہو ڈگریدار کی درستی کرائی جانے مین کیا کلام ہے اور علاوہ اس کے حق مالکانہ مدیون کا رہن سے منتقل نہین ہوسکتا ہے ۔

چنانچہ بموجب اس کے دکانین مدیون کی تعداد زر ڈگری سے کسی قدر زاید قیمت مین نیلام ہوگئین پنڈت سچے ناتھہ جی اٹل ناظم دوسہ نے مفصل طور پر باظہار نقص تجویز عدالت دیوانی حکمہ اپیل سے یہہ استصواب کیا کہ اس مقدمہ مین رسوم سرکاری کا نقصان ہے کہ بلا نالش ضابطہ ایک جائداد مرہونہ جو مرتہن کے قبضہ مین ہے نیلام کیجاتی ہے یعنی جبکہ قبضہ عذردار سے جائداد لیکر نیلام کی گئی تو فک الرہن ہوچکا اب رسوم راج کے واسطے کیا مناسب ہے اگر رسوم سرکاری لینا واجب ہے تو بغیر نالش ضابطہ زر نیلام سے لیلی جاوے گی یا نالش فک الرہن کی واجب ہوگی ۔

سرداران اپیل نے اس امر کو متعلق ہدایت سمجھکر یہان سے استصواب کیا اور رائے مین لکہا کہ تجویز نظامت ٹھیک نہین پائی جاتی کیونکہ جس حالت مین جائداد رہن ہے اور وہ بابت زر ڈگری کے نیلام کیجاتی ہے تو ضابطہ اس امر کا مقتضی ہے کہ اول زر رہن زر نیلام سے

(۱۹) اور پانسو سے زیادہ کی بابت چہہ ماہ بموجب اس تعداد قید کے ڈگری دار باوجہال خوراک مدیون کو قید کرا سکتا ہے اور ڈگریدار جب خوراک داخل نکرے گا مدیون فوراً رہا کر دیا جاوے گا اور ایکمرتبہ رہائی پانے کے بعد پہر دوبارہ مدیون قید نہین ہو سکے گا۔ فقط

| ۱ | ۲ | ۳ |
|---|---|---|
| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| ۲۰ | ۲۰ نومبر ۱۸۷۸ع | ضمیمہ ہدایت ۱۲ جون ۱۸۷۸ع بابت اختیار ناطق مختاران عدالت کہ مقدمات اجرا ڈگری و غدرداری و خطاچہپی صـ روپیہ تک مین تجویز منصفی یا نائب ناظمان سے ہنگام مرافعہ مختاران عدالت اتفاق کرین تو مرافعہ بحث دوم ناقابل سماعت ہوگا۔ |

(۲۰)

## مضمون

۱۲ جون ۱۸۷۸ع کو ہدایت جاری ہو چکی ہے کہ صـ تک کے مقدمات کے فیصلہ نائب ناظمان اور منصفان ہنگام مرافعہ بعد اتفاق رائے عدالت ناطق متصور ہونگے البتہ بصیغہ ضابطگی مرافعہ ہو سکتا ہے۔
مگر اوس مین یہہ تشریح نہین کی گئی ہے کہ اجرای ڈگریات اور اون کے غدرداری مین بھی ایسا ہی عمل ہوگا اس ہی لئے ایسے مرافعہ جات باوجود اتفاق رائے عدالت دیوانی از فیصلہ نائب ناظمان و منصفان بصیغہ نمبری سے پیش ہوتی ہین۔
چونکہ نمبری مقدمات کے عمل درآمد کے برخلاف یہہ دستور قابل انسداد ہے اس ہی طرح مقدمات خطاچہپی اور اون کی غدرداری صـ تک مین بھی یہی دستور ہے کہ اون کے مرافعہ بھی باوجود اتفاق نمبری سماعت کئے جاتے ہین یہہ بھی قابل ترمیم ہے۔
لہذا ابرائے آیندہ یہہ ہدایت جاری کیجاتی مناسب ہے کہ اگر مقدمات خطاچہپی و اجرائے ڈگری اور اون کی غدرداری صـ تک مین ہنگام مرافعہ مختاران عدالت تجویز منصفی یا نائب ناظمان سے اتفاق کرینگے تو اون کا مرافعہ محکمہ محتشمہ عالیہ کونسل مین حسب عمل درآمد مقدمات نمبری صـ بصیغہ رو بکاری نمبری قابل سماعت نہوگا عدالت دیوانی کی وہ تجویز ناطق متصور ہوگی جس کا بصیغہ ضابطگی مرافعہ فریق ناراض کر سکتا ہے۔
بصورت اختلاف رائے فریق ناراض محکمہ اپیل مین مرافعہ کرے گا فقط۔

اجرائے ڈگری مین جب ڈگریدار کی درخواست متعیدی مدیون کی بابت پیش ہوا ور سمن با ضابطہ اوس کے نام جاری کیا جاوے مگر وہ جب حاضر نہو تو اس مین استصواب اس امر کا ہے کہ معرفت ناظر طلبی اوس کی کیجاوے یا بوساطت پلس ـ

ہمارے نزدیک حسب رائے نظامت ایسا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مدیون کے حاضر نہ آنے پر مقدمہ عدول حکمی کا اوس کی نسبت قایم ہو کر معرفت پولیس طلبی ہونی چاہیئے اور صیغہ فوجداری سے بعد اخذ جواب و تجویز تدارک عدالت کے مقدمہ مین ماخوذ کیا جاوے اس صورت مین حکم گرفتاری بذریعہ پولیس جائز ہوگا ـ

اس پر جواب مین بہہ لکہا گیا کہ مدیون کی عدم حاضری پر صیغہ عدالت دیوانی مین نہ طلبی معرفت پولیس کرنی چاہیئے نہ بصیغہ فوجداری مقدمہ قایم کیا جا کر اخذ جواب اور تجویز تدارک مناسب ہے بلکہ اطلاع یابی حسب ضابطہ مدیون کے ہوجانے پر یا بصورت غیر حاضری مدیون سمن مکان مدیون پر بموجب قاعدہ چسپان ہوجانے کے بعد اگر مدیون حاضر نہو تو یک طرفہ تجویز مناسب کردینا چاہیئے ـ

| ۱<br>نمبر شمار | ۲<br>تاریخ منظوری | ۳<br>خلاصہ |
| --- | --- | --- |
| ۱۹ | ۱۷ اکتوبر سنہ ۹۳ع ۱۳۰۳ | تعداد و تقرر قید مدیونان بحیثیت زر ڈگری و ممانعت دوبارہ قید کیے (۱۹) |

مضمون

چونکہ بصیغہ عدالت دیوانی اجرائے ڈگری کے مقدمات مین جو مدعا علیہ کو قید رکہا جاتا ہے اس کی تعداد قید کے واسطے ابتک یہی قاعدہ جاری ہے کہ ڈگریدار کی عدالت مین زرخوراک پیش کرنے سے چہہ ماہ تک قید رکہا جاتا ہے اور اسکے درمیان اگر مدعی خوراک داخل کرنے مین کوتاہی کرتا ہے تو جسوقت زرخوراک تمام ہوجاتا ہے تو اسی وقت مدعا علیہ کی رہائی کردیجاتی ہے ـ اس قاعدہ کے مطابق وہی چہہ ماہ تک قید قلیل روپیہ کی ڈگری کی بابت بہی مدعا علیہ کو ڈگریدار کمرواسکتا ہے جیسا کہ کثیر روپیہ کی ڈگری مین ـ اگر اس بابہ مین ایک شرح ایسی مقرر ہوجاوے کہ جس سے تعداد ڈگری کے مطابق قید کی بہی میعاد کم و بیش ہو تو مناسب ہے اور وہ شرح حسب صراحت ذیل واجب نظر آتی ہے ـ

نقشہ تعداد و تقرر قید مدیونان ڈگری بحیثیت زر ڈگری

| ابتدائی تعداد زر ڈگری | انتہائی تعداد زر | مدت قید |
| --- | --- | --- |
| ایکروپیہ سے | صہ تک | ایک ہفتہ |
| صہ سے زیادہ | عسہ تک | دو ہفتہ |
| عسہ سے زیادہ | دعسہ تک | تین ہفتہ |
| دعسہ سے زیادہ | خسہ تک | ایکماہ |
| خسہ سے زیادہ | ما تک | ڈیڑہ ماہ |
| ما سے زیادہ | ۲ما تک | ۲ ماہ |
| ۲ما سے زیادہ | ۳ما تک | ۳ ماہ |
| ۳ما سے زیادہ | ۴ما تک | ۴ ماہ |
| ۴ما سے زیادہ | ۵ما تک | ۵ ماہ |

(۱۷) ہمی اور یہہ بات قرار نہین پائی گئی کہ بصورت عدم ادا کسی قسط منقضی شدہ کے داین تو اختیار ہوگا کہ کل قرضہ کو مدیون سے طلب کرے اور اگر مدیون اوس کی ادا مین تساہل کرے تو بذریعہ عدالت کے نالش کرنے کا اختیار رکہتا ہے تو ایسی صورت مین بموجب قرارداد باہمی کے داین صرف اقساط منقضیہ کی بابت استحقاق دلا پانے کا رکہتا ہے نہ کل زر قرضہ کا — کیونکہ اوس کے وصول پانے کا بموجب قرارداد باہمی وقت نہین آیا —

حکام عدالت کو تعمیل معاہدہ باہمی کرانی واجب ہے نہ کہ اوس کے برخلاف اپنی راے کے بموجب تصفیہ کرنا مناسب ہے — اگر معاہدہ باہمی مین یہہ شرط قرار پا گئی ہو کہ اگر وقت معینہ پر کوئی قسط ادا نہوگی تو پہر داین کو اختیار ہوگا کہ کل زر قرضہ دلا پانے کی نالش کرے تو ایسی صورت مین داین کا استحقاق ہے کہ کل کی نالش دایر کرے —

غرض کہ جیسی شرط آپس مین داین اور مدیون کی قرار پاوے تو اوس ہی کے مطابق بصورت عدم ایفاے عدالت مین نالش رجوع کیجاوے — مثلاً داین سے اگر ہزار روپیہ مدیون نے قرضہ لیا اور یہہ شرط قرار پائی کہ سو روپیہ ماہوار کے حساب سے ادا کرتا رہیگا اور اس شرط کا نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ اگر پہلی قسط یا دوسری قسط کا روپیہ بعد ختم مہینے کے مدیون نے ادا نہین کیا تو داین صرف اوس ہی قسط منقضیہ کی بابت استحقاق نالش رکہتا ہے نہ کل قرضہ کی بابت کیونکہ اوس کے حاصل کرنے کا وقت بموجب قرارداد باہمی نہین آیا — اگر داین کل قرضہ کی نالش بعد ختم چند اقساط کے دایر کر دیوے تو گو داین نے کل قرضہ کی رسوم داخل کری اور مدیون نے کل قرضہ کے واجب الادا ہونے کا اقرار کیا لیکن عدالت کو کل کی ڈگری کرنی واجب نہین کیونکہ ما بقا اقساط غیر منقضیہ کو وقت حاصل کرنے ڈگریدار کا بموجب قرارداد باہمی نہین پہنچا ہے اور کوئی وجہہ نہین کہ اسطرح کی ڈگری کل دعوی کی دیکر اور مدعا علیہ کو زیر بار خرچہ کیا جاوے گو کہ ڈگری مین تشریح اس بات کی لکہہ دیجاوے کہ اجراے احکام انقضاے قسط کے ہوگا فقط —

| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
|---|---|---|
| ۱۹ | ۲۳ اکتوبر سنہ ۱۸۶۰ع | عدم حاضری مدیون پر بصیغہ عدالت دیوانی طلبی معرفت پولس کیجاے نہ مقدمہ بصیغہ فوجداری قایم کیا جاوے بلکہ بعد اجراے سمن تجویز یکطرفہ کرنی چاہئے — |

(۱۸)

## مضمون

سرداران اپیل نے بحوالہ تحریر نظامت سوائی مادہوپور بذریعہ کیفیت ۱۲ ستمبر سنہ ۱۸۶۰ع یہہ لکہا تہا کہ مقدمات

(۱۴)

(۸) جملہ دیہات پرگنہ مین جو صدہا گہر مین وہ کلہم خام ہی ہین بعض بعض کے مکان پختہ بہی ہین وہ کلہم راج تصور فرماے جاوین گے یا کیا ۔

(۹) جس شخص کے پاس خط سادہ یا کوئی دستاویز سادہ جانب کرایہ داران یا مارتیاٗ مہر رشتہ داران کی طرف سے قبل عرصہ دس سال پانچ سال یا سات سال یا اس سے کم زیادہ کے ہون اور وہ شخص مالک موروثی قرار دیکر خواہ زمین ہو خواہ مکان ہمیرپوش ہو خواہ اوس ہمیر کے نیچے بنیاد پختہ اوسکے بزرگان کے ساختہ ہونا بیان کرے اور اوس زمین کو رہن یا بیع کے ذریعہ سے منتقل کرے تو وہ سندین نسبت حقیت کے بارہ مین موثر ہوگی یا نہین فقط

**بشرح جواب نمبر (۱)**

جب کوئی شخص خط وغیرہ اپنی زمین کے بارہ مین پیش کرے تو ناظم جی جسب ہدایت مجریہ محکمہ عالیہ جو وقتاً فوقتاً جاری ہوئی ہین کارروائی کر سکتے ہین

بعد تجویز جوابات مرقوم الصدر سرداران اپیل نے محکمہ عالیہ سے استصواب کیا چنانچہ جواب مین منظوری سرداران اپیل کو لکہی گئی کہ جو جواب ناظم کو دیا جانا تجویز کیا ہے درست ہے جواب مین منظوری لکہدی جاوے فقط

| ۱<br>نمبر شمار | ۲<br>تاریخ منظوری | ۳<br>خلاصہ |
|---|---|---|
| ۱۵ | ۱۰ ارستمبر ۱۹۰۴ع | زر قرضہ مقسوطہ کی نالش بموجب معاہدہ قسط منقضہ کی بابت قابل سماعت ہے ۔ |

(۱۵)

۴

**مضمون**

جو قرضہ ایسا ہوتا ہے کہ جسکے ادا کے واسطے باہم دائن اور مدیون کے قسطین مقرر ہو جاتی ہین تو اون کی نالشون کی کارروائی محکمات ماتحت مین مختلف طور پر ہوا کرتی ہے اور برخلاف معاہدہ فریقین ڈگریان صادر ہوتی ہین ۔

لہذا بعد دریافت از محکمات ماتحت یہہ ہدایت جاری کیجاتی ہے کہ جب باہم فریقین کے ایسا معاہدہ مقرر ہو چکا ہے کہ اس قرضہ کو اس قدر اقساط مین ادا کیا جاویگا اور فلان فلان وقت فلان فلان قسط واجب الادا

(۱۶۰)

| سوال | جواب |
| --- | --- |
| (۳) چند شخصون کا صرف ایک مکان پختہ ہے اور اکا دُکّی بزار مین چند مکان خام چھپر پوش یا ٹین پوش مثل ٹھٹرہ و اورشپین وسیولنرہ کے ایسے مکانات کی زمین خالصہ کی تصور ہوگی یا کہ بوجہ پختہ ہونے مکان موروثی کے اوس زمین کے مالک وہ سمجھے جاوینگے یا کیا ۔ | حسب شرح جواب نمبر (۱) |
| (۴) صدہا خط مکانات خام چھپر پوش یا پاٹور کے مع زمین ایک عرصہ سے رہن ہین اور بعض اونکی مطبوعہ اور اکثر غیر مطبوعہ اور اول روپیہ بذریعہ رہن کے مرتہنون نے دیا ہے ایسے مکانات کے بارہ مین کیا کیا جاویگا ۔ | بشرح جواب نمبر (۱) |
| (۵) جو مکانات خام کی جگہہ کوئی شخص پختہ بنانا چاہے تو وہ زمین مالک مکان کو بطور نیلام فروخت کیجاویگی یا کہ موافق حیثیت کے اوس ہی شخص سے قیمت لیکر فروخت کیجاوے گی اور پروانہ اوس کو فروختگی کا دیا جائے گا اس بارہ مین بھی حکم دیا جاوے ۔ | اس کا جواب متعلق صیغہ کلکٹری کے ہے صیغہ کلکٹری سے دریافت کرنا چاہئیے ۔ |
| (۶) ایسے مکانات کہ جن کی بنیاد تو پختہ بنے ہوئی ہے اور کسی وجہ سے تعمیر نہو سکے اور بعض ایسے مکانات ہین کہ جنکی بنیاد پختہ ہے اور اوس کے مکانات تعمیر شدہ منہدم ہوگئی ہین اوس پر مکان یا چھپر پوش یا پاٹور حسب حیثیت موجودہ پڑہی ہوئے ہین ان مکانات کے بارہ مین کیا اجازت ہے ۔ آیا زمین سرکاری متصور ہوگی یا قابض کی ۔ | بشرح جواب نمبر (۱) |
| (۷) ان قصبون مین بھی دارمدار رہن وہ زمین افتادہ و مکانات خام و چھپر پوش کو موروثی خود تصور کر کے اپنی طرف سے واسطے بنانے مکان اور آباد رہنے رعایا کی بتلاتے ہین اور بعض شخصون کو مکان پختہ بنانے کی بھی اجازت دیتے ہین ایسے معاملہ مین کیا حکم ہے اور صدر سے ڈگریان بھی ہوچکی ہین کہ زمین اون کی ہے ۔ | حسب جواب نمبر (۱) |

(۱۵) اور ممبران دونوں امر کی تکمیل تلاش نقل میں ہر آئینہ دقت ہوتی ہے۔ اسلیئے سرداران اپیل کو لکھا گیا کہ جملہ محکمات ماتحت کو جن میں خط چھپی ہوتی ہے لکہدیں کہ بروقت خط چھپی جو عبارت تصدیق نقل کے خط پر لکہی جاوے اوسمین یہہ بھی لکھہ دیا جاوے کہ نقل اس خط کی کھرڑہ نقول خطوط فلان سال مین فلان صفحہ اور نمبر پر درج ہے۔ اور جو عبارت نقل کی کھرڑہ مین کیجاوے اوسمین بھی بذیل نقل عبارت تصدیق عبارت مندرجہ بالا کی نقل بھی لکھدی جاوے۔ اور رجسٹر خط چھپی مین ایک خانہ نمبر و سمت کھرڑہ نقول خطوط کا بھی قایم کرکے کھرڑہ نقول خطوط کے نمبر و سمت کا حوالہ بھی درج کردیا کرین۔ فقط

| ۳ خلاصہ | ۲ تاریخ منظوری | ۱ نمبر شمار |
|---|---|---|
| جواب استصواب ناظم ہنڈون بابت زمین مکانات خام وغیرہ۔ | ۱۵ اگست ۱۹۰۵ء | ۱۶ |

(۱۶)

۴
مضمون

ناظم جی ہنڈون نے جو سوالات بذریعہ کیفیت ۳ جون ۱۹۰۵ء بھیجکر سرداران اپیل سے استصواب کیا تھا وہ حسب ذیل ہین اور جو جواب اون کی سرداران اپیل نے تجویز کیئے وہ مقابلہ مین اون کے درج ہین

| سوال نظامت ہنڈون۔ | جواب سرداران اپیل |
|---|---|
| (۱) قصبہ ہنڈون اور مہوہ اور ٹوڈہ بہیم وغیرہ مین جسقدر مکانات پختہ و خام یا پاٹور دار یا چھپر پوش ہین اونکو بہت سے شخص تو موروثی اپنی ظاہر کرتے ہین اور بعض خود رہتے ہین اور بعض کے معاملہ یہی ہے اور دلیل اور حجت کرتے ہین۔ ایسے معاملہ مین کونسی مکان کی زمین موروثی تصور ہوگی صاف ہدایت ہونی چاہیئے۔ | جس شخص کے پاس موروثی زمین کی سندین ہون اور تحقیقات سے موروثی ثابت ہو جاوے تو وہ زمین سرکاری نہین خیال کیجا سکتی۔ |
| (۲) بہت سے آدمی یہہ کہتے ہین کہ ہمنے مکان زمین خرید لیا ہے وہ خط موجود ہے سرکار ملاحظہ فرماوین پہر خالصہ کیونکر تصور ہوتا ہے۔ ایسے معاملہ مین باوجود موجودگی خط چھپی ہوئے یا بلا چھپی ہوئے کے مکان ہا چھپر پوش مین کیا اجازت ہے | حسب صراحت جواب نمبر (۱) |

(۱۴)

سمن طلب کرکے حکم رجسٹری کرنے یا نکرنے کا ماتحت پر صادر کرین گے کہ قاعدہ مرافعہ کا دفعہ ۹ مین درج ہو چکا ہے بعد ناطق ہو جانے فیصلہ سرواران اپیل کے اگر کامیاب ہو تو سایل کو اختیار ہے کہ تاریخ فیصلہ اپیل سے تین مہینے کے اندر پھر وہ دستاویز ماتحت مین بنابر رجسٹری پیش کرے رجسٹرار کو واجب ہے کہ اوس کو موافق حکم محکمہ اپیل رجسٹری کر دے۔

اور اگر حکم محکمہ اپیل کا مرافعہ محکمہ عالیہ مین پیش ہو جاوے تو بعد ناطق ہونے فیصلہ محکمہ عالیہ کے سایل کو تین مہینے کے اندر درخواست مذکورہ ماتحت مین پیش کرنی ہوگی

(۲۱) رجسٹرار کے سامنے اگر کوئی شخص دروغ حلفی کرے یا غلط ترجمہ پیش کرے یا ایک شخص کی جگہ دوسرے شخص کو پیش کرنے کا جرم کرے تو رجسٹرار کو اوسکے سپرد فوجداری کرنے کا اختیار ہے۔

(۲۲) اگر کوئی اہلکار نقل رکھنے مین واسطے ایذا رسانی کسی فریق کے کتاب رجسٹر مین نقل کی عبارت بدل دیوے یا کوئی ایسا کام کرے جس سے دوسرے فریق کو ضرر پہونچے یا نقل دینے مین کوئی تبدیل کر دے تو وہ سرکاری کاغذات مین غلط تحریر کرنے کے جرم کی پاداش مین موافق دفعہ (۱۸) ضمیمہ فہرست جرایم سزایاب ہوگا۔ فقط

| ۱<br>نمبر شمار | ۲<br>تاریخ منظوری | ۳<br>خلاصہ |
|---|---|---|
| ۱۵ | ۱۳ اگست ۱۹۰۱ء | رجسٹر خط چھپی مین ایک خانہ ایزاد کیا جائے جس مین کہرڑہ نقول خط کے نمبر و سمت درج ہوتے ہین اور خط مصدقہ پر یہہ ہی لکہا جاوے کہ نقل اس خط کی کہرڑہ فلان سال مین فلان صفحہ اور نمبر پر درج ہے |

(۱۵)

۴

مضمون

چونکہ ہفتہ وار نامہ ہفتہ نامہ ہین پتہر کی خط چھپی جو محکمات ماتحت مین ہوتی ہے اوس کی کارروائی ملاحظہ کرنے کے لئے جو رجسٹر خط چھپی اور کہرڑہ ہائے نقول خطوط منصفی اور عدالت سے طلب کرکے ملاحظہ کئے تو دو امر قابل اصلاح معلوم ہوئے۔

اول تو یہ کہ کہرڑہ نقول خط مین جو نقل مضمون خط اور عبارت تصدیق لکہی جاتی ہے۔ اس نقل سے ظاہر ہے کہ خط مصدقہ پر یہہ نہین درج ہوتا کہ نقل اس خط کی کہرڑہ فلان سال مین فلان صفحہ اور فلان نمبر پر درج ہے۔

دوسرے یہ کہ رجسٹر خط چھپی مین نمبر و سمت کہرڑہ نقول خط کا درج نہین ہوتا۔

کہ اوسکو واپس دیدے تاکہ پیش کنندہ دوسرے کاغذ پر صاف کرکے پیش کرے — اگر ایک آدہ جگہہ خفیف مشکوکی ہو تو رجسٹرار کو چاہیئے کہ جہان مشکوکی ہو دستخط کنندہ سے وہان دستخط کرالے اور اپنے دستخط بہی وس جگہہ کردے پہر اوسکی نقل جو رجسٹر نقول مین رکہی جاویگی اوسمین تشریح کردیجاوے کہ فلان سطر مین فلان لفظ مشکوک ہے بعد اسقدر کارروائی کے رجسٹری کی کارروائی کرنے کا اختیار ہے —

(۱۴) اگر کوئی دستاویز ہندی یا اردو زبان کی سوا اور کسی زبان مین لکہی ہوئی پیش ہو تو جبتک درخواست کنندہ اس کا ترجمہ اطمینان کے موافق پیش نکرے گا تب تک اوس کی رجسٹری نہو سکے گی —

(۱۵) اگر کوئی شخص وصیت نامہ یا تبنیت نامہ واسطے رجسٹری کے پیش کرے تو رجسٹرار کو چاہیئے کہ اوس دستاویز کی رجسٹری کرنے کے وقت عبارت رجسٹری مین صاف لکہدے کہ اس رجسٹری سے کسی کے حق حقوق پر اثر نہین پڑیگا فقط یہہ رجسٹری شہادت اس امر کی ہے کہ اس بارہ مین اگر کوئی تنازعہ بعد وفات دستاویز کنندہ کے برپا ہوگا تو اوس وقت دستاویز کنندہ کا منشا عدالت پر ظاہر ہوگا —

(۱۶) رجسٹرار کو لازم ہے کہ جسوقت کوئی دستاویز اوس کے سامنے واسطے رجسٹری کے پیش ہو اوس کو بخوبی دیکہہ لیا جاوے کہ اُس مین کوئی معاہدہ ایسا تو نہین ہے کہ جو جرم فوجداری کے اندر آتا ہو مثلاً بردہ فروشی وغیرہ اگر ایسی دستاویز ہو تو رجسٹری نکیجاوے اور دستاویز کنندگان کو سپرد فوجداری کرنے کا رجسٹرار کو اختیار ہے —
اور یہہ بہی لحاظ رہے کہ کوئی شرط ایسی بہی درج نہو جو خلاف قاعدہ مروجہ راج و تہذیب ہون —

(۱۷) چونکہ یہہ رجسٹری لازمی امر نہین ہے اس لئے رجسٹری کرانے نکرانے کا اختیار دستاویز کنندگان کو ہے — مگر رجسٹری شدہ دستاویز کو بمقابلہ بلا رجسٹری شدہ دستاویز کے تو فیت ہوگی —

(۱۸) جب کوئی ایسی دستاویز واسطے رجسٹری کے پیش ہو تو اوس کی بابت عذرداری سماعت نہوگی — اگر کسی کو عذر ہو تو اوس کو بذریعہ نالش نمبری چارہ جوئی کا اختیار ہے — کیونکہ یہ رجسٹری فقط بابت تصدیق اقرار کاتب و مکتوب الیہ کے ہے —

(۱۹) جب رجسٹرار کسی دستاویز کی درخواست رجسٹری کو نامنظور کرے تو نامنظوری کی وجہہ مفصل درخواست کی پشت پر درج کرکے نوشت واپس دیدے اور نوشت پر بہی وہ وجہہ مفصل تحریر کردی اور اگر کوئی فریق مرافعہ کے واسطے اوس کی نقل چاہے تو بموجب قاعدہ نقول تجاویز مقدمات حسب ضابطہ نقل دیدی جاوے اور جو درخواست رجسٹری نامنظور ہوا اوس کا ایک رجسٹر علیحدہ رہنا چاہیئے

(۲۰) سرداران اپیل ایسے مرافعہ کے ہونے پر حسب قاعدہ اور مقدمات کے فریقین کو بذریعہ

(۷) رجسٹرار کو چاہئے کہ جسوقت کوئی دستاویز رجسٹری کے لئے پیش ہو اور فریقین کے بلانی کی ضرورت ہو اور یہ پایا جاوے کہ فریقین مین کوئی ایسا بیمار ہے کہ اوس مین اوٹھنے بیٹھنے چلنے پھرنے کی طاقت نہین یا جیل خانہ مین مقید ہے یا عورت پردہ دار ہے یا کوئی ایسا معزز شخص ہے کہ جو عدالت کی حاضری سے مستثنی ہے تو خود یا کسی اہلکار کے ذریعہ سے یا سپرنٹنڈنٹ جیل کے توسل سے اوس دستاویز کی بابت حسب مندرجہ بالا اظہار قلمبند کرائے اور علاوہ اوس حالت کے جسکی تعمیل معرفت سپرنٹنڈنٹ جیل ہوگی ایک روپیہ فیس کا فریق مذکور سے بذریعہ اسٹامپ وصول ہوکر شامل کاغذات ہوگا

(۸) رجسٹرار کو اگر کسی گواہ حاشیہ نوشت کے طلب کرنیکی ضرورت ہو تو حسب ضابطہ طلب کرنے کا اختیار ہے ۔

(۹) اگر رجسٹرار کسیوجہ سے کسی دستاویز کی رجسٹری نکرنے کا حکم دیوے تو فریقین کو اوس کا مرافعہ بصورت ناراضی عصہ کے کاغذ پر ۳۰ یوم کی میعاد کے اندر سرداران اپیل کے پاس پیش کرنیکا اختیار ہوگا اگر سرداران اپیل نے رجسٹرار کے حکم سے اتفاق کیا تو اوس کا مرافعہ محکمہ عالیہ مین نہو سکے گا ۔ ان بصورت اختلاف ۳۰ دن کی میعاد کے اندر عصمان روپیہ کے کاغذ پر مرافعہ ہو سکے گا ۔

(۱۰) جسوقت کوئی دستاویز رجسٹرار کے روبرو پیش ہو اور حسب اندراج دفعہ (۵) امور تحقیقات طلب طے پا جاوین تو چاہئے کہ اس دستاویز کی ایک نقل کتاب رجسٹر مین کرالے اور رجسٹر کے اوراق پر نمبر شمار رہے بعد نقل کرانے کے عبارت مندرجہ ذیل دستاویز کی پشت پر لکھکر بعد ثبت مہر و دستخط درخواست دہندہ کو واپس دیوے ۔ اور یہ کتاب رجسٹر محکمہ عالیہ سے بعد ثبت دستخط سیکرٹری و مہر کے رجسٹرار کو دیجاویگی ۔

## عبارت

یہہ دستاویز فلان تاریخ کو ہمارے سامنے رجسٹری کے واسطے پیش ہوئی اور دستاویز کنندہ اور گواہان حاشیہ نے اپنے دستخط ہونے سے اقبال کیا اگر روپیہ کے لین دین کی بابت ہو تو درج کیا جاوے کہ یہہ روپیہ پانے والے نے روپیہ کے پالینے سے اقرار کیا اور گواہان نے بھی تصدیق کئے ۔ اور دستاویز کنندہ کو فلان فلان نے شناخت کیا اسواسطے اس دستاویز کی نقل رجسٹر مین فلان صفحہ مین رکھکر فلان کو بتاریخ فلان واپس دی گئی ۔ اگر وکیل کی معرفت دستاویز پیش ہوئی ہو تو وکیل کے وکالت نامہ کا حوالہ دیکر اوس کا اقرار کرنا وغیرہ حسب مندرجہ بالا لکھکر دیجاوے اور اگر رجسٹرار نے خود جاکر یا بذریعہ کسی اہلکار کے تصدیق کی کارروائی کرائی ہو یا اگر روپیہ کا لین دین رجسٹرار کے سامنے ہوا ہو تو اوس کا بھی اندراج کردیا جاوے ۔

(۱۱) ہر دستاویز کی رجسٹری کے واسطے مہرانہ کا ۸ عہ اور نقل رکھنے کا ۸ عہ بذریعہ اسٹامپ لیا جاکر شامل مسل ہوگا

(۱۲) اگر دستاویز رجسٹری شدہ کی نقل کتاب نقل سے کوئی طلب کریگا تو موافق قاعدہ نقل حکم کے ۸ عہ کے کاغذ اسٹامپ پر علاوہ ۱۰ اجرت تحریر کے رجسٹرار کے یہانسے مل سکتی ہے ۔

(۱۳) اگر کوئی دستاویز رجسٹری کے واسطے ایسی پیش ہو کہ جسمین مشکوکی ہو تو رجسٹرار کو اختیار ہے

تحصیلون مین جنکو اختیارات خط چہٹی مبلغ ... روپیہ تک کے بموجب ہدایت نمبری ۱۲ اسنہ ۱۸۶۰ء دئے گئے ہین ہوتی ہے اوسی طرح بدستور ہوتی رہیگی ــ

(۳) جس کسیکو واسطے شہادت عدالت کے کسی دستاویز کی رجسٹری کرانیکی ضرورت ہو اوسکو چاہئے کہ جس تاریخ مین دستاویز لکہی جاوے اوس سے چہہ ماہ کے اندر دستاویز واسطے رجسٹری کے بذریعہ عرضی مستاجر اسٹامپ ہنتی ۲ ار رجسٹرار کے روبرو پیش کردے ــ

اگر چہہ ماہ کے اندر وہ دستاویز پیش ہوگی تب تو اوس کی رجسٹری فیس لیکر جو اوس رجسٹری کیلئے مقرر کیجاویگی رجسٹری کردیجاویگی اور اگر کوئی ایسا سبب ہو کہ جس سے درخواست کنندہ چہہ ماہ کے اندر پیش کرنے سے معذور ہو تو اوسکو چاہئے کہ دوسری ششماہی کے اندر رجسٹری کرانے کے واسطے پیش کرے اوس وقت اوس دستاویز کی رجسٹری زائد چند فیس لیکر کردی جاویگی ــ

(۴) ایسی رجسٹری اوسی رجسٹرار یا سب رجسٹرار کے روبرو ہوگی جہان لکہی گئی ہوگی اور اگر کسی سبب خاص کوئی دستاویز بیرونجات کی لکہی ہوئی دفتر رجسٹری صدر راج سوائی جیپور مین پیش ہوگی تو دفتر رجسٹری صدر راج سوائی جیپور مین بہی اوس کی رجسٹری ہوسکے گی ــ

(۵) اگر کوئی شخص خواہ وہ کاتب نوشت ہو یا مکتوب الیہ دستاویز کو رجسٹری کرانا چاہے اوسکو واجب ہے کہ اصالتاً یا وکالتاً حاضر آکر درخواست دے ــ رجسٹرار کو ایسی درخواست گذرنے پر چاہئے کہ اگر ایک فریق حاضر نہو تو بذریعہ سمن فریق غیر حاضر کو طلب کرکے امور مفصلہ ذیل کی تحقیقات بذریعہ اظہار کرلے

اول دستاویز کنندہ نے اوس دستاویز پر دستخط کئے ہین یا نہین ــ

دوم جو شخص دستاویز کنندہ رجسٹرار کے سامنے حاضر ہے وہ وہی شخص ہے یا نہین اسکی شناخت اچہی طرح کرائی جاوے ــ

سوم اگر مقر کا وکیل حاضر ہو تو دیکہا جاوے کہ اوس وکیل کا وکالت نامہ باقاعدہ اور مصدق ہے یا نہین اور اوس وکالت نامہ کے مضمون مین ایسی رجسٹری کرانیکے اختیار حاصل ہونے کی نسبت وکیل کی صراحت ہے یا نہین ــ

چہارم وہ روپیہ جس کی بابت دستاویز مین مقر نے وصول پالینا لکہا ہے وہ روپیہ اوس کو ملا ہے یا نہین بعد اطمینان دستاویز کی رجسٹری کرنے کا حکم دے ــ

(۶) اگر دستاویز کنندہ دستخط کرنے سے انکار کرے یا رجسٹرار کو یہ معلوم ہوجاوے کہ دستاویز کنندہ نابالغ یا مخبوط الحواس ہے یا مرگیا ہے یا روپیہ پانے سے منکر ہے یا متوفی کا وارث متوفی کے دستخط سے انکار کرے تو ایسی حالتون مین رجسٹرار کو چاہئے کہ اوسی وقت درخواست نامنظور کرکے بعد ثبت حکم جس مین مفصل تشریح وجہ واپسی کی درج ہو واپس کردے ــ

(۱۴۸) جاتا ہے اور یہ وہ خط چھپی لازمی تصور کی گئی ہے۔ اس رجسٹری کا قاعدہ علاوہ اون دستاویزات کے کہ جنپر قاعدہ خط چھپی کا موثر ہے۔

جاری کیا جاتا ہے اور اس رجسٹری سے مطلب صرف اسقدر ہے کہ اس دستاویز پر شہادت عدالت کی ہو جاوے جس سے دستاویز کنندہ بعد مین دستاویز کے لکھنے سے منکر نہو سکے اور عدالت کو اگر کوئی خرخشہ اوس دستاویز کی بابت پیدا ہو تو تصفیہ کرنے مین آسانی ہے اس رجسٹری سے کسی کے حق حقوق ایسے متصور نہون گے فقط عدالت کی شہادت سمجھی جاوے گی اور صرف یہ بات قرار پاوے گی کہ فریقین نے حاکم مجاز کے روبرو مضمون دستاویز کو تسلیم کیا۔ اور یہ رجسٹری لازمی نہین ہے بلکہ رجسٹری کرانے والے کی مرضی پر منحصر ہے فقط رجسٹری شدہ دستاویز بلا رجسٹری شدہ سے بوجہ ہونے شہادت عدالت کے اوسپر فوقیت رکھے گی۔

بنابران اس رجسٹری کے کرنے مین عذرداران کے واسطے کوئی اشتہار وغیرہ جاری ہونے کی ضرورت نہین رکھی ہے۔ چونکہ قدیم سے خط چھپی کا قاعدہ جاری ہے اور خط چھپی مین کل عذرداری وغیرہ کا پہلے ہی تصفیہ کرکے خط چھپایا جاتا ہے اسواسطے اُن دستاویزات کی بابت پیچھے کوئی خرخشہ برپا ہونے کا موقع نہین رہتا ہے۔ اس رجسٹری کا جو قاعدہ بلا اجازت محکمہ عالیہ کے عدالت ماتحت مین جاری ہو گیا تھا اوس پر خاص و عام کے یہی خیالات تھے کہ خط چھپی کے موافق ہے اس رجسٹری کا ہی اثر رہتا ہے یعنے ایک دفعہ رجسٹری ہونے کے بعد پھر اوس پر کوئی خرخشہ وغیرہ موافق خط چھپی کے ہونے کا موقع نہین رہتا۔ چونکہ یہ خیالات غلط تھے اسیواسطے وہ رجسٹری بند کی گئی اور یہ قاعدہ جاری کیا جاتا ہے کہ جس سے عام کو بخوبی آگہی ہو جاوے کہ اس رجسٹری سے سوائے شہادت عدالت اور کوئی مطلب نہین ہے۔

(۲) اس رجسٹری کرنے کے واسطے خاص ایک محکمہ قایم کیا جاوے گا اور اوسکا نام دفتر رجسٹری صدر راج سوائی جیپور قرار دیا جاویگا اور اس پر جو افسر مقرر کیا جاویگا وہ رجسٹرار صدر راج سوائی جیپور کے نام سے نامزد ہوگا اور بیرونجات مین نائب ناظمان کے ذمہ یہہ کام رہیگا اور وہ بھی اُس ضلع کے سب رجسٹرار کے نام سے نامزد ہون گے۔ اور جس جس نظامت مین نائب نہین ہین وہان یہ کام رجسٹری کا ناظم نظامت کے ذمہ رہیگا۔ اور پرگنات تحصیلات مین جن تحصیلداران کو اختیارات جوڈیشل دیے گئے ہین اونکو بھی اپنے اپنے پرگنہ کی بابت اس رجسٹری کرنے کا اختیار ہوگا اور ہر تحصیلدار اپنے اپنے پرگنہ مین سب رجسٹرار کے نام سے نامزد ہوگا۔

یا اور جسقدر اس کام کے لئے اہلکارون کی ضرورت ہوگی اون کے لئے بعد مین تجویز کیجاوے گی۔
اور رجسٹرار کے یہان سوائے بیعنامہ رہننامہ ہبہ نامہ وصیت نامہ و دیگر دستاویزات رجسٹری ہون گے۔ بیعنامہ رہن نامہ ہبہ نامہ وصیت نامہ کی خط چھپی جسطرح پر کہ اب منصفی اور عدالت اور نظامتون مین اور اون

نمبر شمار
۱۴۱

# قاعدہ رجسٹری دستاویزات راج سوائی جیپور منظور شدہ
# پیشگاہ بندگان عالی متعالی مہری جی دام اقبالہم
## محکومہ ۱۰ اگست سنہ ۱۸۶۹ء

چونکہ خط چھپی بیعنامہ رہن نامہ۔ ہبہ نامہ جائداد غیر منقولہ کے واسطے پہلے سے قاعدہ جاری ہے اور اس کی بابت راج مین چوتھ لیجاتی ہے اور وہ ایک امر لازمی ہے کہ بلا خط چھپی کے وہ دستاویز راج مین مکمل تصور نہین کیجاتی ہے اور ناقابل پذیرائی عدالت متصور ہوتی ہے اسی لئے ان دستاویزات کے چھاپنے سے پہلے اشتہار جاری کیا جاتا ہے تاکہ کوئی عذردار ہو تو میعاد معینہ پر حاضر آکر عذر پیش کرے اور چونکہ ایسی دستاویزات کے واسطے راج مین چوتھ لینے کا قاعدہ جاری ہے اسواسطے قبل خط چھپی کے جس کسیکا کوئی عذر ہوتا ہے اوسکو رفع کرکے خط چھاپا جاتا ہے کہ بعد مین کوئی خرخشہ نہ رہے لیکن اندنون مین اور دستاویزات مثلاً وصیت نامہ۔ تبنیت نامہ۔ اجارہ نامہ۔ طلاق نامہ۔ کابین نامہ۔ تمسک وغیرہ ہر قسم کی دستاویزات بھی رجسٹری کرانیکے لئے عدالت ہاے ماتحت مین پیش ہوکر رجسٹری ہونے کا بغیر اجازت محکمہ عالیہ کے قاعدہ جاری ہوگیا تھا اور اسمین چوتھ خط چھپی کے عوض فقط مہرانہ کی فیس لیکر رجسٹری کردی جاتی تھی ـ چونکہ یہ قاعدہ رجسٹری بلا اجازت محکمہ عالیہ کے رائج ہوگیا تھا بند کیا گیا کہ جب تک دوسرا قاعدہ ایسی دستاویزات کی رجسٹری کے واسطے محکمہ محتشمہ عالیہ کونسل سے جاری ہو تب تک بند رہے ـ چونکہ ان دستاویزات کی رجسٹری ہونے سے جن کے اوپر خط چھپی کا قاعدہ موثر نہین ہوسکتا عام اشخاص کو آسایش ہے یعنی ایسی رجسٹری ہونے سے دستاویز کنندہ کو بعد مین دستاویز لکھنے سے انکار کرنیکا موقع نہین ملسکتا اسواسطے یہ ہدایت واسطے رجسٹری ان دستاویزات کے جنکی رجسٹری مین قاعدہ خط چھپی کارآمد نہین ہوسکتا جاری کیجاتی ہے تاکہ عام وخاص و عدالت ہاے ماتحت اسکے موافق کاربند ہون ۔

(۱) خط چھپی کا قاعدہ جو قدیم سے رائج ہے وہ رہن نامہ۔ بیعنامہ۔ ہبہ نامہ مین بدستور ہوتا ہے اس سے اور اس رجسٹری سے کوئی تعلق نہین کہ اوسمین چوتھ راج مین لیجاکر کل خرخشہ پہلے ہی رفع کرکے خط چھاپا

(۱۲) مناسب کیجاوے اگر بذریعہ قسط کے مدیون درستی ڈگری دار نکرے تو بضبطی مال پیداوار مدیون ایک حصہ مناسب سے زر ڈگری وصول کرایا جاوے اگر مال پیداوار کو بھی مدیون خورد برد کر جاوے تو مال و مویشی مدیون علاوہ آلات و نرگاوان کشاورزی نیلام کرایا جاکر زر ڈگری ڈگریدار وصول کرایا جاوے سرواران اپیل کو لکھا جاوے کہ جملہ محکمات متعلقہ مین اس کے موافق تعمیل کرنے کو لکھدین فقط۔

| ۱ | ۲ | ۳ |
|---|---|---|
| نمبر اشتہار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| ۱۳ | ۴ اگست سنہ ۱۸۹۳ء | جو اشتہار ممانعت دینے قرضہ جاگیرداران کا سنہ ۱۸۸۸ء مین جاری ہوا اوس سے چلوا دستد سودا سلف وغیرہ مستثنی ہے۔ |

(۱۳)

۴

مضمون

جوکہ سنہ ۱۸۸۸ء مین اشتہار ممانعت دیئے جانے قرضہ جاگیرداران کے جاری ہوا اور اوس مین یہ درج ہوا ہے کہ جو کوئی کسی جاگیردار کو قرضہ دیگا وہ قرضہ پیداوار دیہ جاگیر سے وصول نکرایا جاویگا اگرچہ منشا اوس اشتہار کا یہ ہے کہ جو قرضہ سودی بہ زر نقد کا کوئی جاگیردار کو دیگا وہ دیہ جاگیر سے وصول نکرایا جاویگا لیکن ماتحت مین اس کے مضمون کی غلط فہمی سے چلوا دستد قرضہ جاگیرداران کیا زر نقد اور کیا جنس پارچہ گوٹہ سودا سلف وغیرہ سب پر اثر اس اشتہار کا جاری کیا جاتا ہے۔ اس لیئے مناسب سمجھکر یہ ہدایت عام جاری کیجاتی ہے کہ اشتہار مجریہ مذکور فقط بابت سودے زر نقد کے جاری کیا گیا ہے۔ باقی سودا سلف جنس پارچہ و گوٹہ وغیرہ کا دادستد اس اشتہار کی بحث مین داخل نہین ہے۔ چلو لین دین چہ بلا تمسک اور بلا سود و سودا سلف وغیرہ کا ہو وہ اس قید اشتہار سے مستثنی سمجھا جاوے۔ فقط

(۱۴)

| ۱ | ۲ | ۳ |
|---|---|---|
| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| ۱۲ | ۲۲ جون ۱۸۶۵ء | طریقہ اجراے ڈگریات نسبتی زمینداران — |

۴

## مضمون

دربارہ بندوبست اجراے ڈگری نسبتی زمینداران صیغہ کلکٹری محکمہ مالیہ سے حسب آئین دیوانجی شرقی یہ راے ظاہر کی گئی کہ کارروائی اجراے ڈگریات مین ان لوگون کے مویشی اور مکانات سکنی کہ جو اکثر خام خس پوش ہوتے ہین نیلام کراے جاوین اور مال پیداوار کا اندازہ کرکے اوسمین سے بعد وضع حصہ اخراج جو بچت رہے اوس مین سے بیچ کھاد حال منہا دیکر باقی بچت سے علی قدر حیثیت مدیون فیصلہ ڈگریات کرایا جاوے اور کارروائی حصول زر ڈگری معرفت تحصیلداران ہوا کرے — دیوانجی غربی بھی اس سے اتفاق کرکے لکھتے ہین کہ اگر اس طریق سے وصول ہونا زر ڈگری محال نظر آوے اور کاشتکار کی بدنیتی معلوم ہو تو علاوہ آلات کشاورزی کے مال مویشی نیلام کراے جاکر ڈگری کی درستی ہونا چاہیے — اور چونکہ یہ کارروائی بحکم صیغہ عدالت مین ہوتی ہے لہذا نقل روبکار بنابر غور و تجویز کے دیجاوے —

چنانچہ نقل تجویز کے آنے پر پرسیل نقل سرداران اپیل کو لکہا گیا کہ جملہ نظامتون سے اندرین باب راے لیکر مع اپنی راے کے جسمین ہدایات سابقہ پر نظر کرکے پیش کیے بہ ارسال کرو — تو جواب مین سرداران اپیل نے لکہا کہ جملہ نظامتون سے راے طلب کی گئی تو ہر ایک نظامت سے علیحدہ طور پر راے لکہی آئی — مگر حالات اور ہدایات پر غور کرنے سے ہمارے نزدیک ایصال زر ڈگری کی کارروائی نسبتی زمینداران اس طرح پر ٹھیک معلوم ہوتا ہے کہ جب مقدمہ بصیغہ اجراے ڈگری کسی زمیندار کی نسبت کسی عدالت مین رجوع ہو تو اول مرتبہ بصیغہ اجراے ڈگری قسط بندی کیجاوے اور بروقت تجویز قسط بندی مجوز کو تعداد ڈگری اور حیثیت مدیون پر خیال کر لینے کا اختیار ہوگا اور بعدہ اگر بذریعہ قسط کے مدیون ڈگری دار کی درستی نکرے تو نیلام مال مویشی علاوہ آلات کشاورزی نیلام ہوکر درستی زر ڈگری ڈگری دار کرائی جاوے — جیسا کہ اب عملدرآمد ہو رہا ہے اگر حسب خیال دیوانجی بقدر حصہ کسیقدر آمدنی پیداوار ڈگریدار کو دلانا قرار پاوے تو مدیون ہمیشہ پیداوار کو چھپاویگا اور کبھی ڈگریدار کی درستی نہو گی کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مدیون ڈگریدار کی درستی کرنے سے نارضامند رہا کرتا ہے —

نظر بحالات صدر یون مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اول بعد بروائری مقدمہ اجرا نسبتی مدیون زمیندار قسط بندی

(۱۰)

| ۱ | ۲ | ۳ |
|---|---|---|
| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| ۱۰ | ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۱۲ع | جو سمن کہ متعلق ضلع اجمیر بھیجے جاوین اون کی فیس نہ لی جاوے ۔ |

۴

مضمون

بوصول ڈاکٹ رزیڈنسی مورخہ ۲۳ فروری سنہ ۱۹۱۲ع نمبری (۴۲۵) جسمین علاقہ غیر سے یہ ہدایت جاری ہوئی کہ جو سمن کہ متعلق ضلع اجمیر بھیجے جایا کرین اون کی فیس نہ لی جایا کرے فقط ۔

(۱۱)

| ۱ | ۲ | ۳ |
|---|---|---|
| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| ۱۱ | ۲۸ اپریل سنہ ۱۹۱۲ع | جب کبھی منصفان درجہ اول و دوم مین سے ایک منصف غیر حاضر ہو تو بجاے اوسکے منصف درجہ سوم کی راے کے اتفاق سے مقدمات خفیفہ منصفی مین طی ہوا کرین ۔ |

۴

مضمون

چونکہ منصفی مین مقدمات خفیفہ یعنی جنکی مالیت عــــہ تک کی ہو باتفاق راے منصف درجہ اول او منصف درجہ دوم طی ہوتے ہین اس مین جب کبھی کوئی منصف ہر دو منصفان مذکورہ بالا مین سے بوجہ رخصت غیر حاضر ہوتا ہے تو منظوری محکمہ عالیہ منصف درجہ سوم کے اتفاق سے طے کراے جاتے ہین مگر اس بابین ہر مرتبہ جب ضرورت پیش آتی ہے منصفی سے بابت منظوری محکمہ عالیہ کو لکھا آتا ہے اور یہاں سے منظوری جاتی ہے جب کام جاری ہوتا ہے اس مین کچھ روز کام بند بھی رہتا ہے اسلئے ایسا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اندرین باب عام طور پر ہدایت جاری ہو جانا چاہئے کہ جب کبھی منصفان درجہ اول و دوم مین سے کوئی ایک منصف غیر حاضر ہو تو بجاے اس کے درجہ سوم کی راے کے اتفاق سے مقدمات خفیفہ منصفی مین طے ہوا کرین فقط ۔

| ۱ | ۲ | ۳ |
| --- | --- | --- |
| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| ۸ | ۱۷ فروری سنہ ۱۹۱۲ع | جو حکم ۱۲ فروری سنہ ۱۹۱۰ع کو بابت ممانعت قرضہ فوج کے ہوا ہے وہ صرف قرضہ کے واسطے ہے داد وستد سود وغیرہ کی بابت نہین ہے ـ |

۴

مضمون

مقدمہ خیرات علی ولد بہادر علی مدعی اسد علی ولد عنایت علی ملازم پلٹن اول خاص مدعا علیہ دعوی ۹ قیمت مادہ گاؤ حسب استصواب سرداران اپیل ـ

۱۲ فروری سنہ ۱۹۱۰ع کو محکمہ عالیہ سے حکم ہو چکا ہے کہ بذریعہ اشتہار کے جو ممانعت فوج کو قرضہ دینے کی ہوئی ہے وہ صرف داد وستد سودی کی بابت ہے ـ دیگر معاملات جو آپس مین ایک شخص غیر اور ایک ملازم فوج کے ہون اون کی ممانعت نہین ہے ـ

چنانچہ ایک اور ایسا ہی مقدمہ منصفی مین پیش ہوا جس مین کاہنا ولد سیٹہو نیارہ مدعی ہے ـ سید محمد علی کپتان پلٹن جلسی ملتگان مدعا علیہ ہے دعوی عہ بابت قیمت روئی اور مزدوری کے ہے اس مقدمہ مین جب سمن مدعا علیہ بخشی خانہ مین واسطے تعمیل کے بہیجا گیا تو بخشی جی نے تعمیل سمن کی نکرائی اور جواب لکہہ دیا کہ خلاف اشتہار کیون تعمیل ہوتی ہے ـ

بران منصفی نے حکم محکمہ منشیہ عالیہ مورخہ ۱۲ فروری سنہ ۱۹۱۰ع انکے پاس نقل بہیجکر برائے تعمیل لکہا تو پہر بہی تعمیل نہین کی ـ

منصفون نے محکمہ عالیہ کو لکہا کہ بخشی خانہ فوج کو لکہا دیا جاوے کہ ایسی حجت ناحق نہ اٹہایا کرین ـ اور بخشی جی نے یہی لکہا کہ جو منشا اجرای اشتہار ممانعت قرضہ کا ہے وہ اسطرح پر سامان اور جنس لینے کی اجازت دیجاوے گی تو وہ مفقود ہو جاوے گا ـ سو نقد یا جنس یا قیمت کسی قسم کی داد وستد خلاف اشتہار ہو اوسکی سماعت بنام ملازمان فوج نہوا کرے کہ اشتہار مین شرح سود سے اور غیر سودی کی نہین ہے

چونکہ یہ تحریر بخشی جی فوج کی بالکل خلاف حکم سابق کے ہے حکم سابقہ ۱۲ فروری سنہ ۱۹۱۰ع کا جملہ مراتب پر غور ہو کر ہوا تہا اور اشتہار مذکور مین صاف قرضہ کی بابت ممانعت درج ہے ایسا معاملہ جیسا کہ درپیش آیا ہے اوس مین داخل نہین ہے ـ

لہذا بخشی خانہ فوج کو لکہا گیا کہ موافق تحریر منصفی تعمیل سمن کی کرا دین اور موافق حکم محکمہ عالیہ کے تعمیل کراتے رہین فقط ـ

| ۱ نمبر شمار | ۲ تاریخ منظوری | ۳ خلاصہ |
| --- | --- | --- |
| ۶ | ۱۷؍فروری سنہ ۱۹۰۳ء | اگر کوئی شخص قرضہ لینے کے بعد ملازم فوج ہو جاوے تو نالش ہونے پر بخشی جی فوج تعمیل سمن کی مدعا علیہ پر کرادیا کرین ۔ |

۴

## مضمون

بمقدمہ واسو لال گماشتہ سیٹھہ مول چند گولچا مدعی نظام بخش و حسینی بخش ملازمان بخشی خانہ فوج مدعا علیہ دعوی مالیتی ۵ منصفی سے بذریعہ کیفیت ۱۶ دسمبر سنہ ۱۹۰۳ء یہ شکایت لکھی آئی تھی کہ مدعا علیہم نے یہ روپیہ بصیغہ مزدوری مدعی سے قبل ملازمت لیا تھا ۔ اب مدعی نے نالش کی تو بوجہ اس کے کہ مدعا علیہ ملازم فوج ہو گیا ہے سمن حسب قاعدہ معرفت بخشی جی فوج جاری کیا گیا تو وہان سے جواب آیا کہ یہ لکھو کہ قرضہ ممانعت کے بعد کا ہے یا پہلے کا ۔

چنانچہ اس کا جواب دیا گیا اور سمن مکرر بھیجا گیا تو کہا کہ قرضہ قبل از ممانعت کا ہے تو تنخواہ سے ایصال کیون ہوتا ہے ۔ یہان سے جواب دیا گیا کہ ابھی ایصال کی کارروائی نہین ہے بلکہ نمبری مقدمہ کی جوابدہی کے واسطے سمن جاری ہوا ہے ۔ تو جواب آیا کہ قرضہ ملازمت سے متعلق نہین ہے تو بصیغہ ملازمت کارروائی کیون ہوتی ہے غور فرمایا جاوے کہ جو لوگ ملازمت سے پہلے قرضہ لیکر پھر ملازم فوج ہو جاوین تو حکم امتناعی مین کب داخل ہو سکتے ہین بخشی جی کے نام حکم ہو جاوے کہ تعمیل سمن کی کرا دین ۔

جس پر محکمہ عالیہ سے اسکا حال بخشی خانہ فوج سے دریافت کیا گیا تو جواب مین لکھا آیا کہ منصفی کو یہ ہی لکھا گیا ہے کہ جب یہ قرضہ ملازمت سے قبل کا ہے تو پھر تنخواہ سے ایصال کیون کرایا جاوے ۔

جس ذریعہ سے مدعی نے دیا ہے اوسی طرح وصول کرے سو یہ اعتراض تسلیم کر کے منصفی میں تعمیل سمن کیواسطے لکھا آیا اوس پر لکھا گیا کہ جب یہ مطالبہ ملازمی کے متعلق ہی نہین ہے تو کارروائی سمن کی بصیغہ ملازمی کیون ہوئی ہے چونکہ یہ جواب بخشی خانہ کا اور اون کی کارروائی بالکل نادرست تھی کس لیے کہ تعمیل سمن کی صرف اس وجہ سے کہ مدیون بخشی خانہ کا ملازم ہو گیا ہے کرائی جاتی ہے ابھی یہ بحث درپیش نہین ہے کہ یہ ڈگری کس جائداد مدیون سے وصول کرائی جائیگی بلکہ ہنوز مقدمہ کی تحقیقات درپیش ہے ۔

لہذا بخشی خانہ فوج کو لکھا گیا کہ حسب ضابطہ موافق تحریر منصفی کے سمن کی تعمیل کرا دین فقط ۔

اشتہار قرقی کا مکان مدیون پر جاری کیا گیا تو رپورٹ چپراسی سے مکان مدیون کا مطالبہ ڈگری کو بابت ڈگری دار پانے مین فرق ہونا ظاہر ہوا ۔ مقدمہ گوبندرام کو برآمد کرا کر دیکھا گیا تو بعد قرقی مکان مدیون بعہد ناظم جی سابق ۱۸ رجولائی سنہ ۱۸۹۱ع کو اوس مین یہ حکم ہو چکا ہے کہ پتہ مدعا علیہ کا نہین لگا مکان پر قفل لگ رہا ہے غیر موجودی مدعا علیہ مین مقفل مکان نیلام نہین ہو سکتا کس لیے کہ حیثیت مکان کی بغیر دیکھنے کے معلوم نہین ہو سکتی کاغذات داخل دفتر کئے جاوین اور مدعی مطلع رہے کہ جب پتہ مدیون کا لگے درخواست اپنی پیش کرے ۔

باتباع اس حکم کے اس مقدمہ مری سکھہ مین بھی ایسا ہی حکم دیا گیا مگر بعدہ مین ڈگری دار نے نیلام مکان مدیون کی درخواست پھر پیش کی اگرچہ برخلاف حکم سابق دوسرا حکم دیا جانا مناسب نہین ہے لیکن بحالت روپوشی مدیون کارروائی اوس کی نیلام جائداد کی ملتوی رہنا باعث حق تلفی ڈگریدار کا ہے کیونکہ مدیون اپنی جائداد بچانے کے خیال سے ہمیشہ روپوش ہی رہیگا اور کوئی صورت وصول زر ڈگری کی نہ ہوگی ڈگریدار محروم رہے گا ۔ لہذا بجائے صدر مکان مقفل مدیون کہلوا دیا جا کر بعد تحریر ہونے فہرست اوس مال کے جو اوس مین موجود ہو نیلام ہونا چاہئے اسباب اور مال کے واسطے صراحت ہونی چاہئے کہ اوس کا کیا کیا جائے ۔

سرداران اپیل نے اول ہدایت اس بارہ کی برآمد کرائی تو کوئی برآمد نہین ہوئی ۔ بابت اجرائے عدالت دیوانی اور ناظر منصفی سے عمل درآمد کے بارہ مین رپورٹ لی تو اس خلاصہ پیش ہوئی کہ جب قرقی اور نیلام کے وقت قفل بند ہوتا ہے تو پہلے اسکی رپورٹ پیش کیجاتی ہے اور اوسپر تاریخ مقرر ہو کر کوتوالی کو لکھوا دیا جاتا ہے کہ پہر اوس تاریخ مین تحصیلدار موقع پر جا کر روبروئے خبرنویس و ہمسایگان موقع وغیرہ مکان مقفل کو کہلوا دیتا ہے ۔ مکان کو دیکھکر اور فہرست سے مطابقت کیجا کر یا قرقی کر لی جاتی ہے بالعدہ پیمایش و معاینہ حیثیت وغیرہ نیلام کر دیا جاتا ہے ۔ سرداران اپیل نے اپنی رائے مین لکھا کہ شہر مین تحصیلدار کی معرفت بحالت عدم موجودی مدیون کارروائی قرقی و نیلام کیجاتی ہے بیرونجات مین معرفت تھانہ دار قفل کہلوانے کی کارروائی ہونی چاہئے اور فہرست مال بھی لکھی جانی چاہئے اور اجرا اپنی اس رائے کا محکمہ عالیہ کے استصواب پر منحصر رکھکر بذریعہ کیفیت ۱۸ جنوری سنہ ۱۸۹۵ع محکمہ عالیہ کو لکھا ۔

چنانچہ جواب مین منظوری اون کی رائے کی لکھی گئی ۔ اور یہ بھی لکھا گیا کہ ماتحت کو بھی اس سے اطلاع دیدین ۔

| ۱ | ۲ | ۳ |
|---|---|---|
| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| ۵ | ۱۷؍ فروری ۱۸۹۸ء | ضمیمہ ہدایت نمبری (۱۰) ۱۸۹۶ء و (۹۶) مجریہ ۱۷؍ ستمبر ۱۸۹۶ء و نمبری (۱۳۳) ۱۸۹۶ء بابت نالش دوبارہ جسکی نظرثانی نکی گئی ہو۔ |

۴

## مضمون

مختاران عدالت دیوانی نے بذریعہ کیفیت ۲۳؍ اکتوبر ۱۸۹۷ء لکھا تھا کہ ہدایت مین جو درباب حاضری و غیرحاضری فریقین جاری ہوئی ہے اوسمین یہ صراحت اور ہوجاوے کہ (اگر عدم پیروی مین مدعی کے کاغذات داخل دفتر کئے جاوین تو مدعی کو اختیار ہے کہ بذریعہ نظرثانی یا مرافعہ چارہ جوئی کر سکتا ہے)
چنانچہ اندرین باب جو ہدایتین جاری ہوئی ہین ملاحظہ کی گئین۔ اون مین اگرچہ ہدایت ۲۱؍ ستمبر ۱۸۹۶ء مین مدعی کی بابت کوئی بحث نہین کی گئی مگر جو ہدایت ۳؍ فروری ۱۸۹۶ء کو جاری ہوئی ہے اوس کی دفعہ اول مین صاف طور پر صراحت ہے کہ اگر عدم حاضری مین کاغذات داخل دفتر کئے جاوین گے تو ۳۰ دن کے اندر مدعی اپنے عدم حاضری کی وجہ کافی وسچ کر کے نظرثانی کر کے کارروائی مقدمہ کی کرا سکے گا۔ پس جب بیدا یزادی کی کوئی ضرورت نہین۔ اور جیسا کہ مختاران عدالت کی کیفیت مین درج ہے کہ ۳؍ فروری اور ۲۱؍ ستمبر ۱۸۹۶ء کی ہدایت کو دیکھا۔ سوا اس تاریخ کے اندرین باب کوئی ہدایت ملاحظہ سے نہین گذری۔ اگر مدعی ۳۰ یوم مین نظرثانی نکرے گا تو اوس کو دوبارہ رسوم داخل کر کے نالش کر سکنے کا ممانعت نہین ہے البتہ عدم پیروی مدعی مین جو مقدمہ داخل دفتر ہوگا اوس کا مرافعہ نہین ہو سکتا کیونکہ نفس مقدمہ کی بابت کوئی تجویز ہی جب نہین ہوئی ہے تو پھر اس کا مرافعہ کیسے ہو سکے گا۔ فقط

| ۱ | ۲ | ۳ |
|---|---|---|
| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| ۶ | ۱۷؍ فروری ۱۸۹۸ء | طریقہ کارروائی اجرائے ڈگری و نیلام مکان مدیون بحالت عدم موجودگی و روپوشی مدیون۔ |

۴

## مضمون

ناظم جی سوائی جے پور نے بمقدمہ اجرائے ڈگری ۹ ؎ از آن پھری سکہ سراؤگی ساکن چند لائی مدعی رگھناتھ بوہرہ ساکن دانکہ مدیون ڈگری محکمہ اپیل سے استصواب کیا تھا کہ درخواست ڈگریدار پر جب

کہ ڈگری تو مدعی نے اپنے حق مین محمد خان کی نسبت حاصل کی تھی مگر جب محمد خان مر گیا ـــــ
تو ڈگریدار نے اپنا زر ڈگری نامدار خان ملازم ٹرنسپورٹ کور پسر مدیون کی تنخواہ سے وصول کرائے جانے
کی درخواست کی - اور کیفیت منصفی کی وصول ہونے پر وکیل ٹرنسپورٹ کور کو تا ادائے زر ڈگری
مدعی حصہ سوعی تنخواہ پسر مدیون سے وضع کرکے بھیجتے رہنے کی ہدایت محکمہ عالیہ سے کی گئی -
نامدار خان پسر مدیون نے اپنے محکمہ کے توسط عذر کیا کہ نہ مین نے آج تک کسی سے قرضہ لیا
اور نہ مدعی سے واقف اور کبھی منصفی سے مجھے بلایا بھی نہین گیا ایسی صورت مین روپیہ میری
تنخواہ سے کیونکر وصول کیا جاتا ہے -
چنانچہ منصفی سے حال دریافت کئے جانے اور وہان سے طریقہ عمل درآمد لکھے آنے کے بعد
۱۹ جولائی سنہ ۱۸۹۲ع کو بنام منصفی یہ لکھا گیا کہ پسر مطالبہ باپ کے ذمہ کا جب ادا کرسکتا ہے کہ جائداد
پدری اس نے پائی ہو اب بموجب قاعدہ ڈگریدار کو ہدایت کردینی چاہئے کہ مدیون کی جو جائداد ہو اس سے
اپنی درستی زر ڈگری کی درخواست کرے - پسر مدیون کی تنخواہ سے درستی زر ڈگری کی نہین ہوسکتی -
اس فیصلہ کے بعد منصفی مین ہی ایک دوسرے مقدمہ مین یہ صورت پیش آئی کہ مسماۃ گینشی زوجہ گینشیا
نے [illegible] کی ڈگری نادہو شکاری ملازم کارخانہ کی نسبت اپنے حق مین حاصل کی اور بعد ناطق ہونے
تجویز کے مقدمہ اجرا مین دائر کیا اور تنخواہ سے ایصال زر ڈگری کی درخواست کی کہ اس ہی بنا پر منصفی
کی تحریر سے ڈگری مدعی کی کارخانجات مین درج چہرہ ہوگئی - مگر بعد مین مدعا علیہ فوت ہوگیا اور [illegible]
اپنے پسر کو حالت نابالغی مین چھوڑا کہ جس کی عمر ساٹھ سال کی ہوگی - مدعیہ نے درخواست کی کہ پسر مدیون
اپنے باپ کی اسامی پر مقرر ہوگیا ہے اور جائداد کچھ نہین تنخواہ سے زر ڈگری دلایا جاوے - مسماۃ
برجی زوجہ مدیون نے تصدیق کیا کہ جو آٹھ جوڑیان شوہرم کے نام تھین وہ پسرم کے نام ہوگئین ہین جسطرح
ہوگا درستی زر ڈگری کردیگی -
منصفون نے استصواب کیا کہ مدیون فوت ہوگیا مدعیہ اوسکے پسر کی بالغی سے درستی اپنے زر ڈگری کی چاہتی ہے
دریافت طلب اس مین یہ امر ہے کہ جو ہدایت مقدمہ تلسی رام مین ۱۹ جولائی سنہ ۱۸۹۲ع کو جاری ہوئی ہے
ایسے موقع پر اثر پذیر ہوگی یا نہین جوڑی نرگاؤ مدیون کی اوسکے پسر کے نام ہوجاوین تو وہی سوعی مدیون کی اون
جوڑیہائے نرگاؤ کی بچت سے دلایا جاسکے گا یا نہین -
جس پر جواب مین لکھا گیا کہ جو نظیر تمنے ملازم ٹرنسپورٹ کور کی درج کی ہے وہ اس صورت مین کارآمد نہین [illegible]
اپنے باپ کے بیلون کی اسامی پائی ہے ہر اینہہ مدیون اپنے والد کا قرضہ ادا کرنے کا ذمہ وار ہے -

(۲)

چنانچہ نظامت کو جواب مین لکھا گیا کہ موافق حکم محکمہ اپیل اندرین مقدمہ تعمیل کرین قبل ازین نظامت دوسہ کے استصواب پر ۳۱؍ اگست سنہ ۱۸۹۳ء کو محکمہ عالیہ سے لکھا جا چکا ہے کہ میعاد سماعت کا شمار بموجب قانون راج کرنا چاہیے اور نیز بمقدمہ نتھل ولد سروپ چند او سوال مدعا علیہ اپیلانٹ بمقدمہ نگمر گہنا تھہ بگمہ مختار عام چنا رون رگہنا تھہ وکیل ڈسٹرکٹ کورٹ نامک دعوی الماحصہ محکمہ عالیہ تک سے یکم فروری سنہ ۱۸۹۳ء کو اسی قسم کی بحث آکر فیصلہ ہو چکا ہے اور اس ہی فیصلہ کی نظیر پر سرداران اپیل نے نظامت کو لکھا ہے کہ میعاد کا شمار قانون راج کے موافق ہوگا۔

(۳)

| ۱<br>نمبر شمار | ۲<br>تاریخ منظوری | ۳<br>خلاصہ |
|---|---|---|
| ۳ | ۲۷؍ جنوری سنہ ۱۸۹۴ء | پروانہ مال ضبط کا ڈگریدار کو نہ دیا جاوے۔ |

۴

مضمون

ایک مقدمہ ہلاکت گوران مین صورت واقعہ کی اس طرح پر دیکھنے مین آئی کہ ہر بخش وکیل کی ڈگری موضع مہا بورہ پرگنی اور نظامت سے آسا سنگہ نامی شحنہ مال ضبط کا مقرر کیا گیا۔ اور گوبند نراین پسر مدعی مال کی نشاندہی کے واسطے شحنہ کے ساتھہ گیا جب تیجا پٹیل کے کہاتہ پر پہنچے تو پٹیل مذکور تو وہان موجود نہین تھا گوران جو ضعیف اور لاغر عورت تھی وہان حفاظت کے لیے بیٹھی ہوئی تھی اور غلہ دو مقام پر جدا جدا پڑا تھا ان لوگون نے اوس غلہ کو ایک جگہہ کر دینے کے واسطے کہا اُس نے اس کام کو اپنے قابو سے باہر دیکھکر انکار کیا گوبند نراین پسر مدعی نے دہکہ دیا کہ جس سے وہ تہوڑی دور پر جا گری۔ یہ لوگ تو وہان سے واپس چلے آئے اور بعد مین مسمات مذکورہ مرگئی۔

چنانچہ نفس مقدمہ میں تو جداگانہ تجویز کی گئی اور یہ ہدایت جاری ہوئی کہ پروانہ مال ضبط کا جو ڈگریدار کو دیا گیا یہ درست نہین محکمہ اپیل کو لکھا جاوے کہ آیندہ پروانہ مال ضبط ڈگریدار کو نہ دیا جاوے اس کا انتظام کردو۔

(۴)

| ۱<br>نمبر شمار | ۲<br>تاریخ منظوری | ۳<br>خلاصہ |
|---|---|---|
| ۴ | ۱۵؍ فروری سنہ ۱۸۹۴ء | مدیون بحالت پانے جائداد پدری کے قرضہ پدری کے ادائگی کا ذمہ وار ہے۔ |

۴

مضمون

منصفی کے ایک مقدمہ اجرائے ڈگری تلسی رام مہاجن اگروالہ مین صورت معاملہ کی یون پیش آئی تھی

اس لئے بتصفیہ اوس ہی ہدایت ۲۴ فروری سنہ ۱۸۹۱ء کے یہ ہدایت جاری ہونی مناسب ہے کہ جب مقدمہ دیوانی فیصلہ ہوا ہو اور یقین کسی حاکم کے روبرو ہو جاوے اور بعد فیصلہ کے وہ حاکم رخصت پر یا برخاست ہو کر چلا جاوے یا وفات پاوے اور فریق ناراض چھ ماہ کے اندر پابندی ہدایت مذکورہ بالا اوس تجویز کی نظر ثانی پیش کرے تو جو حاکم کہ حاکم اول کا قائمقام مقرر ہو وہ نظر ثانی مذکورہ کا فیصلہ کر سکتا ہے —

| ۱ | ۲ | ۳ |
|---|---|---|
| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| ۲ | ۱۴ فروری سنہ ۱۸۹۳ء | ڈگری عدالت انگریزی کو منشار دعوی مین مدعی پیش کرے تو شمار میعاد سماعت کا بموجب قانون راجکے ہوگا — |

۴

مضمون

نظامت شیخاوائی مین ہنومان بخش مختار ستہی رام کہنی رام کی جانب سے نسبت جیون رام و پرتاد رام وغیرہ دعوی مبلغ ... اصل اور سود کا بروئے ڈگری مصدورہ دیوریا ضلع گورکہپور محکمہ ۱۲ اپریل سنہ ۱۸۸۵ء دائر ہوا —

مدعا علیہم نے جواب مین یہ عذر کیا کہ مدعی نے ڈگری عدالت انگریزی کو منشار دعوی گردانا ہے اور ڈگری مصدورہ عدالت انگریزی کی میعاد صرف تین سال کی ہے — اس ڈگری کو پانچ سال سے زیادہ عرصہ گذر چکا اور بعد صدور ڈگری کارروائی اجرا وغیرہ کی بھی نہین ہوئی —

نظامت سے یہ عذر مدعا علیہم تسلیم کیا گیا اور دعوی مدعی اس ہی بنا پر خارج کر دیا —

مدعی نے محکمہ اپیل مین جب اس کا مرافعہ کیا تو وہان سے دعوی مدعی بین المیعاد قرار دیا گیا ، اور یہہ لکھا گیا کہ عدالت ہائے راج مین میعاد سماعت چھ سال مقرر ہے پہر کیا وجہہ کہ علاقہ انگریزی کی میعاد کا اثر مقدمہ ہذا مین لیا جاوے بپابندی قانون راج تجویز ہونی چاہئے —

ناظم جی شیخاواٹی نے بہ تحریر حالات مقدمہ بذریعہ کیفیت ۱۸ دسمبر سنہ ۱۸۹۲ء یہ استصواب کیا کہ نظامت سے اس امر کو تو غیر مسلم نہین قرار دیا گیا کہ عدالت ہائے راج مین میعاد سماعت شش سالہ نہین ہے مگر بحث طلب یہ امر ہے کہ اس قسم کی ڈگری انگریزی کی جس کی میعاد تین سال کی ہے وہ منقضی ہو جاوے اور مدعی اوسکو منشار دعوی قرار دیکر مقدمہ عدالت ہائے راج مین دائر کرے تو سماعت ہوگا یا نہین کیونکہ مدعی مقدمہ ہذا نے از روئے بہی کہاتہ یا بہ شہادت گواہان دعوی نہین کیا کہ جو تاریخ داد و ستد سے شمار میعاد کیا جاوے — بلکہ ڈگری ہذا جو یکطرفہ ہونے کے سوا خارج المیعاد بھی ہے منشار دعوی گردانا ہے اور مقدمات عدالت دیوانی مین خلاف منشار دعوی تصفیہ نہین ہو سکتا —

| ١ | ٢ | ٣ |
|---|---|---|
| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| ١ | ۱۰ رجنوری سنہ ۱۸۹۴ء | ضمیمہ ہدایت نمبری (۱۴۷) مجریہ ۱۴ راگست سنہ ۱۸۹۰ء ونمبری (۱۷) مجریہ ۲۲ رفروری سنہ ۱۸۹۳ء درباب سماعت نظرثانی۔ |

(۱)

۴

مضمون

شونراین بیاس ساکن سوائی رام گڈھ نے لالہ اگوجرو ساویا جاٹ ساکن وہانی سیراجی پر للعہ کا دعوی بابت نالم قوراوانی کے پیشی مین دایر کیا تھا۔ ان سے دعوی مدعی ۳۰ راپریل سنہ ۱۸۹۳ء کو ڈگری ہوا۔ اس تجویز کا مرافعہ مدعا علیہم کی جانب سے عدالت دیوانی مین پیش ہوا۔ ۱۲ رجولائی سنہ ۱۸۹۳ء کو بابو ہران چند رجسٹرجی کی پیشی سے مرافعہ نامنظور کیا گیا۔ دوسرے مختار عدالت بروقت اس فیصلہ کے موجود نہین تھے۔ اب اوس تجویز ۱۲ رجولائی سنہ ۱۸۹۳ء کی نظرثانی پورے رسوم کے کاغذ پر بموجب ہدایت نمبری (۱۴۷) مجریہ ۱۴ راگست سنہ ۱۸۹۰ء کے مدعا علیہم نے عدالت دیوانی مین اندر میعاد چھ ماہ کے پیش کی۔

چونکہ بابو ہران چند رجسٹرجی کی پیشی کے فیصلہ کی یہ نظرثانی ہے اور وہ رخصت پر ہین اور اونکی پیشی کا کام بھی بھگت بہاری لال جی کرتے ہین اسلئے بھگت بہاری لال جی نے محکمہ اپیل سے استصواب کیا کہ ہم اس نظرثانی کو یون نہین سن سکتے کہ حاکم ثانی کی تجویز ہے پس جیسا ایما ہو کیا جاوے۔

سرداران اپیل نے یہان سے استصواب کیا ہے کہ اس مقدمہ مین نظرثانی کے سماعت کی اجازت عدالت دیوانی کو لکھی جاوے یا نظرثانی کنندہ کو مرافعہ کرنے کی ہدایت کیجاوے۔ اور اپنی رائے مین لکھا کہ ہماری رائے مین اس نظرثانی کی سماعت پیشی بھگت بہاری لال جی کر سکتے ہین کیونکہ بابو ہران چند رجی رخصت پر ہین مقدمہ مین ثبوت درخواست کنندہ کو حاصل ہوا ہے۔ اگرچہ ۲۲ رفروری سنہ ۱۸۹۳ء کو ایسے مقدمات کی نظرثانیون کی بابت جو یکطرفہ یا عدم پیروی مین فیصل یا داخل دفتر ہوجاوین ہدایت جاری ہوچکی ہے کہ ایسے مقدمہ کی نظرثانی دوسرا حاکم جو بدل کر آوے سن سکتا ہے لیکن اوس ہدایت مین یہ صراحت صریح نہین ہے کہ جب ایسے مقدمہ کی سی صورت پیش آجاوے تو کیا کیا جاوے۔

چنانچہ حالات مقدمہ پر جو غور کیا جاتا ہے تو ظاہر ہے کہ ایسے نظرثانی کے ذریعہ سے وہ ثبوت پیش ہوتا ہے جو حاکم اول کے روبرو پیش نہین ہوا تھا اور ایسی صورت مین کہ تجویز کو ہوئے چھ ماہ گذر جائین مرافعہ نہین ہو سکتا۔ اگر نظرثانی کو سماعت نہ کیا جاوے تو مستغیث کی حق تلفی کا خیال ہے۔ کیونکہ اوسکو اپنی دادرسی کا اور کوئی موقعہ نہین رہا۔

# حصہ دوم

# ہدایات صیغہ عدالت دیوانی

جاری ہے کہ جب ایک مثل میں دو حکموں کی نقول احکام کوئی شخص چاہے تو علیحدہ علیحدہ درخواست لیجاتی ہے اور حکم ہذا میں ایک درخواست کے ذریعہ سے نقل دیجاتی ہے ہر ایک جگہ یکساں صورت رہنی مناسب ہے – ہماری رائے میں علیحدہ علیحدہ درخواست ہر ایک حکم کی نقل کے واسطے پیش ہونی ٹھیک معلوم ہوتی ہے –

جس پر جواب لکھا گیا کہ علیحدہ علیحدہ حکموں کے متعلق کی بابت نقلوں کی درخواستیں بھی علیحدہ علیحدہ ہی لیجانی چاہئیے اور اگر ایک حکم کی نقل کے چند کاغذوں کی نقلیں کوئی طلب کرے تو ایک درخواست کے ذریعہ سے دیجانی چاہئیے فقط –

(۸) محکمات مین تعداد امیدوارون کی تعداد مقرر نہین ہے اس تعداد کا مقرر ہونا مناسب خیال کیا جاکر حسب صراحت ذیل تعداد مقرر کیجاتی ہے ـ

| محکمہ اپیل | فوجداری | عدالت دیوانی | منصفی | نظامت سوائی جی پور |
|---|---|---|---|---|
| ۶ | ۴ | ۹ | ۹ | ۱۰ |

| ۱ | ۲ | ۳ |
|---|---|---|
| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| ۹ | ۹ر ستمبر سنہ ۱۹۲۳ء | ہدایت درباب جلد تر کئے جانے تحقیقات پرچہ ہائے خبر |

(۹)

مضمون

جس محکمہ کے افسر کی شکایت کا پرچہ خبر ہو اوسکے پاس بنابر تحقیقات بھیجے جانے مین اصلی حال ظاہر نہین ہوتا ان کارروائی اہلکاران محکمہ کی یا کسی اور افسر کی شکایت کہ جس کی بابت حاکم محکمہ کو اطلاع ہو پرچہ خبر کے پیش ہون وہ پرچہ خبر حاکم محکمہ کے پاس بھیجے جانے مین کوئی حرج نہین ہے اسلئے آیندہ پرچہ خبر جو بابت شکایت حاکم محکمہ کے پیش ہون وہ اوس کے حاکم بالادست کے پاس بنابر تحقیقات بھیجے جایا کرین تاکہ اول تحقیقات و دریافت حال فوراً ہو کر نتیجہ برآمد ہوجایا کرے ـ تحقیقات مین عرصہ پانچ پانچ سال و نیز اس سے زیادہ گزر جاتے ہین اصلیت ظاہر نہین ہوتی اور نہ اس قدر عرصہ کے بعد خبر نویس ثبوت پیش کر سکتا ہے اسلئے تحقیقات پرچہ ہائے خبر کی جہانتک ممکن ہو جلد ہو جایا کرے اگر جلدی سے کارروائی تحقیقات کی نہوگی تو ہزار ہا روپیہ جو اس محکمہ خبر کے لئے صرف ہوتا ہے رائگان جائے گا اور کچھہ نتیجہ برآمد نہوگا ـ بتر سیل نقل بنا بر تعمیل اپیل کو لکھا جاوے اور تاکید ہو کہ جو تحقیقات متعلق پرچہ خبر ہوا اوس کی تکمیل جہانتک ممکن ہو جلد ہو جایا کرے توقف بیجا ہرگز نہوا کرے اور جملہ محکمات ماتحت کو بھی اسکی تعمیل کے لئے نقل بھیجکر ہدایت کردین ـ

۹ر ستمبر سنہ ۱۹۲۳ء ـ

| ۱ | ۲ | ۳ |
|---|---|---|
| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| ۱۰ | ۲ر اکتوبر سنہ ۱۹۲۳ء | علیحدہ علیحدہ محکمات کے مثلہ کی بابت درخواست نقول بھی علیحدہ علیحدہ ہونی چاہئین البتہ ایک محکمہ کی مثل کے چند کاغذون کی نقلین ایک درخواست کے ذریعہ سے دیجا سکتی ہین ـ |

(۱۰)

۴

مضمون

بذریعہ کیفیت ۲۲ر جولائی سنہ ۱۹۲۳ء ممبران اپیل نے استصواب کیا تھا کہ عدالت دیوانی مین تو اسطرح عمل درآمد

تحریر کوتوالی اور ڈاکخانہ سے جاری ہونے کی منظوری ہونی چاہئے کہ جس سے کام کی اسلوبی ہو اور ابتری اور طوالت جاتی رہے ۔

جس پر یہ تجویز ہوئی کہ بوساطت فوجداری وصول محصول چٹھیات ڈاکخانہ کی کارروائی محض اس وجہ سے کہ ڈاکخانہ اور کوتوالی مین باہم سلسلہ تحریر کا جاری نہین ہے حسب رائے فوجداری فضول معلوم ہوتی ہے ڈاکخانہ سے برابرانہ تحریر کے ذریعہ سے بالا بالا بلا وساطت فوجداری کوتوالی سے تعمیل کرانے مین کوئی حرج نہین ہے ۔ تجویز فوجداری کی منظوری جواب مین فوجداری کو اطلاع منتظم کو واسطے تعمیل کے لکھدی جاوے فقط

| ۱<br>نمبر شمار | ۲<br>تاریخ منظوری | ۳<br>خلاصہ |
|---|---|---|
| ۷ | ۱۲ اگست سنہ ۹۳ء | بجائے الفاظ غیر معروف مثل جوڈیشل وغیرہ الفاظ عام فہم استعمال کئے جاویں ۔ |

۴

مضمون

چونکہ تھوڑی عرصہ سے محکمات ماتحت اور محکمہ عالیہ مین اکثر الفاظ غیر مشہور مثل جوڈیشل وغیرہ کا استعمال جاری ہوگیا ہے کہ عام لوگ اون کے معنے نہین سمجھ سکتے چنانچہ حال مین بملاحظہ عرضی بابہام مہاجن پرگنہ لال سوٹ ظاہر ہے کہ نامبردہ نے بابت لگانے چابک تحصیل مین استغاثہ پیش کیا تو تحصیلدار نے کہا کہ مجھے خبر نہین جوڈیشل جانے اس عرصہ مین تین روز تک حیران رہا جوڈیشل لیت و لعل کرتا رہا ۔

اندرین صورت کل محکمات کو لازم ہے کہ بجائے جوڈیشل وغیرہ الفاظ غیر معروف کے ایسے الفاظ استعمال مین لاوین کہ جو عام فہم ہون اور زمیندار وغیرہ عام رعایا اوس کو سمجھ سکین ۔ اور ہر قسم الفاظ غیر عام فہم کو استعمال مین نہ لایا کرین مثلاً جو لفظ جوڈیشل استعمال مین لایا جاتا ہے بجائے اوسکے عدالتی لکھنا چاہئے کہ یہ لفظ بہ نسبت جوڈیشل لفظ انگریزی کے فارسی کا لفظ زیادہ عام فہم ہے اور پہلے سے مشہور ہے ۔ علی ہذا اور الفاظ غیر مانوس سے احتراز کرنا چاہئے اور جو پہلے سے الفاظ مشہور عام فہم ہین اونکو استعمال مین لانا چاہئے فقط ۔

| ۱<br>نمبر شمار | ۲<br>تاریخ منظوری | ۳<br>خلاصہ |
|---|---|---|
| ۸ | ۵ ستمبر سنہ ۹۳ء | درباب تعداد امیدواران محکمات ماتحت ۔ |

۴

مضمون

چونکہ چند محکمات مین تعداد امیدواران کی مقرر ہے کہ اوس تعداد کے موافق اون سے کام لیا جاتا ہے ۔ اور بعض

(۵)

حالانکہ ایسی کارروائیون کے لئے عدالت کی وساطت کی کوئی ضرورت نہین ہے نہ یہانسے ایسی کارروائی کا کچھہ تعلق ہے
بلکہ جیسا اوپر لکہا گیا بجز طوالت اور حرج کار سرکار اور کچہہ فائدہ اس عملدرآمد سے نہین ہے اور مثل دیگر محکمات سرکار راج بالابالا
عمارت سے کوتوال کو لکہے جانے پر تعمیل بہت جلد اور آسانی کے ساتہہ ہو سکتی ہے اور عدالت مین جو بوجہ یہ کام بڑہ
رہا ہے اور اہلکارون کو اس غیر ضروری کام کی وجہہ سے دیگر ضروری تعمیلات کے انجام دینے کا وقت نہین ملتا —
وساطت کے دور کر دینے سے یہ وقت بہی رفع ہو سکتی ہے —
دریافت سے معلوم ہوا کہ یہ ناقص عملدرآمد اس وجہہ سے ہے کہ باہم کوتوالی اور عمارت کے سلسلہ تحریر کا جاری نہین ہے
حالانکہ یہ بات ٹہیک نہین ہے کہ محکمات راج مین ایک دوسرے محکمہ سے باہم سلسلہ تحریر کا جاری نہو کیونکہ جب
اکثر تحریرات علاقہ غیر سے محکمات راج کے جاری ہین علاقہ راج کے باہم محکمات مین سلسلہ تحریر کا جاری نہونا تعجب
کی بات ہے — باہمی سلسلہ تحریر کوتوالی و عمارت اس طرح پر جاری ہونا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ محکمہ عمارت سے
جو تعمیل کرانا منظور ہو کوتوالی کو پروانہ لکہا جاوے اور کوتوال بعد تعمیل رپورٹ تعمیلی کے ساتہہ اوس پروانہ کو عمارت مین
واپس بہیجا کرے کہ اس مین نہایت اسلوبی کام مین ہو جاوے گی منظوری اس رائے کی ہونی چاہیے —
چونکہ درخواست فوجداری قابل منظوری ہے اور اس مین کوئی حرج و قباحت نظر نہین آتی ہے بلکہ صورت اسلوبی ہے
لہذا جواب مین فوجداری کو منظوری اور بہ تعمیل نقل روبکار اطلاع عمارت کو لکہی گئی فقط

(۶)

| ۱<br>نمبر شمار | ۲<br>تاریخ منظوری | ۳<br>خلاصہ |
|---|---|---|
| ۶ | ۲۴ جولائی سنہ ۹۲ء | ڈاک خانہ سے بذریعہ تحریر برابر انہ بلا توسط فوجداری کارروائی کوتوالی سے ہوا کرے — |

۴

مضمون

تحریر فوجداری مورخہ ۲۰ جون سنہ ۹۲ء سے ظاہر ہوا کہ ڈاک خانہ راج سے بہت سی ایسی بیرنگ چٹہیان فوجداری مین جاتی
ہین کہ جنکے مکتوب الیہ اون چٹہیون کو نہین لیتے اور منتظم ڈاک خانہ کوتوالی کی معرفت اونکو چٹہیان دلوا کر محصول وصول کرانا چاہتے
ہین — چنانچہ فوجداری سے وہ چٹہیان کوتوالی مین بہیجی جاتی ہین اور کوتوال وہ چٹہیان دیکر اور محصول اون کا وصول کرکے
فوجداری مین بہیجتا ہے اور فوجداری سے ڈاک خانہ مین بہیجا جاتا ہے — اور اوس کے جواب مین ڈاک خانہ سے رسید مکتوب
الیہ کے نام کی فوجداری مین آتی ہے اور فوجداری سے کوتوالی مین جاتی ہے اور کوتوال آلیہ کو رسید دیکر رپورٹ فوجداری
مین بہیجتا ہے اور فوجداری سے اطلاع ڈاک خانہ کو لکہی جاتی ہے — اور سبب اس طوالت کا یہ ہے کہ باہم کوتوالی اور
ڈاک خانہ کے تحریر نہین ہے اور تعمیل کا اجرا فوجداری کی وساطت سے رکہا گیا ہے — فوجداری نے درخواست کی کہ برابرانہ

(۳) پندرہ روز سے زائد ایکماہ تک رخصت رعایتی کی درخواست حکام ماتحت محکمہ اپیل مین کرین اور سرداران محکمہ اپیل بشرط واجب ہونے درخواست کے اوسکی منظوری محکمہ اپیل سے ہی جاری کر دیا کرین۔

(۴) جو درخواست رخصت رعایتی زائد از ایکماہ ہو اوسکی درخواست منظوری معرفت سرداران اپیل کے محکمہ عالیہ مین آوے اور محکمہ عالیہ مین صیغہ سے ہی بشرط مناسب اوسکی منظوری کا حکم جاری ہوجایا کرے اجلاس مین ایسی درخواستین بغرض اتفاق رائے کے آئندہ نجایا کرین۔

(۵) علاوہ اہلکاران و ملازمان ماتحت کے نائبان و حاکمان کی رخصت بدستور محکمہ عالیہ سے منظوری اجلاس جملہ ممبران جاری ہوتی رہین۔

(۶) حکام ماتحت کو ایسی رخصت رعایتی مین دو امر کا ضرور لحاظ رکھنا ہوگا۔

(۱) اول یہ کہ ایک سال مین ایک ماہ سے زائد رعایتی رخصت کسیکو نہ دیجاوے اگر زیادہ کی ضرورت کسی ضروری سبب سے واقع ہو تو منظوری محکمہ عالیہ رخصت دیجاوی۔

(۲) دوسرے یہ کہ بروقت منظوری رخصت کے کار متعلقہ کا انتظام کر دیا جاوے ایسا ہو کہ ایام رخصت مین کام کا حرج ہو بصورت واقع ہونے کسی حرج کار سرکار کے حاکم محکمہ اوسکا ذمہ دار ہوگا محکمہ گرائی کے ملازمین کا جسطرح عمل درآمد ہے وہ ہی بدستور ہے اور اس روبکار کی تعمیل سے مستثنی سمجھی جاوے۔

| ۱<br>نمبر شمار | ۲<br>تاریخ منظوری | ۳<br>خلاصہ |
|---|---|---|
| ۵ | ۲۳ر جولائی ۱۸۹۴ء | عمارت سے بذریعہ پروانہ کوتوالی کو بنابر تعمیل بلا توسط فوجداری لکھا جایا کرے اور کوتوال بذریعہ رپورٹ جواب تعمیل بھیجدیا کرے |

۴

## مضمون

فوجداری نے بذریعہ روبکار ۱۲ر جون ۱۸۹۴ لکھا کہ مدت سے عدالت ہذا مین یہ دستور جاری ہے کہ عمارت سے جو اراضی خالصہ وغیرہ نیلام کیجاتی ہین اونکے نیلام کی تاریخین مقرر ہو کر معرفت عدالت ہذا کوتوالی سے منادی کرائیجانیکے لئی کیفیتین یہان آتی ہین اور یہانسے کوتوالی مین واسطے تعمیل کے بھیجی جاتی ہین اور کوتوال بعد تعمیل بذریعہ رپورٹ اون کیفیات کو یہان بھیجتا ہے اور یہانسے عمارت کو واپس بھیجاتی ہین چونکہ ایسی کیفیتین عمارت سے روزمرہ دو چار آیا کرتی ہین اور اسکے علاوہ صدہا کاغذات متفرقہ روانہ تعمیل کے ہوتی ہین اسلئے بعض اوقات جب ایسی کیفیات کے پیش ہونےمین دو پہر دن چار روز کا وقفہ ہو جاتا ہے تو تاریخ نیلام گزرجاتی ہے اور عمارت کو لکھکر پھر دوسری تاریخ مقرر کرانی پڑتی ہے اسیطرح عمارت سے طلبی اسامیان بقایا سرکاری و وصول زر مطالبہ وغیرہ کیلئے تحریرین آتی ہین۔ اور یہانسے کوتوال کو لکھا جاتا ہے اور کوتوال اسامی مطلوبہ عمارت یا زر مطلوبہ کو یہان بھیجتا ہے اور یہانسے عمارت مین بھیجنے کا حکم ہوتا ہے

(۳)

صیغہ سے کرائی گئی اور بامتحان صیغہ فوج اور متفرقات اندر صیغہ عدالتین کی تاکید کے لیے نقلین ہر ایک صیغہ بہ بھیجی دی گئین –

نگرانان محکمہ حساب رپورٹ کرتے ہین کہ تعمیل حکم اب تک کسی کی جانب سے نہین ہوئی اب جملہ محکمات کو تاکید رہی ہے حکم ہوا کہ اپنے اپنے محکمہ کی باقی جو سمت ۱۹۴۹ کے وصول کی گئی بعد تصحیح باقی رہی ہو اون باقیداروں کی ولدیت و قومیت و سکونت و پتہ مقدمہ درج کر کے تفصیل وار پانہ محکمہ حساب مین بھیجدین اور سمت ۱۹۴۹ کی جو باقی نکلی اس مین موافق ہدایت مفصل درج کر دیا کرین –

چونکہ عرصہ دراز سے جملہ محکمات ماتحت کو اس بارہ مین لکھا جاتا ہے مگر تعمیل نہونا رپورٹ و بیان نگرانان حساب سے ظاہر ہے اور حکم تحریر سابق کی تعمیل نہوئی اور بوجہ نہونے صراحت باقیدار کا پتہ نہ لگنے سے واقعی نقصان سرکاری کی صورت سے انتظام ہونا اس کا نہایت ضروریات سے ہے –

لہذا نقل روبکار ہذا بھیجکر جملہ محکمات صیغہ کلکٹری کو لکھا جاوے کہ بعد لگانے وصول سمت ۱۹۴۹ تک کی جس جس قدر باقی جس جس مین نکلی ہو اون کل باقیداروں کی ولدیت و قومیت و سکونت و پتہ مقدمہ درج کر کے پانہ تفصیل وار متعلقہ اپنے محکمہ کا تیار کرا کر محکمہ حساب مین بھیجدین اور سمت ۱۹۴۹ سے جو حکم بتاریخ ۶ اپریل سنہ ۱۸۹۳ء حسب درخواست محکمہ حساب کے بنا بر تعمیل جاری ہو چکا ہے اُس کی تعمیل ہوتی رہے اگر اب کسی محکمہ کی تعمیل نہونے کی شکایت محکمہ حساب کی جانب سے ہوگی تو ضرور تجویز مناسب کرنا لازم آوے گا ہر ایک افسر محکمہ اس تعمیل کا ذمہ دار اور جوابدہ ہے چاہیے کہ پوری کوشش کر کے تعمیل جلد کرین – فقط

| ۱ | ۲ | ۳ |
| --- | --- | --- |
| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| ۴ | ۴ مئی سنہ ۱۸۹۳ء | قاعدہ رخصت ملازمان محکمات ماتحت باستثنا ملازمان گرائی |

(۴)

۴

مضمون

محکمات ماتحت مین جو اہلکاران و دیگر ملازمان کو بابت رخصت رعایتی یا عوض پیشی جاتی ہے اون کے واسطے ابتک یہ قاعدہ ہے کہ درخواست رخصت معرفت سرداران اپنے محکمہ عالیہ مین آکر بعد تجویز صیغہ منظوری اجلاس جملہ ممبران اس کا اجرا عمل مین آتا ہے – اس باب مین قاعدہ مفصلہ ذیل کا اجرا مناسب معلوم ہوتا ہے –

(۱) جو رخصت کہ عوض خدمت پر دیجاوے اور جس کی تنخواہ کی منظوری بنام خزانہ جاری ہو اُس کی درخواستین بدستور سابق محکمہ عالیہ مین آکر منظوری اجلاس جملہ ممبران منظوری جاری ہوتی رہین –

(۲) پندرہ روز تک کی رخصت رعایتی حاکم محکمہ باختیار خود دیدیا کرے محکمہ مال و دستی مقدمے منظوری منگوا لیا کریں

| ۱ | ۲ | ۳ |
|---|---|---|
| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| ۲ | ۱۵ مارچ سنہ ۱۸۹۳ء | رام پرتاب تحصیلدار لال سوہٹہ کو بھی مثل دیگر تحصیلداران اختیارات عدالتی عطا کئے گئے |

۴

## مضمون

چونکہ شوبرتی لال تحصیلدار لال سوہٹہ کا تبادلہ تحصیل سانبہر مین ہوگیا اور بجائے اُس کے رام پرتاب تحصیلدار تبدیل ہو کر لال سوہٹہ بھیجا گیا لہذا نظامت دوسہ کو لکھا جاوے کہ کام صیغہ جوڈیشیل کا جو نظامت مین ہوتا ہے اور محرر کو بھی وہان ہی بلالیا گیا ہے سو بدستور کام جوڈیشیل لال سوہٹہ مین جاری ہونے کے واسطے تحصیل مین بھیجدے اور مثل دیگر تحصیلدارون کے جنکو اختیارات جوڈیشیل عطا کئے گئے ہین رام پرتاب تحصیلدار کو بھی اختیارات جوڈیشیل عطا ہو کر معرفت اپیل کے تحصیلدار کو استعمال اختیارات کی اطلاع لکھی جاوے فقط

| ۱ | ۲ | ۳ |
|---|---|---|
| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| ۳ | ۱۱ مارچ سنہ ۱۸۹۴ء | ضمیمہ ہدایت نمبری (۴۴) مجریہ ۱۷ ستمبر سنہ ۱۸۹۳ء کہ باقیدارون کی ولدیت قومیت سکونت مفصل درج ہوا کرے |

۴

## مضمون

۱۱ فروری سنہ ۱۸۹۴ء کو یہ ہدایت صیغہ کلکٹری سے جاری ہوئی ہے اور ایک نقل اس کی تعمیل کے لیے صیغہ عدالتین مین آئی اور یہان سے بترسیل نقل سرداران اپیل کو لکھا گیا کہ جملہ حکام ماتحت کو اس کے تعمیل کی ہدایت کرین ۔ مضمون ہدایت یہ ہے کہ ۔

محکمہ حساب کی اس درخواست پر کہ افراد بقایای پرگنات و کارخانجات و حوالگی و جرمانہ و طلبانہ وغیرہ مین ولدیت و قومیت و سکونت باقیدار اور تعداد مقدمہ بقایا درج نہین ہوتا ہے بروقت باقی نکالنے کے باقیداران و اجارہ داران سے کچھ دستاویز لیجاتی ہے اور نہ باقی دار کے نہ لگنے سے بروقت وصول کمال وقت اور نقصان سرکار ظہور مین آتا ہے سو بعد تحصیل ہر ایک فصل ہر باقی کی نوشت زمینداران و آسامیان و ولدیت و قومیت و سکونت و تعداد مقدمہ بقایا لکھتے رہنے کے لئے حکم عام بنام جملہ محکمات ہو جاوے ۔ جس پر بتاریخ ۱۸ اپریل سنہ ۱۸۸۸ء کو حسب درخواست محکمہ حساب تعمیل کرتے رہنے کو بنام جملہ محکمہ جات لکھا گیا ۔ اور پھر عدم تعمیل کی شکایت ہو کے بتاریخ ۱۷ اگست سنہ ۱۸۸۸ء اور ۱۱ دسمبر سنہ ۱۸۸۹ء اور ۱۰ اپریل سنہ ۱۸۹۳ء ماتحتان صیغہ کلکٹری کو تاکید لکھی

حصہ اول

| ۱ نمبر شمار | ۲ تاریخ منظوری | ۳ خلاصہ |
|---|---|---|
| ۱ | ۱۴ر فروری ۱۸۹۴ء | ضمیمہ ہدایت مجریہ ۱۲ر نومبر ۱۸۹۳ء نمبری (۷۹) درباب چھانٹ دفتر۔ |

## ۴ مضمون

۱۲ر نومبر ۱۸۹۳ء کو درباب چھانٹ دفتر صیغہ عدالتین یہ ہدایت جاری ہوئی تھی کہ جن محکمات مین ایک چھانٹ ہوچکی ہے یا آئندہ کام شروع ہوکر ختم ہوجاوے تو محافظ دفتر آئندہ ہر سال مین ایکسال کی پچھلی کاغذات کی چھانٹ کرتا رہا کرے تاکہ آئندہ پھر کبھی اوس جگہ چھانٹ کی ضرورت واقع نہو۔ اب سرداران اپیل درخواست کرتے ہین کہ جہان چھانٹ نہین ہوئی ہے وہان بھی یہ ہدایت ہوجاوے کہ جہان محافظ دفتر مین محافظ دفتر اور جہان محافظ دفتر نہین ہین وہان اہلمد چھانٹ کرتا رہے تاکہ آئندہ پھر کسی جگہ تقرری محرران چھانٹ کی ضرورت نہو اور جملہ محکمات نظامت وتحصیلات مین بھی اسکا اجرا چاہتے ہین۔

جواب مین سرداران اپیل کو یہ لکھا گیا کہ تحصیلات مین تو کارروائی چھانٹ کا اجرا مناسب نہین ہے کیونکہ اونکو اختیارات جوڈیشیل دی ہوئے زیادہ عرصہ نہین ہوا اور وہان دفتر بھی اس قابل نہین ہے کہ چھانٹ کی ضرورت ہو البتہ نظامتون مین چھانٹ نہین ہوتی ہے وہان بھی اسکی کارروائی اسطرح پر جاری کروای جاوے کہ محافظ دفتر ہر روز امثلہ کی چھانٹ بھی کرتا رہے اور اپنا کار متعلقہ بھی روزمرہ کا انجام دیتا رہے۔ اور یہ چھانٹ ابتدائی اون کاغذات سے جو سب سے پہلی سمتون کے ہین شروع کیجاوے اہلمدان کے ذمہ ایسی کارروائی بالکل نرکھی جاوے نہین جسقدر کام کہ محافظ دفتر کرینگے بروقت چھانٹ کے اوسیقدر سہولیت اور کمی کام کی رہیگی۔ اس کارروائی سے یہ مراد نہین ہے کہ محافظ دفتر سے اس کام کو کلیۃ ختم کرین بلکہ جسقدر کام ہوسکے وہ کرین اور ہر ایک نظامت سے ایسی چھانٹ کا ایک نقشہ ماہواری سرداران اپیل منگا کر ماہواری پر اوسکی جانچ پڑتال کام کی کرتے رہین اور وقتاً فوقتاً اپنی نگرانی سے ہدایت مناسب تاکید وغیرہ جاری کرتے رہین۔ اور اختتام سال پر اسکا ایک نقشہ اور اوسکی متعلق ضروری حالات درج کرکے محکمہ عالیہ مین بھیجا کرین اور جملہ محافظ دفتر انکی آگاہی وتعمیل کیواسطے قواعد چھانٹ کاغذات کی اسطرح جسکہ پہلی محکمات مین ہوچکی ہے مرتب کرکے محکمات مین بھیجدین اور ایک نقل اوسکی یہان بنابر اطلاع کے بھیجین

حصہ اول
روایات عالم

| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| --- | --- | --- |
| ۴۹ | ۱۹ دسمبر ۱۸۹۴ء | جن میں نکو بذریعہ ٹکٹ آمدرفت کی اجازت ہے اونکو اگر کوئی بلا ٹکٹ آمدرفت کی اجازت دیگا منجملہ سزا سے محفوظ نہ رہیگا بلکہ اجازت دہندہ بھی قابل بازپرس ہوگا۔ |
| ۵۰ | ۲۲ دسمبر ۱۸۹۴ء | تہانونکے کل رجسٹر بہ نمبر داغ و مہر محکمہ گیرائی مرتب رہا کریں سادہ یا ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کے دستخطی نہ رہیں۔ |
| ۵۱ | ۲۴ دسمبر ۱۸۹۴ء | ملازمان گیرائی کو بوجہ بیماری اگر رخصت دیجائے تو سارٹیفکٹ ڈاکٹری سے تصدیق کرلیجاوے شفاخانہ دور ہو تو دیگر ذریعہ سے اطمینان کرلیا جائے۔ |
| ۵۲ | ۲۱ دسمبر ۱۸۹۴ء | ضمیمہ ہدایت (۱۹) مجریہ ۱۲ دسمبر ۱۸۸۹ء کہ مقدمات قماربازی میں پولیس بلا حکم حاکم مجاز دست اندازی نہیں کرسکتا۔ |

| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
|---|---|---|
| ۳۸ | ۱۱ر نومبر ۱۸۹۴ء | ذکر ناقص کارروائی تہانہ دار جھنجون بمقدمہ تحقیقات چوری و ہدایت آئندہ برائے جمیع ناظمان و افسران تہانہ |
| ۳۹ | ۱۲ر نومبر ۱۸۹۴ء | ملازمان ماتحت گرائی کی ہر دوسرے سال ضمانت کی پڑتال ہوجایا کرے |
| ۴۰ | ۱۷ر نومبر ۱۸۹۴ء | یہ ضمیمہ ہدایت نمبری (۹۸) مجریہ ۲۹ر جون ۱۸۹۰ء کو بموجب ہدایت موجبہ یکم جون ۱۸۹۱ء مجریہ صیغہ علاقہ غیر متعلقہ کارروائی ریلوے مستثنی ہے |
| ۴۱ | ۱۹ر نومبر ۱۸۹۴ء | اگر جس کو کوئی شے ممنوعہ قیدی کے پاس ہونا معلوم ہو تو نگہبان یا سپاہی سے اطلاع کرے اور وہ اوسکو قیدی کے پاس سے برآمد کریں مخبر وہی کے اخیر میں بیست و نگہبان کو بھی کچھ حصہ دیا جاوے۔ |
| ۴۲ | ۲۱ر نومبر ۱۸۹۴ء | ملازمان منز مجسٹریٹ کورٹ کو مقدمات خفیف میں سزائے جسمانی مع خفیف قید یا صرف سزائے جسمانی ہونی چاہیئے فوجداری آئندہ خیال رکہیں۔ |
| ۴۳ | ۲۳ر نومبر ۱۸۹۴ء | انتظام زادراہ اسامیان جو تہانجات سے چالان ہوتی ہیں |
| ۴۴ | ۲۴ر نومبر ۱۸۹۴ء | ۱۴ برس عمر تک کے لڑکے کو جرائم سرقہ میں سزائے بید دیجاوے جو قوم سزائے بید سے مستثنی ہے اوسپر جرمانہ کیا جاوے ورثا سے وصول ہو بحالت نہونے وارث کے قید عوض جرمانہ کیجائے |
| ۴۵ | ۲۴ر نومبر ۱۸۹۴ء | ضمیمہ ہدایت نمبری (۸۳) مجریہ ۳۱ جولائی ۱۸۹۴ء و مجریہ ۱۲ر مئی ۱۸۹۴ء نمبری (۱۲) بابت ترتیب اعمالنامہ ملازمان گرائی |
| ۴۶ | ۲ر دسمبر ۱۸۹۴ء | ضمیمہ ہدایت نمبری (۳۷) مجریہ ۸ر نومبر ۱۸۹۴ء کہ گرائی سے امیدواران کی درخواست تقرری کے ساتہہ نقشہ آیا کرے۔ |
| ۴۷ | ۱ر دسمبر ۱۸۹۴ء | ضمیمہ ہدایت نمبری (۱۴) مجریہ ۲۸ر مئی ۱۸۹۳ء و نمبری ۱۰ مجریہ ۲۵ر مارچ ۱۸۹۴ء دربارہ معائنہ نعش مغروق۔ |
| ۴۸ | ۱۲ر دسمبر ۱۸۹۴ء | پولیس سے جو آسامیاں چالان ہوں اونکی سزایابی و رہائی وغیرہ کا نقشہ ماہواری محکمہ عالیہ میں تو سط محکمہ اپیل آیا کرے۔ |

| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| --- | --- | --- |
| ۲۶ | ۲۴ر جولائی ۱۸۹۴ع | نعش علی العموم بنابر امتحان ڈاکٹری شفاخانجات راج مین بہیجی جاوین خاص ضرورت سے شفاخانہ ٹہکانہ مین بہیجی جاوے تو صرفہ تجہیز و تکفین نیٹو ڈاکٹر سے لیکر ہمراہی نعش اوس کا تجہیز تکفین کرا دیا کرے۔ |
| ۲۷ | ۲۸ر جولائی ۱۸۹۴ع | عطاء اختیارات بیدزنی جعفر علی منتظم حلقہ باندی کوئی۔ |
| ۲۸ | ۲۹ر جولائی ۱۸۹۴ع | ہدایت درباب امتناع قطعی سودہ بارش۔ |
| ۲۹ | ۲۹ر جولائی ۱۸۹۴ع | ضمیمہ ہدایت نمبری (۶/۸) مجریہ ۱۸ر ستمبر ۱۸۸۴ع و نمبری (۹۰) مجریہ ۷ر اکتوبر ۱۸۸۴ع کو تجویز ناطق ہوجانے پر جرمانہ ناطق شمار ہوسکتا ہے |
| ۳۰ | ۱۳ر اگست ۱۸۹۴ع | ملزم کو سزائے بید بعد معائنہ ڈاکٹری دیجایا کرے۔ |
| ۳۱ | ۱۸ر ستمبر ۱۸۹۴ع | سزائے قید کے ساتہہ جرمانہ لازمی نہین ہے۔ |
| ۳۲ | ۱۸ر ستمبر ۱۸۹۴ع | تجاویز حد اختیار نائب ناظمان و نائبان فوجداری کے مرافعجات بھی بغرض ایزادی سزا بصیغہ بیضابطگی ہے ناظمان فوجدار جی کی پیشی مین مدعیان کرسکتے ہین روئدادی مرافعہ نہین کرسکتے |
| ۳۳ | ۱۸ر اکتوبر ۱۸۹۴ع | کوتوالی مین وارداتونکی صرف رپٹ اطلاعی درج کرنے پر ہی اکتفا نکیا جاوے بلکہ کوتوال کو معہ ماتحتان خود پیدا ر مال و ملزم مین کوشش کرنی چاہئے۔ |
| ۳۴ | ۲۲ر اکتوبر ۱۸۹۴ع | بموجب عمل درآمد کے چوکیدار سینہ کی ضمانت لینا ممنوع نہین ہے |
| ۳۵ | ۲۳ر اکتوبر ۱۸۹۴ع | خفیف ماربیٹ کا وقوعہ علاقہ غیر کا ہو تو لفاست مین تحقیقات کی ضرورت نہین ہے |
| ۳۶ | ۳۱ر اکتوبر ۱۸۹۴ع | خانہ تلاشی کے وقت حیثیت پر بھی خیال کرلیا جاوے عموماً ذی حیثیت و آبرودار آدمیون کی خانہ تلاشی صرف کانسٹبل کے کہنے پر مناسب نہین ہے۔ |
| ۳۷ | ۸ر نومبر ۱۸۹۴ع | گیرائی سے درخواست تقرری کے ساتہہ امیدوار کا لکہا ہوا دو ورقہ اور درخواست ترقی کے ساتہہ نقشہ آیا کرے |

| نمبر شمار | تاریخ منظوری | خلاصہ |
|---|---|---|
| ۱۷ | ۱۷ جون ۱۸۹۴ء | نعش لاوارث کی فرد صورت حال افسر پولیس او تیارہ مرتب کر بعد معائنہ کرانے ڈاکٹر کے اجازت داغ دیدیا کرے آمد افسر راج کوٹ تک نعش کو نہ رکھے۔ |
| ۱۸ | ۱۸ جون ۱۸۹۴ء | افسران تھانہ اظہار ملزمان اقبالی بغرض تصدیق تحصیلدار وغیرہ کے روبرو پیش کریں تو اوس کا حال اور تصدیق کرنے نکرنے کا ذکر درج روزنامچہ کردیا کریں۔ |
| ۱۹ | ۲۰ جون ۱۸۹۴ء | ۱۲ سال تک کے طفلان ماخوذ جیل کے بیڑی نہ ڈالیں جاویں صرف شناخت کیواسطے ایک کڑہ پانوں میں ڈالدیا جاوے |
| ۲۰ | ۲۳ جون ۱۸۹۴ء | ہدایات سابقہ متعلقہ بیدزنی پر لحاظ کرکے خفیف مقدمات میں وہ تحصیلدار جنکو اختیارات عدالتیں عطا کئے گئے ہیں ملزموں کی نسبت تجویز سزاء بید کرکے بنابر منظوری ملزم کو معہ مثل نظامت میں بھیجدیا کریں۔ |
| ۲۱ | ۲۵ جون ۱۸۹۴ء | بضمیمہ فہرست جرائم بابت ایزادی دفعہ (۱۳۹) اقدام جرائم۔ |
| ۲۲ | ۲۸ جون ۱۸۹۴ء | ملازمان گرائی جب اختتام رخصت پر حاضر نہوں تو فوراً کام کا انتظام کیاجائے اور حاضر آنے پر مناسب تجویز کیجاوے صرف وضع تفاوت پر اکتفا نکیا جاوے۔ |
| ۲۳ | ۳۰ جون ۱۸۹۴ء | جو نعش معائنہ ڈاکٹری کے واسطے بھیجی جائے سبب کے ساتھ نقشہ مجوزہ ۲۲ فروری ۱۸۹۴ء پولیس سے بھیجا جایا کرے۔ |
| ۲۴ | ۳ جولائی ۱۸۹۴ء | جن ملزموں کی نسبت ۳ ماہ تک کی قید تجویز کیجائے تو وارنٹ کے ساتھ نقل روئداد بھی فوجداری میں بھیجی جاوے فوجداری اگر قابل سزاء بید سمجھیں بحصول منظوری محکمہ عالیہ سزاء بید دیکر رہائی دیں۔ |
| ۲۵ | ۴ جولائی ۱۸۹۴ء | ضمیمہ ہدایات نمبری (۱۴) مورخہ ۱۹ جنوری ۱۸۸۹ء و نمبری (۲۸) مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۸۸۹ء و نمبری (۲۹) مورخہ ۲۵ مارچ ۱۸۸۹ء بابت نگرانی موگہہ و باوریہ کہ بجز تین گوت کے باقی قابل نگرانی نہیں ہیں۔ |

| نمبر | تاریخ منظوری | خلاصہ |
|---|---|---|
| | | بابت مقدمات دنگہ فساد لشارع و بازار عام و انسداد ونجانب پولیس۔ |
| ۶ | ۱۸ فروری ۱۸۹۴ء | جس مجرم کو سزا بید کے اختیارات نہیں ہیں اوسکو یہہ سزا ہی تجویز نہیں کرنی چاہیئے اور شام سندر لال ناظم گنگاپور کو اختیارات سزا بید عطا کیئے جاوین۔ |
| ۷ | ۲۵ فروری ۱۸۹۴ء | راسان لاوارث کی چرائی نظامتون اور تحصیلونمین کہ رقم کے رقم سے دیجاکر آمدنی چرائی و نیلام جمع کہرتے ہوا کرے ایسا ہونا چاہیئے کہ کسی مودی وغیرہ سے خوراک مویشی دلاکر زر نیلام وغیرہ سے بعد منہائی رقم مذکور جمع کی جاوے۔ |
| ۸ | ۲۸ فروری ۱۸۹۴ء | ضمیمہ ہدایت نمبری (۱۵) ۱۸۹۰ء و (۱۸) ۱۸۹۲ء بابت مقدمات نسبتی ملزمان مفرور و منسوخی خانہ نہم نقشہ مذکور۔ |
| ۹ | ۷ مارچ ۱۸۹۴ء | جو آدمی کہ قوم غارتگران باہم صلحبت غارتگران سے مویشی خریدے تہانہ دار یا پٹیل دیہہ بایع سے تحریر لکہالے کہ بایع مجاز اسکے فروخت کا ہے |
| ۱۰ | ۲۵ مارچ ۱۸۹۴ء | ضمیمہ ہدایات ۲۸ مئی ۱۸۹۳ء نمبری (۲۴) و ۲۵ نومبر ۱۸۹۳ء نمبری (۹۸) درباب معائنہ ڈاکٹری نعش مغروقان وغیرہ۔ |
| ۱۱ | یکم مئی ۱۸۹۴ء | آسامیان چالانی کا جو تہانجات بہیجی جاوین انتظام زاد راہ بحساب اریومیہ نظامتون سے کردیا جایا کرے۔ |
| ۱۲ | ۱۲ مئی ۱۸۹۴ء | ضمیمہ ہدایت نمبری (۲۳) مجریہ ۳۱ جولائی ۱۸۸۹ء درباب تکمیل اعمالنامہ ملزمان گرانی |
| ۱۳ | ۱۳ مئی ۱۸۹۴ء | سراغ برآری مین کسی موقع پر کسیکو عذر ہو تو ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کو بلاکر افسران پولیس اوسکا تصفیہ کرالیا کرین۔ |
| ۱۴ | ۱۳ مئی ۱۸۹۴ء | عطائے اختیارات بیدزنی لچھمن نراین جی ناظم مالپورہ۔ |
| ۱۵ | ۲۳ مئی ۱۸۹۴ء | آتش زدگی اتفاقیہ مین اگر کسیکی نسبت دعوی و شبہ نہو یا جان انسان کا نقصان نہوا ہو تو محض مویشی کے نقصان ہوجانے پر ترتیب مقدمات کی ضرورت نہین ہے۔ |
| ۱۶ | ۱۱ جون ۱۸۹۴ء | مویشی لاوارث کا بوجہ ضعیفی و لاغری اگر کوئی خریدار ہی نہو تو بیرین چھوڑکر اطلاع محکمہ عالیہ کو دیدینی چاہیئے۔ |

| نمبر | تاریخ منظوری | خلاصہ |
|---|---|---|
| ۱۶ | ۱۵ اگست سنہ ۱۸۹۴ء | جواب استصواب ناظم ہنڈون بابت زمین مکانات خام وغیرہ۔ |
| ۱۷ | ۱۹ ستمبر سنہ ۱۸۹۴ء | زرقرضہ مقسوطہ کی نالش بموجب معاہدہ قسط منقضیہ کی بابت قابل سماعت ہے |
| ۱۸ | ۳۰ اکتوبر سنہ ۱۸۹۴ء | عدم حاضری مدیون پر بصیغہ عدالت دیوانی طلبی معرفت پولیس کیجائے نہ مقدمہ بصیغہ فوجداری قائم کیا جائے بلکہ بعد اجرائے سمن تجویز یکطرفہ کرنی چاہیے |
| ۱۹ | ۱۷ اکتوبر سنہ ۱۸۹۴ء | تعداد تقرر قید مدیونان بحیثیت زرڈگری وممانعت دوبارہ قید کے |
| ۲۰ | ۲۰ نومبر سنہ ۱۸۹۴ء | ضمیمہ ہدایت ۱۲ جون سنہ ۱۸۹۱ء بابت اختیار ناطق مختار العدالت کہ مقدمات اجرائے ڈگری وغدرداری وخط چٹھی (۵۰) روپیہ تک مین تجویز منصفی یا نائب ناظمان سے بہنگام مرافعہ مختار العدالت اتفاق کرین تو مرافعہ بحث روئدادی پر قابل سماعت نہوگا۔ |
| ۲۱ | ۲۵ نومبر سنہ ۱۸۹۴ء | اجرائے ڈگری مین مکانات مرہونہ مدیون کا حق راہنی نیلام ہوسکتا ہے۔ |
| ۲۲ | ۲۲ دسمبر سنہ ۱۸۹۴ء | ضمیمہ ہدایت نمبری (۱۷) مجریہ ۱۹ ستمبر سنہ ۱۸۹۴ء بابت اسکے کہ زرقرضہ مقسوطہ کی نالش بموجب معاہدہ قسط منقضیہ کی بابت قابل سماعت ہے۔ |

## حصہ سوم درباب ہدایات صیغہ فوجداری

| نمبر | تاریخ منظوری | خلاصہ |
|---|---|---|
| ۱ | ۴ اگست سنہ ۱۸۹۴ء | کوئی مسل بغیر ختم کارروائی کے دفتر مین داخل نہین ہونی چاہئیے۔ یہہ ہدایت سال ترتیب مین انطباع سے رہگئی تھی اب بحکم ۱۰ جولائی سنہ ۱۸۹۵ء شامل ہدایات سنہ ۱۸۹۴ء کیجاتی ہے۔ |
| ۲ | ۸ جنوری سنہ ۱۸۹۴ء | عطائے اختیارات بیدزنی منشی کاشی پرشاد جی ناظم نظامت سوائی جیپور |
| ۳ | ۱۱ جنوری سنہ ۱۸۹۰ء | جو مویشی لاوارث تحصیل مین آوے کہ جسکا کوئی وارث پیدا نہو تو تحصیلدار جنکو اختیارات جو ڈیشل حاصل ہین کارروائی نیلام کی تحصیل مین کر سکتے ہین۔ یہہ ہدایت سنہ ۱۸۹۰ء مین انطباع سے رہگئی تھی اب سال حال کی ہدایات مین شامل کردیگئی۔ |
| ۴ | ۱۱ جنوری سنہ ۱۸۹۴ء | ضمیمہ ہدایت نمبری (۹۲) مجریہ ۲۰ مارچ سنہ ۱۸۹۲ء بابت تصدیق اظہارات ملزمان اقبالی۔ |
| ۵ | ۴ فروری سنہ ۱۸۹۴ء | ضمیمہ ہدایت نمبری (۱۰۹) مجریہ ۲۹ دسمبر سنہ ۱۸۹۴ء و نمبری (۲۶) مجریہ ۲۹ جون سنہ ۱۸۸۷ء |

| نمبر | تاریخ منظوری | خلاصہ |
|---|---|---|
| ۲ | ۱۴ جنوری سنہ ۱۸۹۴ء | ڈگری عدالت انگریزی کو منشاء دعوی ہین مدعی پیش کرے تو شمار میعاد سماعت کا بموجب قانون راج کے ہوگا۔ |
| ۳ | ۲۷ جنوری سنہ ۱۸۹۴ء | پروانہ مال ضبط کا ڈگری دار کو ندیا جاوے۔ |
| ۴ | ۱۵ فروری سنہ ۱۸۹۴ء | مدیون بحالت پانے جائداد پدری کے قرضہ پدری کے ادائگی کا ذمہ وار ہے |
| ۵ | ۱۶ فروری سنہ ۱۸۹۴ء | ضمیمہ ہدایت نمبری (۱۰) سنہ ۱۸۸۹ء و (۹۹) مجریہ ۲۳ ستمبر سنہ ۱۸۸۹ء و نمبری ۱۴۳ سنہ ۱۸۹۰ء بابت نالش دوبارہ جسکی نظر ثانی نکی گئی ہو۔ |
| ۶ | ۱۷ فروری سنہ ۱۸۹۴ء | طریقہ کارروائی اجراء ڈگری و نیلام مکان مدیون بحالت عدم موجودی و روپوشی مدیون۔ |
| ۷ | ۱۷ فروری سنہ ۱۸۹۴ء | اگر کوئی شخص قرضہ لینے کے بعد ملازم فوج ہوجاوے تو نالش ہونے پر بخشی جی فوج تعمیل سمن کی مدعا علیہ پر کرا دیا کرین۔ |
| ۸ | ۱۷ فروری سنہ ۱۸۹۴ء | جو حکم ۶ فروری سنہ ۱۸۹۰ء کو بابت ممانعت قرضہ فوج کے ہوا ہے وہ صرف قرضہ کے واسطے ہے دادوستد سود وغیرہ کی بابت نہین ہے۔ |
| ۹ | ۱۷ فروری سنہ ۱۸۹۴ء | سمن موسومہ ملازمان فوجکی تعمیل بخشی جی کرا دیا کرین اگر تحقیقات سے قرضہ بعد ممانعت کا ثابت ہوگا خود عدالت بموجب منشاء حکم مجاریہ خارج کردے گی سمن کی تعمیل نہین روکنی چاہئیے۔ |
| ۱۰ | ۱۴ مارچ سنہ ۱۸۹۴ء | جو سمن کہ متعلق ضلع اجمیر بھیجے جاوین اونکی فیس نہ لیجی جاوے۔ |
| ۱۱ | ۲۸ اپریل سنہ ۱۸۹۴ء | جب کبھی منصفان درجہ اول و دوم مین سے ایک منصف غیر حاضر ہوتو بجائے اوسکے منصف درجہ سوم کی رائے کے اتفاق سے مقدمات خفیفہ منصفی مین طی ہوا کرین |
| ۱۲ | ۲۶ جون سنہ ۱۸۹۴ء | طریقہ اجرائے ڈگریات نسبتی زمینداران۔ |
| ۱۳ | ۸ اگست سنہ ۱۸۹۴ء | جو اشتہار ممانعت دینے قرضہ جاگیرداران کا سنہ ۱۸۸۷ء مین جاری ہوا اوس سے چلو دادوستد سود اسلف وغیرہ مستثنی ہے۔ |
| ۱۴ | ۱۰ اگست سنہ ۱۸۹۴ء | قاعدہ رجسٹری دستاویزات راج سوائی جیپور منظور شدہ پیشگاہ بندگان عالی متعالی سری جی دام اقبالہم۔ |
| ۱۵ | ۱۳ اگست سنہ ۱۸۹۴ء | رجسٹر خطوط چیٹھی مین ایک خانہ ایزاد کیا جائے جسمین کہ ہر ہ نقول خط کے نمبر بیت درج ہوتے رہین اور خط مصدقہ پر یہی لکھا جاوے کہ نقل اس خط کی کہڑہ فلان سال مین فلان صفحہ او نمبر پر درج ہے |

# انڈکیس ہدایات مجریہ محکمہ عالیہ کونسل صیغہ جوڈیشل بابت سنہ ۱۸۹۴ء

## حصہ اول درباب ہدایات عام

| نمبر | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| --- | --- | --- |
| ۱ | ۱۴ر فروری سنہ ۱۸۹۴ء | ضمیمہ ہدایت مجریہ ۱۲ر نومبر سنہ ۱۸۹۳ء نمبری (۷۹) درباب چہانٹ دفتر |
| ۲ | ۱۵ر مارچ سنہ ۱۸۹۴ء | راجہ پرتاب تحصیلدار لالسوٹہہ کو بھی مثل دیگر تحصیلداران اختیارات عدالتین عطا کئے گئے۔ |
| ۳ | ۱۷ر مارچ سنہ ۱۸۹۴ء | ضمیمہ ہدایت نمبری (۴۴) مجریہ ۲ر ستمبر سنہ ۱۸۹۶ء کہ باقیداران کی ولدیت قومیت سکونت مفصل درج ہوا کرے۔ |
| ۴ | ۳۰ر مئی سنہ ۱۸۹۴ء | قاعدہ رخصت ملازمان محکمات ماتحت باستثناء ملازمان گیرائی |
| ۵ | ۲۳ر جولائی سنہ ۱۸۹۴ء | عمارت سے بذریعہ پروانہ کوتوالی کو بنا بر تعمیل بلا توسط فوجداری لکھا جایا کرے اور کوتوال بذریعہ رپورٹ جواب تعمیلی بھیجا کرے۔ |
| ۶ | ۲۳ر جولائی سنہ ۱۸۹۴ء | ڈاکخانہ سے بذریعہ تحریر براہ راست بلا توسط فوجداری کارروائی کوتوالی سے ہوا کرے |
| ۷ | ۱۲ر اگست سنہ ۱۸۹۴ء | بجائے الفاظ غیر معروف مثل جوڈیشل وغیرہ الفاظ عام فہم استعمال کیجاوین |
| ۸ | ۵ر ستمبر سنہ ۱۸۹۴ء | درباب تعداد امیدواران محکمات ماتحت۔ |
| ۹ | ۹ر ستمبر سنہ ۱۸۹۴ء | ہدایت درباب جلد تر کئے جانے تحقیقات پرچہ ہائے خبر۔ |
| ۱۰ | ۲ر اکتوبر سنہ ۱۸۹۴ء | علیحدہ علیحدہ محکمات کے امثلہ کی بابت درخواست نقول بھی علیحدہ علیحدہ ہونی چاہئین البتہ ایک محکمہ کی مثل کے چند کاغذون کی نقلین ایک درخواست کے ذریعہ سے دیجا سکتی ہین۔ |

## حصہ دوم درباب صیغہ عدالت دیوانی

| نمبر | تاریخ منظوری | خلاصہ |
| --- | --- | --- |
| ۱ | ۲ر جنوری سنہ ۱۸۹۴ء | ضمیمہ ہدایت نمبری (۱۴۷) مجریہ ۲۱ر اگست سنہ ۱۸۹۵ء و نمبری (۱۷) مجریہ ۲۲ر فروری سنہ ۱۸۹۳ء درباب سماعت نظر ثانی۔ |

بعہد دولت مہد سری مہاراجہ دھیراج راج راجیندر
سری سوائی مادھو سنگھ جی - جی سی ایس آئی دام اقبالہ
بموجب حکم محکمہ مجتمعہ عالیہ کونسل راج سوائی جیپور مورخہ ۱۲ ماہ نومبر سنہ ۱۸۹۶ع
ابتدائے ماہ جنوری سنہ ۱۸۹۶ع عیسوی لغایت آخر ماہ دسمبر سنہ الیہ
راج پریس سوائی جیپور میں ماہ دسمبر سنہ ۱۸۹۷ع
اہتمام سے منشی رامچندر مہتمم کے چھپا گیا